نسخہ

منشآت پریشان

المشہور بہ

اُردوے اعلیٰ

مصنفہ

نواب غلام دستگیر خان بہادر

مطبع محبوب شاہی میں طبع ہوکر

مطبوع طبع محبان

ہوا

طبع اول

٦٨٦

[illegible]

نسخہ

نشاتِ پریشان

المشہور بہ

اُردوئی اعلیٰ

مصنفہ

نواب غلام دستگیر خان بہادر

مطبع محبوب شاہی مین طبع ہو کر

مطبوع طبع محبان ہوا

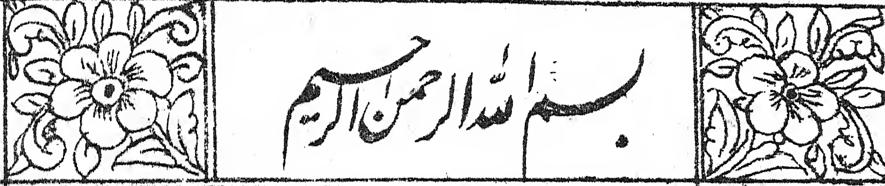
سید محمد حسین

[illegible]

طبع اول

قیمت





احسن الخالقین نے مجھے سر دیا تو ایسا جیسے کاسۂ ہوا و ہوس کو ٹوٹا دیا۔ غیور سے
دماغ دیا۔ بے دماغ نکیا۔ غرور سے خالی خاکساری سے مملو کیا۔ آنکھین کیا دین دیدۂ بینا دیا
کانون مین سرمہ ڈال کے گوش کو شنوا کنہ دید کو وا کیا۔ لب بند زبان حال گویا۔ سینہ کینہ سے
خالی۔ دل تولا و ولا کا بہرا ہوا۔ دم عجز و نیاز کا ہمدم۔ نفس نفوس قدسیہ سے باہم
کیا۔ ہاتھ ید اللہ کا دستگیر۔ پیر بیت اللہ کے راہگیر۔ بیخودی خودداری کی ہم سفیر ہے
جب سے دلدار نے آنکھون مین گھر کیا۔ ادب نے مودب۔ تحیر نے متحیر کر دیا ہے۔
تمجید ذات مطلق مقید صفات سی تحمید خالق حیوان ناطق سے کب ادا ہوئی جو نعت
شفیع امت ادنی امتی سے مودی ہوتی۔ مصرع خاموشی از ثنائے تو حد ثنای تست
خلفائے راشدین وائمہ طاہرین (جو نفس و جانشین حبیب اکرم الاکرمین ہین) انکی تعریف
بلا تصنع صانع کی صنعت کی واقعی توصیف ہے یہان مصنوع نہان ہے صانع عیان ہے

تب ہی تو انکی محبت باعث ایمان ہے - صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم (یحببکم اللہ یا اولی الالباب) اس ہیچمیرز سے (جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہی) بیشتر احباب یدین تصور مصر تہے کہ اگر مکتوب جمع ہوجاتے مجموعہ خیالات بنجاتے - چونکہ عارف بخود پر عارف تہا عذرخواہ رہا وجہ کیا جو شخص آداب و ادب سے بے بہرہ ہو جسکی اردو تک بے محاورہ یا متروک المحاورہ - زبان سے بیان - بیان سے مطلب اولجہا ہوا - ترکیب عبارت بے ترکیب - مبتدا سے خبر بیخبر ہوا وس سے سکوت کر بیٹہا ہو - جب انکا اصرار حد سے گذرا - مین انکار بعید سے درگذرا - حضرات حبیب پرست جانتے ہین - حب کا اندازہ محب کر سکتے ہین کہ محبت سے مروت کیا کچہہ مجبور کرتی ہے - بارے کیجئے کیا اجتماع خطوط طول عمل تہا لہذا انکی تعمیل اسکی اس برداشتہ خاطر نے بخاطر داشت انکے باین عنوان کی کہ بعضے لوگونکو آیندہ سے نگہداشت نقول مکاتیب کیلئے تاکید کی - بیموقع نہ ہوگا اگر حضرات فضل کے دلنشین و خاطرنشان کردون - اس نقشات کا منشات یا انشاء انشا یہ ہہین ہے کہ اسکو مینے لایق التفات اصحاب فضیلت سمجہا ہے - بہلا مجہسا بیزبان کج مج بیان فصاحت و بلاغت سے انکا ن کہین بہولے سے ایسا تصور کرسکتا یا خواب مین بہی خیال لاسکتا ہے - کوئی خواہی نخواہی ہذیان سے بیدار مغز کا دردسر ہوتا ہی - الحاصل اس رہین مودت نے بعد ندامت محض بخلوص مخلصین تدوین ہونیدی



کیا ہے۔ وہ علم کردہ نام و نشان جس کا اسم ہو مسمی ہو اس منشات کو اگر بحیاں شوریدہ

سفری و پریشان مقالی موسوم بہ (منشات پریشان) نہ کرے تو کیا کرے۔

اللہ بس باقی ہوس۔

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت ادام اللہ سلطنتہٗ

وزاد اجلالہ وبرکاتہ کی مبارک باد کا ملخص

رباعی۔ شاہا بقائے عمر تو باد اہزار سال ٭ اجلال در پناہ تو باد اہزار سال

سال ہزار ماہ و ماہ ہزار سال ٭ روزے ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

جشن سالگرہ مبارک اقدس و اعلیٰ ہیں نسیم بذل نے غنچے کو گل۔ چار چمن عالم کو

نہال کیا۔ شمیم نوال نے شگوفے کو ثمر عالمیون کو مالا مال۔ سرور سے گل مہکنے۔

بلبل چہکنے لگے۔ نشۂ نشاط سے فدویان ہوا خواہ بہکنے لگے۔ خیام فلاک

عماد جاہ و اجلال پہ ایستادہ ہوئے۔ قوس قزح کمان و کلم بنی۔ چرخ اطلسین فرش

راہ بنا ماہتاب نے چاندنی کو بچھا دیا۔ خورشید نے گل خورشید کو پائیدان بارگاہ

جم جاہ کیا۔ خاور نے تار شعاعی کا چنور بنایا۔ جان نثار و تن بجان۔ دل کو

عقد ثریا کیطرح نچھاور کر دیا۔ عمود سلطنت و عماید دولت کی کشمکش سے دارا

پیشی کے ستارے کیا ٹوٹتے تھے۔ انجم کی آنکھوں میں تارے ٹوٹتے تھے۔ خانہ زادان

دل سوز کا بہ منت منت کے چراغ جلانا کیا تھا۔ بدخواہون کو سر دچراغان
بنانا تھا۔ خدام نازک دماغ نے چہل چراغ مین جوہر و غن گل جلایا تھا غنچہ
دہن گلگیر کے بوسے لیتا۔ دہان گلگیر بوسے گل دیتا تھا۔ ذوق مین آتش گل
سے عشاق دل اُدھر جلتے تھے۔ ادھر شمع کے مانند بداندیش ارازل کی
چربی پگھلتی تھی۔ طرفہ تماشا تھا۔ شمع تو شوق مین بھی جاتی تھی۔ پر سوزش سے
اِنکے آنسو بہے جاتے تھے فدائی بیخودی مین مثل پتنگے پروانے کھڑ
بدخواہ بے بال و پری سے سوختہ تھے آتشبازی کے انار غوطہ زن
چھوٹنے لگی شفعل حلقون کے پسینے مثل فوارہ چھوٹنے لگے۔ اس مبارک
رسم مین بہ فرخندہ طالعی جو شخص قدمبوسی سے ممتاز ہوا سرفراز ہوا
اعجاز تقریر سرمہ گوش ہو کر باطن تک کے دیدے کو بینا کیا۔
فرط مسرت سے زمانے کی باچھین کھل گئین۔ زمانیون کے غنچہ ہائے
دل کھل گئے۔ طبیعت شگفتہ ہو گئی۔ پژمردہ خاطری نہفتہ ہو گئی
محبوس افلاس حبس سے رہا ہوئے۔ مایوس آس سے
ملے۔ نامراد۔ بامراد۔ ناشاد۔ شاد ہوئے کم بخت نارسائی بخت سے
پایۂ تخت تک پہونچ نہ سکے۔

بنام نواب حسام الملک خانخانان معین المہام سرکار عالی

عاشق صنم بت پرست کے رنگ مین مصرع درحضرتِ کفرستان
بت خانہ چین بادید ٭ کا ترانہ سنا کر سادہ لوح کو پرستارِ اصنام
کر دیا۔ شائق وجودی رنگ مین زنار کو حسن تسبیح سلیمانی ٹھہرا کے بتون کا
مالا جپا۔ دیر کو دارِ آخرتی بنا دیا۔

شعر

حرم و دیر مین ہی جلوہ پرفن اون کا ٭ دو گھر ونکا ہی چراغ ایک رخ روشن اون کا

پھر کیا تھا شرارِ عشق آتشین رخسار حسن جلوونکا دل جلا کے فتنۂ شعلہ طور کو مشتعل
کر دیے۔ وجیہ منچیہ بہر صورت وجہ اللہ بن سکے خدا نمائی کے گھونگٹ
مین خود نمائی کا مشاہدہ دکھانے لگے۔ خال رخسار کو سویدا اسکے
دل کا مراقب بنانے لگے۔ مفتی مفتون ہو کے لگا لحیۂ شریف کو لپیٹ
قاضی بنانے تحت کمان ابرون کے تیر نگہ کا شکار ہو کر لگا آنکھ
بچا کے رند سے لڑانے ہمین بھی گردشِ ایام۔ خانقاہ سے
جو مینا نے لے چلی ہے شکست تو یہی ارمغانِ مغان ہے۔ دوا بہ
مین معشوق چاردہ سالہ کے ہاتھون شرابِ سہ آتشہ کا چسکہ جو پڑ گیا ہے
گرم آہین بھرتے بھرتے دم سرد ہو گیا ہے۔ جیسے رخ کے
روشن کا زر افشان میری آنکھہ مین درخشان ہے۔ تار نظر مین کرن

مہر کے مانند ہر ذرہ رخشان ہے اُف رے نازک مزاجی انکی - آتش گل کی حرارت سے
پسینہ آتا ہے - گرمی حسن سے گلگون بشرہ گلنار ہوا جاتا ہے شاخ گل کی جبین سے عرق ایسا
متقطر ہے جیسے گل سے گلاب - یاسمن بدن سے پسینہ ایسا چھوٹتا ہے جیسے زہرہ سے
ماء الزہر - نازک دماغی سے چراغمین روغن گل جلتا ہے - گل شمع پہول کی باس
نتیا ہے گلگیر کے منہ سے بوے غنچہ دہن آتی ہے - بیدماغی سے شمع کی چربی پگہلی جاتی ہے
فانوس محفل پر پتنگے پروانے تو ہوناکیا عنادل جلتے ہین - جسکی شمع زبان سے گل جہڑتے
ہین گلگیر کے غنچۂ دہن بوسے لیتے ہون - اُس شعلہ روی سرو مہر کی آتش زبانی سے
خرمن زندگی عشاق مین پہول کیونکر نہ پڑتے ہون - شیرین ادائی پہ تلخ کلامی سفاک
کی تیغ زبان کا جوہر ہے - ملیح چہرہ کے شکر نمک پاشی مین لب زخم جگر وا ہے
بس وہ واہ ہے مین آہ ہون - ہے ہے خودبین کی بدگمانی بہی دیدنی ہے
باغمین نرگس کا قلم لگائیے تو مہندی کے چور کی طرح ہاتہ قلم کروائے - سوسن کے
تو زبان درازی و لسانی کے شبہہ پہ لسان کٹوائے چہپائے تو زرد رو ہوجیے
سنبل لگائے تو کوڑے کہائے - شمشاد اگر لگائین (انا و لا غیری)
کے امنگ مین قدغن گروائین - جب گلستان مین ہمارے پہول ہون تب شاید نباہ ہو
گلرو کا دل کہلے غنچۂ مراد کہلے بس مقفول چشم نرگسین پہ گل نہین پہول کشتہ شاخ
گلشن پہ شراب کے قلمین چڑہائے -

بنام نامی جو برائے رقیب عمود ریاست ہین

پولٹیشن کا ہاتہ پولیٹکل امن کشون کا گریبان گیر ہے - عقدۂ سر بستہ کیسا عقد ثریا
تک مشکل کشائیون کی گرہ مین کہلے بند ہے - اشراقین غرب سے طلوع آفتاب
کئے دیتے ہین - مشائین کے منور و نیر بہی دیکہتے دکہاتے کو رباطن ماہتاب
نہین دیکہتے ہین - وہ مزخرف کیا جانے جس کا آدہا بیان ہے تو پورا
حرف ندارد - ادہوری تشبیہ پر سارا استعارہ دارد - اس نستعلیق کا کیا کہنا
جو ٹوٹی پہوٹی زبان پر شکستہ قلم - اور ملقب بہ عطارد رقم ہے - بوسیدہ الفاظ مین
فرسودہ مضامین ٹہوسنا - اترے بال پر اترانا - اگلے اوگال سے اُلٹے زنگ
لکہوٹا جانا - پس خوردہ کو پیش کرنا پیشی بر دیدہ و لیس دریدہ ہی کا امر اہم ہے
گذرے ہوؤنکی رفتار و روش روندون کے لئے رہبر ہے - بارے اس لکیر کے
فقیر و نیر وہ تک بہی تو دشوار تر ہے - دیکہئے جب خورد مین خشنہ نہین گنجفہ کا آفتاب ہے
جس نوری شاہ مین شاہی نہین گنجفہ کے بادشاہ کی طرح بازی گر دنکی ہاتہون مین بالتمام
ہے جس وزیر کو وزر نہ ہو وزیر شطرنج ہے - اوس ناتمام کا کام شاطر دنکی
چال نہین تمام ہے - اوسکو وزارت وِزر و وِزر اولی ہے - جب صفات
خاص کے ساتہہ نام کو شہرت عام ہوتی ہے تب کہین عظمت تام ہوتی ہے
کو صفحہ ہستی سے نامیون کے نشان مٹتے ہین پر ہشتری سے نام نہین مٹتے -

دریغا پیمان شکن جو بھرا بیٹھا ہے تو پیمانۂ عمر ہمارا خالی ہے — گردش ایام و جام سے
ہم گھر ایسے بیٹھے کہ مرہی کے اوٹھے تو اوٹھے۔ نقش قدم کی طرح بیٹھنا سہل تھا پر
اوٹھنا مشکل ہے اوس یکہ تازگی نظر سے ایسے گرے کہ مرکے بھی جا بیٹھیگے کا نہ ہم
تہ چڑھے ہے ہرچند بیدست و پائی مین پابندی اوقات سے باہر ہوتی ہے —
رنڈنک پر وقت پھیری وقت ہوتا ہے — برین ہم ہمسے ترک عادت نہین ہوتی ہے
گو چہرہ اُترا رہتا ہے پر تیور چڑھے رہتے ہین — تاہم نافہمون کے ہاتھون تنگ — انکے
بیہم باندنوئنسے تنگ ہوکر کمرسے ہتیار کھولتے — کمر بار پر مضمون باندھتے مین — والسلام

بنام خواجہ غلام غوث خان صاحب المخاطب ذو القدر بہادر میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب

آپنے پنا خانگی ایصال نامہ کا جو سبب گردانا — سبب ارسال نیازنامہ اسباب گردانا
اسلئے ہیچمیرزنے بجائے شکر و شکایت — گذشتہ حکایت کا مذکور اولی جانا —
مین ہند سے باہر ہی نہ تہا اپنے سے باہر تہا — لوگ صرف کرکے وطن آتے ہین
یہ بے مصرف اسراف کرکے آوارہ وطن رہا — اس طویل سیاحت کی سیر کا قصہ
مختصر و نتیجہ متحیرین ہے کہ اقطاع عالم کے قریب قریب براعظم پر سے گذر جانا
اور جناب کے تقرب سے محروم رہ جانا — دشوار گذار مین رسائی اور آسان نہین تن آسانی
غالب نجست رسا و نارسا اسیکا نام ہے — چونکہ مکتوب الیہ جواب کتاب نہین کے
عوض خود ہی جواب دہی کے لئے بہ سبیل بیرنگ پہونچتے ہین — لہذا اپنے بھی نیاز

سربستہ کے کہلے مضمون کا اظہار اُن ہی کی زبان سے وابستہ کیا ہے۔

مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

شبِ گذشتہ کی سرگذشت سے آپکے سر کی قسم کے سوا اگر مخلص نے کہا یا ہو تو عربی
نہین حربی ہو۔ کل کے دن قتالون کے ساتھ جو زہر مار کیا تہا ہنوز وہی زہر اگل
رہا ہون۔ من وخدا آمین۔ دلربا سے سر لڑا کے دل چرانا عین مصلحت تہی نہ کہ
آپسے آنکھین چرانے مین مصلحت۔ نصف النہار کو پیام دینے کا سارا مطلب
بہی تو تھا کہ شبِ دیجور نہ آئین لیل النور تشریف لائین۔ محمد برہان جو اپنی حجت مین
برہان قاطع ہے کہتا ہے زبان کاٹئے اگر ریشِ[1] قاضی سے ارسال پیغام مین کوتاہی
کی ہو۔ نکیرین کے یہان اگر منکر کا انکار لایقِ اکراہ نہ ہو۔ از روے احتساب
سیاہ رو کے شارب[2] لوائے۔ خیر صاحب جانے بھی دیجئے گذریسے درگذریئے
عِشا کے بعد سے عَشا[3] کے قبل تک قدم رنجہ فرما کے ندامت کو پامال کیجئے محبت
کو پائمال نہ کیجئے۔

سید حسن علیشاہ صاحب مشایخ کو کسی کے کہنے سی

سلام علیکم وقلبی لدیکم جو اللہ نے دیا تھا بیٹھے ما سوا اللہ کو دیدیا۔ مالک الملک نے
جو میری ملک کیا تھا بیٹھے غیر اللہ کے املاک کر دیا۔ اب یہ ہے نہ وہ ہے
صرف والدین کے ترکہ پر صرفہ ہے بارے وہ بہی اسراف سی اسقدر نہ رہا

جور ہا سہا متروکہ بنے - ہاں درصورت کوتاہی حیات شاید وقت سے کفن کی
تنگی سے مدفن بنے تو بنے - گو مجھ زندہ درگور کو فکرِ قبر تک گھور ہے تاہم آپکے
گھر کی تعمیر میرے لئے بہرکیف اہم ہے لیکن آپکا بلا معینہ رقم کا طالب ہونا راقم کو
غیر مطلوب ہے - المختصر طولِ عمل نہ کیجئے جلد تعینِ زر کیجئے میں معین فی تو نہیں خدا معین ہے
معین پہونچا دیگا - آپ کا اپنے نام پر لفظِ گدا اضافہ کرنا غالباً اضافی ہے
بھلا شاہ بھی کہیں گدا ہوا کرتا ہے شکر کیجئے ناشکری کا برا ہوتا ہے -

بنام نواب میر احتشام علیخان بہادر رئیس اعظم بڑودہ

لفافۂ عنبر شمامہ کیا آیا گویا عنبر بو کے پوٹ لایا جسپر نسیم و صبا لوٹ ہے - مسرور کی ہے
اس شاخ بریدہ کی مسرت ہر آن وپل یوں اگ رہی ہے جیسے بہار میں خزاں زدہ
پیڑ سے کوپل - اور کیوں نہ ہو پیارے دوست کی عزیز فرزند کا خط ایسا دلکش ہے کہ
خطِ ریحان پہ خط کش ہے جسکی تفصیلی رقم میں میرا قلم نرگس کا قلم ہے آپنے براہ
محبت عافیت جوئی خیریت گوئی کی ہے - متحیر ہوں وہ کون الفاظ ہوں جن سے
آپ کی ہمدردی کی شکریت - میری گذشتہ و موجودہ حکایت مبرہن ہوا اللہ جل شانہ
آپ کو سرسبز و سرخ رو رکھے - آپ گلزارِ ابراہیمی کے گل سرسبد ہو جس سے
نکہتِ خلت آتی ہے - آپ جو چاہیں سمجھ لیں پر میں اپنی کیفیت نہیں کہتا
وجہ کیا در حقیقت وہ شکایت منجر بہ حضرت صاحب مہرِ دو عالم یا صاحب عالم

ہوتی ہے — حالیہ تیری حالت ایسی ہے جیسی آپ کے والد ماجد کی نوعیت
تھی مصرع ہر کسے پنج روز نوبت اوست ؛ تاہم اوس عالی قدر و مجھ بیقدر
مین فرق اسقدر ہے کہ مرحوم جوارِ رحمت مین گئے — بات رہ گئی — محروم
رحمت مین ہے بات جاتی رہی — حق جو پوچھئے تو بس رونا اسی جانے اور رہنے
کا ہی باقی حیرت ہے — اس سے درگذرئیے دنیا گذرگاہ ہے افتان و خیزان گذر ہی
جاتی ہے — اب رہا آپکا میرا قصہ — من و خدائے من مین آپ سے گلہ مند
نہین دردمند ہون کہ کیون آپنے آج تلک نام تک کو نامہ بھیجا نہ پیام والسلام

بنام نواب فیاض الملک

اولی شکر رنجی کا شکوہ آخری شکر شکر پارہ آولی ہے — سنئے۔ بلا سُنی سُنی
سنائی پر مصرع شکر خوردی شکردان راستی ؛ کا مصداق نہ بنائیے —
مدت ہوئی آپکی آواز میرے کانون تک نہ آئی — آئی بھی تو تلخی آمیز
چٹھی دیکھنے مین آئی — اجی صاحب زعفرانی شیرینی شیرین کے دست حنائی
سے خوش آیند ہوتی ہے نگہ چلے گلگلے کی سی صورت کی ہاتون جس کا
حرکت — تیز زن — خندہ — زہر خند ہو — مٹھائی کے بھوکے چشم براہ
خواب بلب رہتے ہین شربت دیدار کے پیاسے دید کے سلئے جان بلب رہتی ہین
ہیہات آپنے کس حسن سے اس گپ چپ ارسال مین شکر کی چھری کیسے کہاری

چھری رسید کی۔ آپکے تکمیرین شیرین کام کا کیا کہنا وہ تو پنجروزہ زندگی مین کجا فردائی قیامت تک آپ کو مجھ سے اغلب شیر و شکر نہ ہونے دینگے۔ خوانِ کرم پُر۔ خانۂ احسان آباد باد۔

بنام نواب صف افگن جنگ

کِس سوچ مین ہو نواب بولو ٭ آنکھین تو ملاؤ دل کہان ہے ٭ سلف مین محب احباب کیلئے فدائی جان تک مین بیدریغ تھے۔ دریغا حالی محبوب خالی خولی پرسش مین بھی دریغ کرتے ہین۔ تمہین واللہ ہے سچ تو کہیئے گا۔ اُس کردار و رفتار پہ شرمائیگا تو نہین۔ یاد رہے روزِ حساب بے بہاؤ کی وہ دے ہوگی کہ توبہ ہی بھلی۔ او بھولے نواب آپنے بھولے سے بھی کبھو پوچھا تھا کہ شیدائی ہمارا زندہ در گور ہے یا گورستان مین چل بسا۔ وہ جو آستانے پہ نقشِ قدم کیطرح جما رہتا تھا کیون نقشِ کفِ پا کے مانند مٹ گیا۔ کہین پا بزاب تو نہین گر گیا۔ مینے بنت العنب کو بُرائی پہ۔ دنیا کو بیوفائی پہ تین طلاق کہا۔ بارے عیاری آپکے تین حرف تک کہنا محکوشاق ہوا۔ سیاحت و زوّاریت پہ ہماری تجا نا جانا ہمدم کے ہنوز وہی دم خم ہین۔ آپ کا دامن میرے۔ میرا گریبان آپکے ہاتھ رہے۔

بنام میجر نواب افسر الدولہ بہادر کمانڈر برگیڈ آفسر و ایڈیکانگ

اعلیحضرت
در تہنیت خطاب

آپکی شیرین کامی پر جامِ مبارکبا دلب ریز - احباب تر زبان و ترانہ خیز مین پیشین گوئی
کیلئے مجھے میائے فلک قُل قُل کھتا ہے - خدایا کمپاین (انڈین امپایر)
حالیہ کامیابی آئندہ کے اوس سرکا بہ پایہ ہو جو گرانڈ کمانڈری افواج
نظام کا ہمپایہ ہو - آمین -

بنام مولوی محمد علی خانصاحب

سلام سنتِ اسلام گزارش - اشتیاقی پیام نگارش ہے - آپ جیسے بزرگوار کا
جانبِ مشرق جانا - سمت مغرب متوجہ نہ ہونا - مغربی کو قبلہ نما کیطرح مضطرب کرتا ہے
آتش رشک سے نہ صرف قلب آبلہ ہوا قالب تک چھالہ ہو گیا - تسپر سوز و گداز
عشقِ شمشادِ بے ثمر نے بآبیاری اشک جو سرو چراغان بنا دیا - شنیدنی نہین
دیدنی تھا - تماشا یہ کہ تماشائی براہ دل لگی خارش کہکے جدا جگر خراش تھے -
آپ جانئے مریض مسیحی کا مداوا دوا سے کیونکر ہوتا - آخر آپ ہی کی دعا
کا اثر کارگر ہوا - جسکے شکریہ مین اظہار شکر کرتا ہون - الطاف نامون کا جواب
بہ مجبوری میر سجاد حسین کے ہاتھ انگریزی مین اسلئے لکھوایا تہا کہ وہ اُردو نہین
جانتے - خدا جانے انگریزیت کی غایت (کہین عیسے لکھے موسے پڑھے ہے) کی سہی
تو نہ تھی - دیر سے چٹھی کا پہونچنا عجالتاً ٹرین کا چلنا - کھانا کہا رہ جانا وغیرہ امور
گو آپکے باعث ملال ٹھیرے لیکن فی الواقع وہ واقعہ من مصالح ربّ ذو الجلال

ٹھہیرا - دیکھیے کرشنا کے آشنائی مہاجن جو نا آشنا تھے - میری لنچی لالچ کے اعزاز آشنا ہو کر وید و گتا پوتھی و پرائی مسائلی حجت بالغہ پرانجان جان سکئے کہ اوسوقت کے مہادیو وہ - اسوقت کے اوتار یہ ہین - پھر کیا تھا - تلن - میوہ - شیرینی پان مصالحہ کے تودی لگ گئے تو دل لگا کہنے یہ گپ چپ کی مٹھائی (نوبت) ہے کہنے کی نبات ہے اد خواجہ چپ چاپ اسے کھا جا - کیون حضرت یہی ہین دخدائی مین الٹی گنگا بہنا اسی الٹ پھیر کا نام ہے کہ نہین والسلام بالوف الاحترام

بنام جناب شیخ فرید الدین میان چشتی صاحبزادہ

سر تسلیم خم ہے - کورنش قبول ہو - دنیوی نکبت ملازمت ظاہری سے دوری کی تھی مستزاد برآن معنوی نحوست کی بدولت شرفیابی اتفاقی کا اب بخت کی طرح اتفاق نہین ہوتا جبکہ دنیا کا مآل وہ اخروی کا آغاز یہ ہو - فرمائیے - تحیر کا حال کیا ہو - اگر فراق مین وصال اور وصال مین فراق ہی منظور اقدس ہی تو پھر ھیر کیا ہی - خواجہ شیراز نے کنار آب رکنا باد مقام کیا تھا - بندہ نیاز رود خانہ احمد آباد پر جیام دقیام کرتا ہے - گل گشت نہ سہی گل گشت ہی سہی انشاء اللہ تعالیٰ **مصرع** ہر کہ شد خاک نشین برگ و بر پیدا کرد ؛ ہان میان یہ شیخ صاحب کمن سال کو نونہال کی مالالی کا تلوسہ - سال خوردہ کو کیشش خورد سال بچے پائمال ہونیکا وسوسہ - کیونکر سوجھا - خفاش کو مہروش سے

نظر بازی - اجل رسیدہ کو العجل - بمبہر سے مہر موجل کیونکر سوجھی - شادی کے
شادیانے بجے - دیکھنا تماشے کے تاشے کیسے بجتے ہین - اس دبنگی پہ دن دیے
گھی کے دیے جلتے - ہر شب رنگ رلیتین ہین خدشہ ہے کہین شمع کافوری گل -
لف کافور نہ ہو جائے - سارا چھیتا ہرن - چارپائے پلنگ ہوکر (برات نیم جان بر شاخ آہو)
رہ جائے - واہ رے مبلغ کے جلوے پیر نابالغ تک کو بس بلوغ بھونچا دیتے ہین -
حضرت کا یہ ارشاد کہ سہواً جواب نہین بھیجا - من و خدا من - بھلا مین اور صحو -
یقین مانیے پیر و مرشد پہ ہمین ناز تھا آپ ایسے نیاز ہی - جب بے ادبی تک باعث خوف
نہ تھے - اب ادب واجب بھی موجب ہراس ہے -

بنام نواب خورشید الملک بہادر فرزند نواب خورشید جاہ امیر کبیر

جب دلی شاکر ہی قلبی شکوری کا کماہی بیان زبان سے نہین ہو سکتا - فکیف ادائی
شکر لسان قلم سے ہو سکتا - لہذا تسلیم شکریہ مع مبارکباد عید التماس کرتا ہون - نگاہ
خاتمہ ستہ شوال ختم شکن حواس خمسہ ہوا - مہر ٹوٹی ڈبہ کھلا - روحی فداک قوطی عطر
قوت روح - قوت رائحہ مقوی دماغ ہوئی - شامہ معطر ہوا - مجموعہ عطر خاطر
نشان پریشان خاطر ہوا - تحفہ عطریات کا حد ہدیہ سے زیادہ بھجوانا گو مزید مہربانی ہے
پر حالیہ دل جوان - سنے جوانی ہے زندگی کیا ہی گویا حسرت بھری زندگانی ہے
تاہم گلاب و یاسمن سیمی تن و گلبدن - چنپا - بہار - حنا - حنائی دیت چنپائی رنگ

بسنتی پیرہن رشتہ ناز و بید مشک ناز نینان ختن پُر فتن کو یاد - کیوڑہ خس

سرد خانہ کے گرم انجمن کو فرا یاد کرا کے برباد کرتا ہی خانہ احسان آباد لطفکم زیاد باد

بنام مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب بنواب وقار الملک معتمد مالگذاری

نبیرہ اسد اللہ یعنی شیر جان فلشی بذریعہ رقعہ رسائی کر کے بخت نارسا کی مفصل حقیقت

گذارش کرین گے - اجمالاً یون ہے کہ تعلقدار صاحب ضلع نے روباہ بازو نسے

ضعیفی کے آخرمین ضیغم کو مجروح کیا ہے نہین معلوم اسد اللہ سی کیونکر چشمہ کوثر

پر چشمہ چڑہا کے چار چشم ہون گے - غرض وہ نیم جان اُفتان وخیزان محکمہ معتمدی

تک پہونچتے پہونچاتے بھرام گور ہو گیا ہی - مولوی امیر حسن صاحب مددگار

بمد د علی ٹانکے دیا تھا - آپ بقیہ دوزی کر کے بہ نظر ترحم مرہم لگا کے

تا کہ مجروح اچھا ہو کر دعائین دے تعلقدار نے خام خیالی سے انکی پکی ڈاڑھی

پر دھوکہ کھایا ہی ورنہ یہ کارگزاری مین جوانون سے جوان ہے - اس

بے ملاحظگی مین اے کاش اگر تعلقدار اپنا بھی ملاحظہ کرتے ہر چند خود بین صوفی

بدبین تو نہ ہوتے - انکو پیرا پنے کو پیر نابالغ نہ ٹھیراتے - سیہ بخت کی لحیۂ

سفید بوجہ سرد مہری روزگار نزلہ بر اعضائے ضعیف ہی یا دورہ کی ڈوڑ

دھوپ سے پک گئی ہے یا دورنگی زمانہ سے دومہیہ ہو گئی ہے بہر کیف

وائے بر آن قامت کوتاہ وریش طلبند جو سن وسال مین امتیاز نہین کرتا ہے

زیادہ زیادہ۔

جناب نواب سر آسمانجاہ امیر کبیر مدار المہام سرکار عالی کے نام

پانیر مین طبع ہوا ہی جس کا ترجمہ یہ ہے (وزیر اعظم سر آسمانجاہ نے ایک نہایت
خوبصورت کشتی موسوم بہ عائیشہ سرور نگر کے تالاب مین چھوڑنیکے لئے خریدی ہے)
جسوقت یہ پرچہ میری نظر سے گذرا غیظ سے آنکھون مین خون اُتر آیا۔ تلاطم
طوفان نوح نگاہون مین سما گیا۔ غرض جذبۂ حمیت عرض حقیقت پر ہمت سے
جرأت کرتی ہے کہ خدامان عالیمقام یعنی کارسپانڈنٹ کے بگڑے حواس
درست فرمائین۔ سفیہ کی سفاہت سے گذر نہ کرکے سفینہ کا نام بدل کرنے مین
حرکت نہ فرمائین تاکہ اہل طغیان ورطۂ ہلاکت مین ڈوبین۔ از بمبئی اسٹیٹ
نمبر ۲۷ تار دیورو ڈ۔

نواب فتح نواز جنگ مہدیحسین معصوم سکرٹری کے نام

سپارش خلق باعث خوشنودی خالق ہے۔ اور اخلاق بھی یہی جتلاتا ہے۔
بارے شافع اور مستشفع کے مشکلات مشکلکشا ہی جانتے ہین۔ یعنی شفیع عذاب
جاتا ہی اور مستشفع عذب۔ حالانکہ بلا جانے بوجھے مخاطب الیہ کو بیوقوف نانصاف
بنانا خود مخاطب کی دلیل حماقت ہی۔ اگر یہ سمجھکے ملتجی کو سمجھائین وہ کب سمجھتا ہے
بے نقط لف ونشر مرتب وغیر مرتب وہ سنتا ہی کہ تو یہ ہی بھلی۔ جوان باتو نسے

گذر کی سفارش کر گذرتے ہین مرنیکے بعد زندے اوسی کا دم بھرتے ہین - مردم اوسکو
مردمک دیدہ - اہل بصر و بصیرت آنکھونکی پتلی دل کا سویدا بناتے ہین - طرفہ یہ کہ
ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا - گرہ سے اوّدہی نجائے اور سعادت کے
لوٹین ہین کہ چلے آتے ہین - جسکو دیکھیے انگلی پکڑ کے پہونچا کا نتھا ہی دامنگیر ہو کے
گلوگیر ہوتا ہی - مین آپکا شکر ادا کرتے کرتے برنگ شکر گھل گیا عرق انفعال سے
پانی پانی ہوگیا مگر یہ ہمان آتش درکاسہ ہین - کیجیے کیا گویم مشکل نہ گویم مشکل تر -
للہ حامل رقعہ کی بقدر ممکن جلد روائی حاجت کرنی چاہیے - کہین ایسا نہ ہو کہ -
مصرع برات عاشقان بر شاخ آہو * تبلادین - اے جناب غور سے دیکھین
اور سچ پوچھین تو یہ سمجھ اور سمجھانا نرا ڈھکوسلہ ہی ڈھکوسلہ ہی ورنہ انصافاً خدا
کا شکر بجالانا اور محتاج کے ممنون ہونا عموماً مجکو خصوصاً آپ کو لازم ہے - اسلیے
کہ آپکی ہماری ایسی حیثیت کی اور ہوئی - آپ اس جملہ معنی خیز پہ توجہ کرین یا نکرین
مگر مجھے بہرحال ثواب ملیگا - فرمائیے تو کہین میرا ایسا بیدہڑک کھنا برا تو نہین لگتا

مخلص کے کہنے سے دوست کے نام

شعر ہم کس سے کرین دعوی خون کیجئے انصاف * مقتول ہین جس کے
وہ ستمگر نہین ملتا * نامہ کیا آیا - کہ قیامت آئی مجھے اصلا توقع نہ تھی کہ نا انصافی
سے میرا جنم ایسا کروگے یون نامہ اعمال دہراؤگے - تمہارا گمان ہے کہ

مین ہون - ہے ہے مین نہین ہون - سراپا صورت انتظار ہون - آنکھین
تمہین ڈھونڈتی ہین - دل ترستا ہی - ترساتک میری حالت منتظرہ پر ترس کھاتا ہے
حیف مین غم کھاتا ہون آپ ترس نہین کھاتے ترسا ترسا کے مارے ڈالتے ہو
سفاکی آپکی شربت وصال کجا - آب تیغ تک پلانا روا نہین رکھتی ہی - تمہارے
چلمن کے آگے کسکی چلتی ہے جو میری چلے گی - اگر چلتی ہے تو بس تلوار چلتی ہے
آنکھین لڑتی ہین تو رقیب بھڑتے ہین - گو چال ڈھال سے تمہاری دم شمشیر
ہون تیر منھ نہین موڑتا - تمپر قبضہ کیسا - قبض روح ہوتی ہے - میرا ثمر
زندگانی تیرے تیغہ کا پھل ہی - میرے گل مقاصد تیرے سپر کے پھول ہین - تیرے
سردہی کا مالہ میرے گلے کا ہار ہے - جنیوی ہاتھ مین ید بیضا کی بہار ہے
اسلئے تو مرنا مجھے شادی مرگ ہی - او لیلی لیل مواصلت مین جب (ھل من
مزید) کہتا ہون تو یوم مفارقت کی حالت کو تم سمجھو - روز نشر کا الم شب
فراق کے غم سے کہین کم ہے - تاہم امید شب وصل روز ہجر مین باعث
زیست نا ملایم ہے - او غنچہ دہن کیون مجھ تنگ سی دل تنگ ہی - ارے
سنگدل جب تو میری لحد کا سنگ ہی تو پھر کیون ساتھ سے تجھے تنگ ہے
مجھ تفتہ جگر کا میناے دل شیشۂ دوربین ہے جس سے بلا حجاب زیر نظر
سراپاے خودبین ہے - تمہارا کنکیوں سے دیکھنا میری آنکھوں مین کھٹکتا ہے

پر مُنہ کہان جو تمہارے دہن کے بوسہ کا رخ کرون - نہ زبان ہے جو زبان لڑانے مین لب جنبانی کرون - تمہارے سڈول سینہ - چپتیا کمر نے میرے چینے کو ہرن کر دیا ہی - اس دہما چوکڑی کی سرگذشت چارپائے کے کان تک پہونچی تو پلنگ بولنے لگا - خطا معاف داغ عشق جبین حسن ظن سے ڈانوان ڈول نہ ہو مین یوسف کیطرح کسی زلیخا کی چاہ مین نہ ڈوبونگا - سودا ہی جو سودائی ہونگا ہرجائی تو ہون نہین جو سر بازار بکونگا - تمہارے چاہ ذقن کے ڈولے کو کسی اُبھرے سینہ کا اشتیاق کو مَین نہ جہکائیگا - تمہارا جذب دل اور کے ہتہے چڑہنے نہ دیگا - اے واہ تمہارا دامن انتظار خالی رہے - اور کا جیب تمنا پر ہو - تم پابند رہو - ہم کھلے بند پہرین - ہم چین کرین - تم بے چین رہو - ہرگز نہین بس بیٹھو بھی تمہاری بیدردی سے میرے پہلو مین درد اوٹھتا ہی - بیٹھے بیٹھے اشتعال طبع سے تمہاری میری طبیعت مشتعل ہو کر آنکھوں سے شعلے نکلتے - جگر سے دہوان اوٹھتا ہی - تمہاری چشم مخمور نے میری مٹی خراب کی ہی - جب اس خاک سے ساغر و مینا بنے میرے مزار کے آگے انگور کی شراب بنے - شرما کے شر نہ کرنا - او خود فراموش ضرور میری یاد مین پینا - دیکھ تو او شمشاد قد - تیرے سوز عشق سے سرو چراغان ہون پر اف نہین کرتا - کہون کیا جب تو کچہہ نہین کہتا - کیا تم بیدہان ہو - جیسے مین بے زبان ہون - پیارے ساقی کیون بہرے بیٹھے ہو - کسلئے ہاتہ پر ہاتہ دہرے بیٹھے ہو - ساغر

مینا کیسے خالی رکھ چھوڑے ہو۔ کیا اس رند مسکیش کا پیالہ ہوا سمجھے ہو۔ غالباً میرے
جگر کے جلنے سے تمہارا دل تو ٹھنڈا ہوا ہو گا۔ میری سوختگی مین تمہین تو کباب کی بو
آگئی ہو گی۔ مجھے تشنہ رکھکے تم بات پی جاتے ہو۔ کیا شکر کی چھری ہو جو گپ چپ
کام تمام کئے ڈالتی ہو۔ او شیرین تمہاری شیرین ادائی کا کیا کہنا اب تو خط مکت
شربتی کاغذ پر لکھا کرتے ہو۔ واللہ تمہاری کیا بات ہے تم شیرین دہن ہو نہ شکر لب ہو
میٹھے ٹھگ ہو۔ سفاکی سے تلوار نک پر میٹھی باڑ دے رکھی ہو۔ او شاخ نبات اہل
صفا سے بصفائی دل بات کیجئے۔ تلخ مزاجی سے ہنسی میٹھی نبات کیجئے۔ گو تمہارے
چین بجبین ہونے کو مین شکن جبین سمجھتا ہون تاہم ترش روئی کو شکر رنجی کی وجہ
جانئے۔ آپ پان چبا چبا کے ہونٹھو نپر رنگ جماتے ہین ہم اپنی بیرنگی پر لب چبا کے
رہ جاتے ہین۔ اجی مجھپر کیون دانت پیستے ہو۔ مین خود ہی پسا جاتا ہون عشق کی
بیعت کرکے تمہارا طالب ہون یاس فصل و امید وصل مین یک روح و دو قالب
ہون۔ دہن کی دُھن مین مین ہون جان بلب۔ گلے شکوے سے ساغر قلب ہے لبالب
مصرع کہین تو بھی اوکا فرطالب :: او لب لعل لیا ساغر لبالب ہی کے لب بلب رہو گے۔ اس
خشک لب سے لب نہ ملاؤ گے۔ جب جان بلب کی بات تا لب نہین آتی۔ تو تا لب دریا کیونکر
آتا۔ بیمار محبت کو سیب ذقن سے توقع بھی کی تہی۔ مگر ظالم یہ ستم تو دیکھ کہ کیا تیری چشم فتان
نے مجھے بادام کیطرح کھل ڈالا ہے۔ تیری آنکھ چرانے نے میری ناک مین دم کر ڈالا ہے۔

ہمدمی کی ہوا میں دم ہوا ہوا جاتا ہے۔ تیرے آنچل کا سایہ آسیب ہو گیا ہے
اوپری روکیا ہے پر ہی اُڑایا کرو گے۔ بات اُڑا کے ہنسی میں رولایا کرو گے۔
تمہیں ہمارا قتل منظور ہے۔ جو قُل پڑھتے ہو۔ قُفل پڑ ہوا تے ہو۔ اجی میرا مُنھ نہ
کھلواو۔ ورنہ تالی بجگی۔ مُنھ سے نکلی لب پہ آئی۔ حلق سے نکلی خلق میں پہیلی۔ اچھا صاحب
تمہارے سر میں سُرخاب کا پر سہی اور ہم بے بال و پر ہی سہی۔ لو ہم ہارے
تمہارے ہی سر سہرہ سہی۔ پر یاد رہے کہ زمانہ کا رنگ دگرگون ہے۔ نہ میری
زندگی پر محن کا وجود و قیام ہے۔ نہ تمہارے جوبن پر فن کو بقا و دوام۔ اسپر غرور کرنا
نکرنا تمہارا کام ہے۔ لو خدا حافظ۔ تم تاش کے مسند کمخواب کی گدی پہ نہال تم
ہمیں سایۂ خار مغیلان ہی فرش مشجر ہے۔

بنام حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر محل مبارک اعلیحضرت حضور نظام

اپنے میان زین العابدین کا زائچہ بنوایا۔ کیون بنوایا۔ اسلئے تاکہ از روئے قواعد
نجوم متعلق بہا سے انکے واقف ہو کر وقتاً فوقتاً حسب صوابدید عمل پیرا ہون۔
شاید آپ کی بے توجہی سے دہو تیرپر شاد نے جنم پتری تو نہیں البتہ زائچکی لنگوٹی
بنا دیا یعکا شہم رامنا نے علی العکس ضابطہ منجمین ایسی پہیلیان بجھائین۔ گویا مستحصل زائچہ
کو تحصیل لا حاصل کر دیا۔ ابحق انجم شناس کا کیا ذکر ناحق شناس جو گلی کوچے مین
(آج بھلے ہوتے ہین جے بھلے ہوتے ہین) کہتا پھرتا ہے وہ اس سے کہین

اچھا لکھتا۔ نکات خواص و غوامض استخراج احکام رہے اسکی پوچھی مین عام طور پر جہاں مسلا و استرو سا۔ تک کے ثمرات جمل نے مفصل کجا مجمل بھی رقم نہ کیا۔ کیا آپ نے زائچہ یون ہی بنوایا جو صفت راچ یا بدگفت کہکر سکوت فرمایا۔ اگر خموشی بوضع اہل اللہ ہے تو للہ بتلایئے آخر اِس لکھانیکے مقاصد کیا تھے اِسکے لکھنے کا مقصد کیا تھا۔ ابھی حکیم صاحب بے انجام سکام حکمت نظری سے بعید ہو کر حکمت عملی کے اگر قریب ہوتا تو انوکھی بات ہے۔ بات سمجھو تو بات ہو بے سمجھی ہی کوئی بات ہو۔ میرے کہنے کو سہل جانئے نہ سہل انکاری کیجئے۔ تک و دو کر کے مرد کو مجھ تک لائے۔ مین اِسے ٹھیک بنا کر زائچہ درست بنواتا ہون۔

بنام مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

آپکے کھلے خط کا مضمون پیر بستہ واضح ہوا۔ جھوما کر آڑا نا شنا سا ونیز بند تھا۔ شنا سا ونیز پڑا دروازہ کھلی بند تھا اصلا سد الباب نہ تھا۔ خیر صاحب گفتگو ئے در سے در گذر یئے مطلب کی سُنئے مقام معلوم مین آمد و شد میری گو گو مگو کی بات ہو تاہم جن پر نہان آشکار ہو اُنسے چھپانیکی کیا بات ہو۔ ہر چند یہ نقل و حرکت احباب کی باعث مسرت ہو پر اولی الالباب کا محل حیرت ہے وجہ کیا آستانہ نشین کا آستان بلند مکان پر جانا داخل کوتاہ اندیشی ہے نقض عہد خارج از عاقل اندیشے ہے۔ بیدست و پائی مین ساعد سیمین سے ہاتھ ملانیکے لئے زور و زر درکار رہے خالی خولی گفت و شنود محض بیکار رہے۔ اِن نیرنگیون مین جنکا رنگ جما ہوا ہے وہ اپنا ہم رنگ چاہتے ہین مگر نیرنگ کو بد رنگ جانتے ہین۔ وہ کون ہوگا جو تصویر سی

زندگی مختصر زندگانی کے لئے بہت خمیازہ اپنے سر لیکر سر دے۔ بھلائی کے عوض
برائی لے۔ اس لین دین مین جو لے دے ہوگی وہ مفت مسلم یزید بریدہ ہوگی یہ بیات
یہان ہر بات مین ششش و پنج ہے وہان پنجۂ قدرت مین پنجاہ و پنج ہے والسلام

ایک مسمیرسٹ جنٹلمین کے نام

آپنے تاثیر الانظار کی کتابین دیکھین۔ پر تاثیر المنظور کا مرقع نہ دیکھا۔ جب گلرو
کے بیاضی چہرہ کا خیال ناظر کے قلب مین آتا ہی قالب سے بوئے گلاب آتی ہے ہر نگاہ
چشم مخمور کا تصور آنکھون مین سماتا ہی۔ بے کیفی مین بھی کیف شراب آتی ہے۔ دل
چھین کر دشمن جان ہونا غارتگر ایمان کی رسم ہے۔ آنکھ لگا کے آنکھین چرانا
انکا دستور عام۔ مکھڑا دکھلا کے منھ چھپانا شیوۂ خاص ہے۔ انسے خرابا تیونکا
گھر آباد۔ خانۂ زہد خراب ہی سیاہ بخت کو گور ونکی الفت گور کھ دھندا ہی شمشاد
قد کی محبت مین سرو آزاد گرفتار بلا ہی۔ خون آشام کے لئے انگور زخم کھایل نقل
خون نابۂ جگر مے ناب ہے۔ تفتہ جگر کے سینے مین دل نہین طاس کباب ہے۔ طرفہ
تماشا ہی پتھر کا تعب لعل کا باعث تاب ہے۔ لب صدف خشک اور گوہر مین آب ہے
الحق حسینونکا عشق سراب۔ زندگی عشاق نقش بر آب ہے۔

ایک لوکل پولیٹکل دوست کے نام نامہ

جناب باد فروش کے ہوا خواہ جو منھ دیکھی باتین بنایا کرتے تھے۔ کسی صنوبر دوش کو منھ دکھایا

نہین سکتے - گوش بریدہ پس دریدہ ٹٹوسے پر سوار پڑے پھرتے ہین - بشرہ
اُترا طبیعت نڈھال رہتی ہے - اب انہین وہ چھل بل ہے نہ کس بل - اصل
معاملے مین ایسے بل پڑگئے ہین کہ نہین بھاگتے راہ نہین ملتی - بے بصری سے
مردم آزار کے مردم چشم مین بصارت نہ رہی - چہرے پر مردنی چھاگئی - اٹھون
پہر جو تلی چھاسے رہتے تھے اب ٹکے کو بھی پوچھے نہین جاتے - لالہ کچوری مل کے
ملاپ مین ملنا ملانا - مراد پوری ہونی کیسی - اُلٹا کچومر نکل گیا - جیسے بھاؤ کی لے دے
وہ ہوئی کہ آٹے دال کا پورا بھاؤ معلوم ہوگیا - اب یہ لاکھ پاپڑ بیلا کرین - بارے
لوگ انکے چھاتی پر مونگ دلنا نہین چھوڑتے - آتش افروز کے خام خیالیوں سے
دال نہ گلے گی - جوتیون مین ضرور دال بٹیگی - بڑائی سے کہین بڑے بنتے ہین
چھوٹا منہ بڑے نوالے بدہضم ہوتے ہین افیونی کیطرح شہرا کے تصوری پیڑے
کھائیے - بھنگیائے ہوئے کے مانند خیالی پلاؤ پکائیے کہین شکم پر ہوتا ہے
ہرگز نہین - آپکے آے دن کے جھگڑونکا مناقشہ فیصلہ طلب نہین - میرا قول قولِ
فیصل نہین - مطلوب و طالب سے مجھے مطلب نہین والسلام -

نواب محمد عسکریخان بہادر تعلقدار کے نام

تمھاری پُرمسرت تحریر کے دیکھنے سے طبیعت باغ باغ ہوئی - سرور سے جام دل ایاغ ہوا
باغبانِ قدرت تمہین گلستان ارجمندی کا گل سرسبد کرے - کشت امید شگوفۂ مقاصد

بھلا یا کرے ۔ شکر ہے شکور نے تمھاری سعی کو مشکور کیا ۔ تم نے واقعی مصرع اگر پدر نتواند پسر
تمام کند ۞ کے مثل کو پورا کیا ۔ رہا میری نسبت تمھارا گمان خیر ۔ محض حسن ظن ہے ۔ لاشک
و بلاشبہ نتیجۂ اول تمھارے ہی اعمال حسنہ کا ثمر ہے جو طرفۃ العین مین نایاب بھولا بھلا
کھجور بن ہاتھون ہاتھ دستیاب ہوا ۔ خدا کریم یون ہی مدام تمھین نشاطین مین شیرین کام
کرتا رہے ۔ نخل مراد علی الدوام ہرا بھرا رہے ہوا خواہون کی زبانی تمھاری مہمان نوازی کی
ہوا خوب ہی بندھی چٹخارین لے لیکے کہتے ہین لذیذ کھانون کی لذت پر ہنوز رال ٹپکی پڑتی ہے
زعفرانی حلاوت کے حلاوت سے گو لب بند ہین تاہم مشک و عنبر کی عطریت سے دماغ
پر طبلۂ عطار کی پھبتی ہے ۔ نمکین اطعمہ کے افراط نے شور بختون کو اب تک کھٹائی مین
ڈال دیا ہے ۔ بھلا ہوا تلخ مزاج خانساماں کا روکھا پن جوع البقر والون کو چرب و شیرین
طعمہ کے عوض لطمہ دیا ورنہ چوہے کی طرح انکا کچومر نکل جاتا ۔ گو بندہ کا بیان تھا ۔
گو جاترا کا راگ و رنگ ۔ پر اگ کا ڈھنگ لایا تھا ۔ پر کوئے جاتری ننگ و ہڑ ننگ
نہ تھا ۔ الا بے وزیر کے سلطان جامے سے باہر تھے ۔ مہتمم و منتظم خیمے کے اندر اپنے
باہر تھے مصرع ایک سان جلوۂ دیدار تھا اندر باہر ۞ بھلے کو تمھاری بالا دستی
نے برائی کو تھام لے ورنہ طبقۂ تہذیب کا برا ہوتا ۔

ایک عزیز کے نام

مقیم شہر کو قیام صحرا دلستان ہوتا ہی چہ جائیکہ مقام بستان ۔ لیکن آپ جانتے

جس کے آنکھون مین سدا سرسون پھولی ہے اسیکے منظور بسنت ہر نہ ہولی ہے -
بھلا جس کا سینہ داغون سے لالہ زار ہو اوسکا دل کیا مایل بہار ہو - حالیہ
حال یہ ہے کہ دل باغ ارم سے بھی رم کرتا - بہشت کو بہشت کہتا ہی - میرا قیام
گو مثل کنجشک بر سر راہ ہے پر میلانِ عزلت قدم بڑھانے نہین دیتا ہے -
کیجیے کیا افسردہ طبیعت کی روش چمن کی روش سے جدا ہی - سرو حسرتِ ثمر
و تعبِ خزان سے آزاد ہی - دلِ ناشاد شمشاد قد کا گرفتار ہے - قمری نزار گو
کہتی ہے - دل زار ہو ہو کہتا ہے - گذرے ہوؤن کی روایتین شنیدہ ہین
میری حکایتین آپکے دیدہ ہین - اُبلتے ہوئے حوضون کو دیکھکر جب پُرجوش طبیعت
میری طرا انگی - فوارہائے بلند کی ہمتین پست ہوکر پسینے چھوٹین گے - سوزشِ قلب
سے آتشِ گل و دل عنادل مشتعل ہونگے - آہ شرر بار سے غبار کو آگ لگ جائیگی
برین ہمہ آنا ہی مرکوز خاطر ہو تو آج نہین کل آؤنگا مگر ستم یہ ہی کشمیرن کی گوری رنگت
پر زعفرانی لباس - گلابی جانگی چمپئی رنگ پر ارغوانی ملبوس بھلا معلوم ہوکر
بنت العنب کی برائی کا باعث ہوگا - پتلی کمر اُبھرے سینونکی بندش موجب شکست
توبہ ہوگی -

بنام نواب آصف نواز الملک معتمد صرف خاص اعلیحضرت حضور نظام

خاکسار نے اپنی پیش نماز مولوی سید حیدر رضا صاحب کو صلوٰۃ جنازہ - نیز سوم کے فاتحہ کو

بهیجا تها - بارے وہ آپکے بیحد قلق و اضطراب کے مارے جرأت ادائے تعزیت
نہ کرسکے - مغفورہ کے انتقال کا فی الواقع غم و الم ایسا نہین ہے جسکے تعزیت
مجھ پاشکستہ کے زبانِ دست گستہ کے قلم سے ادا ہوسکے - گو مرحومہ آپکی
والدہ تھین مگر درحقیقت خاندان کے سایۂ اور مهر مادرانہ کا درجہ رکھتی تہین - چونکہ
اس عالم کا آنا جانا داخل عادت الہٰی ہے اور پسماندون کے لئے گریۂ وزاری
لابدی ہے - بناءً علیہ آپکی بیقراری لازمۂ بشری و محبت پسری کی مقتضی ہے
تاہم بہ لحاظ ذریت آپ کو برداشت کرنا - انہین دلاسا دینا ضروری ہے
ورنہ رقیق القلب کا حال و مضطرب القالب کا احوال پر ملال ہوجائیگا - للّٰہ
آپ اپنے دل کو تھامئے - لخت جگر کو سنبھالئے - مرحومہ بڑی خوش نصیب تھین
جو عہد طبیعی کو پہونچکر گھربار کو بخیر و عافیت و حفظ و امانِ خدا مین چھوڑکر اپنے نور بصر کے
ہاتھون دار البقا کو چل بسین - اللہ تعالیٰ انھین مغفرت کے مکان مین رکھے اور آپکو
صبر دے -

ایک بیقدر قدر بیگ کے نام نامہ

ہمارے رفیق خدا کے گھر گئے تھے خانہ جنگی کے لئے نہین آئے تھے جو مکابرہ کرکے کتون
کیطرح لڑ مرتے - الحق آپکی سمجھ بوجھ ہمارے پندار سے باہر ہے - لاچاری مختار ہیکا
ثبوت دیجئے اگر ہے - پابند شرع نہ ہونا - شارع بنا - اپنے سے آگاہ نہ ہوکر معرفت بجا

عین جہالت ہے معرفت نہیں ہے۔ بے حقیقتی پر ادعای حقیقت خود روئی ہے طریق طریقت
نہیں ہے۔ کہتے ہیں اگر داری خرد ہوش وگر نداری خموش میں کہتا ہون تا توانی مخروش
اگر نتوانی بخروش۔ فضول گفتگو سے قرب خدا و تقرب رسول نہیں ہوتا ہے بے اصول
باتون سے کہیں وصول و حصول ہوتا ہے۔ شکر شاکرانہ اولی ہے شکایت عاشقانہ بامعنی ہے
حکایت فلسفانہ ہمانا بے معنی ہے۔ اس انسان بے مثل کا مثال ہے وسنی قال کا طوطی کا
مقال ہے۔ آپ باتون کے طوطے مینے نہ بنائیے۔ صورت آئینہ ہر آئینہ صفا پیدا کیجیے
چیمونہ اطوار سزاوار انس و انس نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے بندر آدمی نہ ہوتے۔ طایر خیال کے
یہان ہوش اوڑتے ہین۔ پر کے کوے کہیں اڑتے ہین دیکھتے و کھانے سنی سنائی
بند ہاؤ چشم بینا ہو تو دیکھو۔ گوش شنوا ہو تو سنو۔ ورنہ پچتاؤگے۔ تھوڑی سی
زندگی کا خمیازہ بیٹھے بٹھائے بہت اوٹھاؤگے۔

بنام مولوی غلام محمود صاحب چشتی

آپکی چٹھی کیا تھی لف لفافہ تھی۔ دو انگل کے پرچے مین پانچ حرف رقم تھے جسپر مین تین
حرف لکھتا ہون۔ اجی ملا صاحب آپ ربط و ارتباط کے پابند نہیں ہم آپسے گلہ مند نہیں
وجہ کیا مصرع تو ہے مقطع مین ہون رند تیرا میرا میل نہیں ÷ بھلا آپ کوچہ اخلاص
کے رسم و راہ کیا جانیں۔ آپکی بلا جانے۔ دو مہینے مین ایک خط بھیجا تسپر شکوہ یہ کہ
کمتر جواب بھیجے بارک اللہ اس ہیچ مین کیا جھوٹ ہے نفس الامر یوں ہے کہ برسوں کے بعد

زاہد خشک کا خانۂ خدا سے اپنے گھر جانا تر دامنوں کی طرح حوروں سے دست و گریبان ہونا کیا
قصور ہے نا صاحب چاک دامان ہونا ضرور ہے - با خبر کا اس عالم میں دار بین نا فہما
سے بیخبر رہنا باعث سور و سرور ہے - شکم سیر کو شکم پر مزہ نہیں دیتا - صایم کو لقمہ
و نبز کافی ہوتا ہے - واہ رے اتقا تیرا کیا کہنا - انسان سے آدمی - متقی سے فرشتہ
پیدا ہوتا ہے -

بنام حاجی سید شمس الضحیٰ عرف بخاری صاحب

مخلص کو مخلصین کے خط سے نصف ملاقات کا خط آتا ہے بارے رقعہ سراپا مرقع
اخلاص سے آپ کے مجھے پورا لطف ہمسبری و ہمکلامی ملتا ہے - آپ کے تصور میں
روزہ دار کے یہان بے روزہ کا اکل و شرب روز روشن میں سیاہ کاری ہے
اسلئے ملاقات ماہ صیام مین سخت دشواری ہے - حضرت یہ آپکو کل سے ہوگیا ہے
فردا کا خیال آج کیا ہے - پہلے سے تو سید ہے ہین تسپر شیخ بھی ہوئے ہین یس
سیادت و شیخت آپکی گھر کی ہے - ضعف و پیری وسیلۂ شرعی ہے لہذا آپ کے
کھانے میرے کھلانے پر رحمت خدا ہے - عکس میں حکما زحمت خدا ہے - آپ
جناب کوئی روزی کا مبتلا ہے کوئی روزہ کا - اس بلا میں خود مختلف بیچارہ ہے
بہرحال آپ مخیر ہیں - روزہ افطار کیجئے کہ افطاری روزہ تناول فرمائے -
لیکن اپنے گھر کھا پیکر نا روا مجھے لخت دل کھلائے نہ خون نائے جگر پلوائے عشرہ ہونگا

عشرین باقی ہے آپ آئے تو ابھی عید نوروز ہو جاتی ہے۔

ایضاً

آپکا تحفہ اچار تحفۂ لاثانی ہے۔ مزہ یہ ہے کہ ہنوز مینے چکھا نہین ہے تسپر زبان چٹخارین لے رہی ہے رال ٹپکی پڑتی ہے۔ مین تو اس نام ہی کا دل دادہ ہون بارے اثنا عشری کے کھانے مین بھی اگر آئیگا۔ قسم چاردہ معصوم کی دوازدہ امام کیطرح خلیفۂ اربعہ کو چار و ناچار چاہنے لگ جائیگا۔ خام خیالون یہان اچار کا پھل انبہ خام ہے۔ پختہ مغزون کے نزدیک ثمر لذت اسی کا نام ہے۔ اس سبزپری کا طریقہ جوبن ہے پکھراج و یاقوت کے رنگ مین ڈوبی ہوئی ہے۔ شوخی رنگ سے غازی کی رنگت بھیکی ہے ہرچند یہ ریشہ ہی مگر رگ جان مین ریشہ دوانی کرتی ہی سبزی پر سبز خط۔ ترشی پر شکر لب ملاحت پر ملیح فدا و شیدا ہین۔ خوشگوار ترشی نے سرکے کی چٹنیون کو کھٹائی مین ڈال دیا ہے۔ خوان کرم تیرا دخانۂ احسان آباد باد۔

محبوب کے خط کا جواب محب کی فرمایش سے

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ۔۔۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا ؛

کیون صاحب ہم ہی سے یہ اوڑن چھو۔ یہ ٹھنڈیان۔ نامہربانیان عبارت آرائیان۔ یہ خودنمائیان۔ ہارے ستم ہم ہین کہ جان فدا کرتے۔ دل صدقے مین اُتارتے۔ پتھر کا کلیجہ کرکے چوٹین سہتے ہین۔ اور آپ ہین کہ جان جرائے

دل چراتے۔ آنکھین چراتے ہین۔ خدا جانے کیا چراتے کیا چھپاتے ہین آنسو وسنے
پیاس نہین بجھتی۔ تحریر تقریر کی تلافی نہین کرتی۔ کیا اتنا بھی نہ کروگے کہ
اپنے پسینہ لگے ہوئے کرتے کی دہجی خط مین لپیٹ کے نہ بھیجدوگے۔ آواللہ
دیکھنے کی بات ہی حضرت یوسفؑ کا پیرہن حضرت یعقوب کیلئے باعث بصارت
ہوا تھا۔ اور یہ میری بصیرت کی دہجیان اڑانیکے سبب ٹھیرے۔ اجی صاحب
تم رات مین اپنے گھر رتجگے مناؤ۔ بھلا دنکو تو مجھسے دل بہلا دو۔ قصہ مختصر آؤ
اور جلد آؤ۔ یا ہمین مبئی بلواؤ۔ کچھ نہ سہی نہ سہی جان بلب کو لب دریا کی
سیر ہی سہی۔ جی سیر نہ ہو نہو۔ آنکھین تو ٹھنڈی ہونگی۔ آپ تو غضب کے
ٹھنڈے آدمی نکلے تب ہی تو ستم کی ٹھنڈیان سناتے ہو۔ کیا برف کے آدمی
تو نہین ہو۔ بس صاحب یہ خالی خولی ٹھنڈی گرمیان اور چھانسے کسی اور کو دینا
ایسے ویسے کو سنانا۔ مانا آپ پری ہو۔ مگر مین تو پرایا نہین ہون۔ کیا ہم
ہی سے اڑے جاتے ہو۔ اف فوہ۔ آج کل تو آپ کی طبیعت اڑن کھٹولا بنی
جاتی ہے۔ لیکن نقش خاطر رہے کہ ہم بھی اپنے وقت کے سلیمان ہین یقین
مانئے جان چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے تم چھوٹ نہین سکتے۔ کیون جی چڑکے دینا
اور پوچھنا کہ دل تو نہین جلتا۔ زخم جگر پر نمک چھڑکنا اور کہنا کہ کیا مزہ ہے۔ شعر

نمک چھڑکا گیا اچھا ہوا فیض ؎ دہان زخم اشک بے مزہ تھا

میرے سکوت کو دلیل خاموشی گرد انتے ہو۔ دیکھنا جب دل ہلیگا کلیجہ دہلیگا۔ بمبئی تک لامحالہ زلزلہ آئیگا۔ اے پیارے صاحب آپنے اپنے مشتاق کا کچھہ حال بھی سُنا ہی کہ نہین مصرع اعضا شکنی ہو گئی اب جان شکنی ہے ٭ بس اب دم ٹوٹا جاتا ہے۔ سچ کھنا اسکے پھولون کی فاتحہ کروگے اور چار پھول اپنے رنگین ہاتھ سے تربت پر دہر جاؤگے کہ نہین۔

کسی محب کی وجہ سے ایک حبیب کے نام

شعر منھہ پھٹ ہون چھیڑ چھاڑ مناسب نہین جناب ٭ رک جاؤگے جو مُنھہ سے میرے کچھہ نکل گیا ٭ اگر آپ خواب غفلت مین عُریان نہ ہوتے۔ مین جامہ سے کیون باہر ہوتا۔ تم برہنہ ہوئے۔ مین ننگا ہو گیا۔ او بُت کافر کیش خیر ہوئی کہ تو نے مُنھہ نہ دکھلایا۔ ورنہ کعبے کی قسم۔ قبلہ سے رُخ پھر گیا ہوتا۔ بیت الحرام کو طاق ابرو سے تیرے جو تشبیہ دے۔ اُس نامحرم کو صحن مسجد مین حلال کرنا بجا ہے۔ تیرے قامت کی قسم اگر شب وصل موذن نے اذان دی صلواتین سُنادونگا۔ تیرے آنکھونکی تعریف جب لکھتا ہون۔ قلم۔ نرگس کا قلم۔ خط۔ خط گلزار۔ دوائر حروف نرگس شہلا۔ ہو جاتے ہین۔ اے خورشید طلعت یہ تیرا ہی تو جلوہ ہے۔ جو میری تحریر خط شعاعی آفتاب ہے۔ گلعذار کی توصیف سی دوات قرابہ گلاب ہی۔ تمھاری لسّانی کا کیا کھنا تم سیف زبان ہو

بات سیفی ہے۔جس سے حاسد بات بات مین کٹ کٹجاتے ہین۔ تمنے حلقے پہنکے مجھے
حلقہ بگوش کر لیا ہی۔ بجلیان پہنا بجلی گراتا ہے۔ اوشرمگین نگاہ و شرمیلے رخسار
حسن عارض عارضی نہین ہے جو بوسہ دینے مین عذر۔ جوبن دکھانے سے انکار کرتا ہے
میرے فرخ۔ آنکھین تو ملا۔ مُنھ تو بتا۔ وجہ کیا ہے جو بے رخی سے رخ ادہر نہین کرتا
تیری نگاہِ قہر مجھپر برق سی کوندجاتی ہے۔ میری بیقراری پہ بجلی تڑپ جاتی ہے
بس تم چوپڑ کھیلتے ہی رہو۔ ہم جان پر کھیل جاتے ہین۔ کوٹھے کے ماہتابی پر جب
ٹہلتے ہو۔ زمانہ ہی کہ گردش کھاتا ہی۔ آفتاب لب بام ہو جاتا ہے۔ ہر چند
تمنے خودروی مین رکاوٹ سی روک۔ خودسری سے تصوری کاٹ کتر۔ کی ہین
دیوار پر قلبچیان لگادی ہین باین خیال کہ طائرِ روح تک نہ گذرنے پائے۔ پر دیکھنا
جیسے شیشے سے نظر گذرتی ہے۔ یا تودۂ خاک سے تیر گذرتا ہے۔ نہ گذرجاؤن تو سہی
جنابعالی دربانکی پاسبانی پر اتنا نہ اترائیے گا۔ دروازے مسدود کیجیے کہ روزن
دیوار بند۔ مگر مثل سایہ۔ دیوار پر چڑھ کے اُوتر آونگا۔ لاکھ چون وچرا کیجیے بس
جونے کیطرح کوٹھے پر چڑھ ہی جاؤنگا۔ سادگی سے۔ تمھارے بھولے پن پر بھولا تھا
مگر واللہ تم تو بڑے سریکے کائیان نکلے۔ گو گال صفا ہین پر چتون کہے دیتی ہین
دل صاف نہین ہے۔ طرفہ تماشا ہی۔ صفا گال پر نظر پھسلتی ہی۔ دل اٹکتا ہے
تیر سے رُکنے پہ میرا دم رُکتا ہی۔ میرا جگر تیرے آب خنجر کا پیاسا ہے۔ تیرا

دشنہ میرے خونکا تشنہ ہی۔ ساقی مخمور تیرے دور مین سارے دیندار دیندار ہین
ابھی کیا خود فراموش ہون جو کسی بت فروش کے ہاتھ بکجاؤنگا۔ جان من لگاؤ
لپیٹ سے نہین کھتا۔ یقین مانئے لحد سے بھی اگر ہم آغوش ہون تو تمھارے
ہی آغوش کے دہوکے مین لپٹونگا۔ شکرین لب چبا چبا کے نبات کرو۔ اہل صفا سے
بہ صفائی دل بات کرو۔ جن قل آعوذ ئے نے تمہین یہ شر سکھلایا۔ اُسپر تین حرف
سے کہکے بلا اخلاص فاتحہ پڑہیئے۔ مجھپر خاک ڈالئے تمھاری آتش مزاجی سے سمندر
پانی پانی۔ سر مہر پیسے ہوا کا دم سرد ہوا جاتا ہے۔ جن سے دانت کاٹی روٹی تھی۔
اُنسے ترش روئی کرکے دانت کھٹے کرتے ہو چرب زبانوں کے کہنے پر تلخ گفتار یسے
لقمان کو لقمہ دیتے ہو۔ آو اللہ چھوٹا منھ بڑا نوالہ) کی پھبتی اب تو تمپر خوب پھبتی ہے
ہر چند تم میری دیت کے دیندار ہو۔ دعوے کے جوابدار تھے بارے جب چشم مروت
نے مجھے دعوی کرنے نہ دیا۔ تو آپ خواہی نخواہی اپنی زبان سے کیون گنہگار
بن بیٹھے ہو اور شاخ گل تمھارے گلعذار کا صدقہ اس پژمردہ دلکو اپنے گلے کا
باسی ہار بھیجدو تو تن بیجان مین جان تازہ آجائے۔ پھولون کی فاتحہ کی
ارمان نکل جائے۔

ایک محب کے نام نامہ

آپکی بھیجی ہوئی معطر پھولون کی عطر بیز سے دل پھولے نہین سماتا ہے۔ کیوڑہ ناگن سی

چوٹیلے چوٹیلی طبیعت کو اجگر بنکر ڈس رہا ہے۔ گل چمپا نے آنکھون مین سرسون پھولا دیا ہے برگ گل لب لعل کا شگوفہ دلا کے گل کھلاتا ہے۔ آپ نے اپنے اُترے ہار کو میرے گلے کا ہار کیا ہے مصرع سب عنایات پر یہ طرہ ہے ؛ بار سے بستر کے مرجھائے پھولونکو گل تر سے باہم کرنا تمھارا۔ پژمردہ دل کو پائمال کر رہا ہے۔ او شاخ گل پردہ سے چھیڑ چھاڑ نا کے سبب حجاب نہ سہی پردۂ دل چیر کے پردۂ چشم مین تو آ گئے۔

بنام حکیم محمد ظہیرالدین صاحب ڈاکٹر اعلیحضرت نظام

مین تو بھر اسی بیٹھا تھا۔ تیسرا آدمی نہ بیچ بیٹھے بجھائے کہ اُٹھا شیشہ خالی ہے بھر کیا یہان تو اُلٹا طالب دعا کا مطلوب بن بیٹھا۔ الہی گلہ تجھسے کرون یا حکیم جی سے ہیہات قرابے لنڈھک گئے دقوف سرک گئے۔ بار حرارت کی باری تجاوز نہین کرتی۔ آیا مین برہان آیا اور یون ٹھنڈی سنا گیا مصرع خود مسیحا آپ ہی بیمار ہے ہاتب تو شکوہ کیا شکایت ہی نہ رہی۔ نوکر دوڑے گئے بھاگے آئے۔ ماماہوا پر آئی پر وہان کیسکے کان پہ جون نہ رینگے۔ کہئے تو بے کہے کیسے جانین کہ آپ کیسے مین آپنے مالن کو شگوفے دیکے وہ گل کھلائے کہ غنچۂ دل پژمردہ ہو گیا۔ بوئے گل کی طرح چہرہ کا رنگ اُڑ گیا کرتے تھے وہ اُلٹی گنگا بہائی کہ سارا ماجرا دریا بُرد ہو گیا۔ للہ آپ سنبھلیے ہمین سنبھالیے۔ درست ہو جیے ہمین تندرست کیجیے۔ کہون کیا دست اجابت کے بعد دست لا رہا ہے۔

ایضاً

خدا کے شکر کے بعد آپکا شکریہ ادا ہو نہین سکتا - ناگزیر دعا کو موودی کرتا ہون - آپ کی
دعا سے دوا کی نوبت نہ آئی - امتناع غذا کی تدبیر موافقِ تقدیر آئی - روزے کا
افطار باعث افطارِ روزہ نہ ہوا - سُنئے آپکے کہنے سے فطور کو موجب فتور
جانکے نہ کھایا - سحور کو مُرغ سحر کے بولنے پر دہو کہ کھایا - (الحمد للہ
نعمایہ) آج طبیعت سنبھلی مین سنبھلا - عشا کے بعد عشا کو اتنے شکم پور کھایا کہ شکم پُر
ہو گیا - دم کے مرغ سے پیٹ دمامہ بنگیا - سحری کی کیفیت دم صبح لکھونگا -

ایضاً

کہئے تو کیا یہ کہون کہ اللہ صاحب کے لااُبالی پن نے مجکو متلوّن بنا دیا ہے - کل
سلطان پادشاہ کی عافیت کا لکھنا آج شکایت کرنا غالباً آپ کو متعجب کریگا شب مین
وُہ حرارتسے حیران تھین - دنمین طپش سے ہم پریشان تھے - پرہیز کرتے کرتے
وہ نادیدون کی طرح ایسی ترس گئی ہین کہ جسکے سُننے سے آپکو ترس آئیگا جب
ہم لوگ کھانا کھاتے برفانی پانی پیتے ہین اونکی حسرت بھری نگاہونسے وہ یاس
ٹپکی پڑتی ہے کہ دیکھنے والونسے دیکھا نہین جاتا - آپ اصلاً سُنی سُنائی پر نجائیے
میرا کہنا مانئے - فی الحقیقت انکا کسل ہمین کسلمند کر رہا ہے - پہلی شب سے پچھلی مین کھانسی
زیادہ ہوتی ہے جس کا اوسط سابق سے مضاعف ہے - دوا مع دعا ارسال فرمائیے
تاکہ ارسالی ہاتوس کھانے مین آئین -

بنام مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم ضلع

مہربان نامے پہونچے مگر مین اُنکے مفہوم کو نہ پہونچا ۔ خط اول کا جواب آپکے سہو مین
میرے صحو سے جو رہ گیا اولی ہوا ۔ رہا دوسرا جس مین خود کا آنا بیخود کا نہ رہنا آپنے
از دیاد مودت ۔ میری کم مروتی جتلائی ہی ۔ فی الواقع خلاف واقعہ ہے ۔ آپھر بان
دل محبت منزل کہین جہان نما کے بھول بھلیان تو نہین جہان بھلاپے کا دخل ہو گو
صداقت مین گویائی زیادہ گوئی ہے تاہم تصدیق کے لئے آپکے لفافہ کی سرنوشت
ملفوف ہی بارک اللہ آپکا کیا کہنا مشتاق کے اشتیاق مین ایسے محو ہوئے کہ
مسمی کے اسم تک کو محو کر دے میان ممتاز سلمہ اللہ کا آنا جا میرا اشتیاق کا رہ جانا
محل حیرت نہین مقام حسرت ہی دوئی مین مہمان و میزبان ہوگا ۔ مہمانی میزبانی
ہوگی ۔ وحدت مین خانہ واحد ہوتا ہی کوئی اپنا آپ شاکر و مشکور ہوتا ہے ۔
ضلع مین اپنی اناؤ لاغیری پر آپ کو گھی کے چراغ جلانا سزاوار ہو ہمین تو
سمت مین انت ولاغیرک کی لو لگی ہے جسکر عنقریب ہم آپ کو دوہری مبارک باد
دینگے والسلام ۔ ہمن کی برہمن جانے رب کی علی ۔

ایضاً

التواے جواب کو آپ میری خود فراموشی پر محمول کیجئے دوست فراموشی پر حمل نہ کیجئے ۔ وجہ کیا
احباب حباب بحر سراب نہین ہین جو ہوا سکا دہوکا ہو ۔ یہان ہوا برباد ۔ داد خداداد ہے

(آپکا یہ بیان کہ عافیت گوئی و خیریت جوئی مین سکوت موجب ضرر ہے) ہان لابد و مضر ہے مگر سکون میرا بوجہ دیگر ہے۔ دل سمندر نہین حوض کوثر ہے۔ ادہر کے بانیکی حرکت ادہر پُر اثر ہے خالی خولی رسایل موثر ہے نہ موثر ہے۔

ایضاً

مدت گذری نامہ بر ائے نامہ نہ پیام۔ نے سلام آیا۔ ہیہات شعار اسلام سے گذر کے اگر بجائے سلام سام ہی کہلاتے۔ ہم سمجھتے دل کو سمجھاتے۔ جو دوست جانی تھے اب دشمن جان ہین۔ قسمت کے مارے سید قاسم آپ تک پہونچتے ہین۔ آپ انہین محروم القسمت نہ ٹہرایئے۔ قسیم النار والجنۃ کی سلسلہ والا کا پاس کیجئے برا نہ مانئے جٹ والیکے والہ نہ بنئے۔ گیسوں والیکی ولا اولی جانئے۔

ایضاً

جانے بھی دیجئے۔ جہا گلو کی والپسی سے مکدر نہ ہوجیئے۔ صافی مشربون کا سرد مہری گرماگرم فقرہ لکہدینا ہی دل ٹہنڈا کر دیتا ہی۔ خلوص مین عذر و معذرت فضول سمجہا جاتا ہی۔ مولوی مشتاق حسین صاحب نے آپ کو بحر خواجہ بنایا ہی مین مجبور انکہین مدد گار ساقی کوثر کہتا ہشتی بناتا ہون۔ آپکا ٹال کے سبیل یون نکالنا کہ رندون کی دست بدست آیندہ کے دوش بدوش آج بہیجا ہی روز فردا تک یاد رہیگا مین ارسال کتاب سے درگذرا۔ بارے ایصال رسالہ کی رسید تو بہیجی ہوتی۔ مگر واہ رے

اوستاد مانتا ہون - اس بخبری مین کیسی کچھہ بیخبری خبرداری کی ہے - اگر یہ سمجھون
کہ آپ کو جھوٹ کی عادت نہین - سچ کہکے رنج دینے کی علت نہین - ہواکرے
ہم تو مدح و ذم کو مدغم کئے ہوئے ہین نہ کسیکی ثنا سے ریشہ خطمی بنتے ہین نہ مذمت سے
صورت تسفالو سنگرٹے کے رنگ بدلتے نہ بہرہ ہوتے ہین - رب ّطکے آدمی تو ہے ہی
نہین جو کشش وکوشش سے کسیکے کہیتین یا ٹرہین - تجربہ حاصل ہونیکے بعد اب خدانخواستہ
مجھسے بھلا بے احتیاطی کا ہیکو ہونے لگی جو روغن قاض ملنے پر روغن بادام
ڈاک پر روانہ کرتا چشم بددور نورالعین کو نظر لگتی ہے وہان پہونچنے پر ضرور تیل
مالش اترواکیے -

جناب نواب سر خورشید جاہ امیر کبیر کے نام نیاز نامہ

رقعۂ دعوت جلسہ نے صادر ہوکر افتخار یاد فرمائی بخشا - اللہ جلشانہ نے جیسی نواب
خورشید الملک کی شادی میمنت آبادی حضرت کے ظل عاطفت مین کرائی - ویسی
ہی نواب شمس الملک کی بھی آپکے سایۂ عواطف مین کرائے - موصوفین کے جلوے
جناب عالی کے جلو ریز ہین کئی سال سے نیازمند نے خانہ نشینی اختیار کرلی ہے
جتنے کہ آپ کی ہواخواہی کے سوا ہواخوری کو بہی نہین جاتا - گھر سے باہر تو کجا آپسے
باہر نہین ہوتا - اسلئے غیر حاضری کو بندے کی عین حضوری تصور فرمائیے گا -
باین خیال کہ حاضر و غائب حضرت ہی کا ثناخوان ہون - حاسد کا ستارہ ذرے سے

تھا اور جاہ و جاہی بلند رہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

آپنے شادی کا جوڑہ جو بھیجا ہے بہ مقتضائے سن گو جوڑہ ہے تاہم خوشی سے پھولے نہین سماتا
جامے سے باہر ہوا جاتا ہون۔ کیا بتلاؤن شادیانے سے میری کیا نوبت ہے کوئی میرے
دلسے پوچھے میری آنکھوں نے جلوے دیکھے کہ مین کیا دیکھ رہا ہون۔ اللہ جل شانہ
اس سعید شادی کو قران السعدین و باعث شادمانی نشائتین کرے۔ جنابمین فرمائیے
تو کیا میری عمر مقتضی ہے کہ رنگین و پرتکلف جوڑہ پہنون۔ گلابی جاڑون کے لحاظ سے
صرف گلابی دستار ہی ضریب تھی لیکن بسر و چشم سر پر رکھ لیتا۔

ایضاً۔ شادی کا تہنیت نامہ

شعر: کسی خورشید رو کو جذب دل آج کھینچا ہے کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنی گلستان کا
اٹھو ہوا چلی فجر کو صبح عید شب کو شب برات کہنا زیبا ہے۔ اب تو شب لایق
قدر ہے۔ نور کے جلوے مین شادی کا ظہور رہے۔ جلوت مین خلوت کا مزہ خلوت مین
جلوت کا لطف آرہا ہے۔ خیر اندیش نسیم سحری کیطرح آتے۔ بادبہاری کی روش جاتے ہین
ہوا خواہ بداندیشون کو ہوا بتاتے ہین۔ گل مسرت سے کھلے جاتے پھول پھولے نہین
سماتے۔ شجر ثمر مراد سے پھلتے۔ شاخین جھومتی بار آوری سے سجدہ شکر مین
سر جھکاتے ہین۔ سبزہ۔ نشہ کیفیت سے سرشار ہے باغ۔ باغ باغ۔ چمن نہال

نسخل نونہال ہے۔ لالہ کو بسنت کی خبر ہی نہ تھی اگر ہوتی نافرمانی سے یون داغ برداغ کھاتا نہ زہر کھاکے خون اُگلتا۔ زرد جوڑے چمپا کی آنکھو نمین سرسون پھلا رہے ہین گلابی جوڑے حاسدونکی نگاہ مین گلنار ہوکے آتش لگا رہے ہین خُمِ تمنا جوشمین اُبلتا۔ فوارۂ دل سرورسے اُچھلتا ہی۔ دوست رنگ مین ڈوبکے خوشی مین اُبھر رہے ہین۔ دشمن عرقِ انفعال مین غرق ہورہے ہین۔ مشتری وزہرہ کو برسونمین اک آن قرآن ہوتا ہی۔ یہان آفتاب سے مہتاب قرنون قرین رہتا ہی۔ یہ اجتماع طرفہ اعجاز ہے کہ ایک دوسرے کے محاذی رخشان ودرخشان ہے آپ کو اِس شادی سے شادمانی کہتا اپنے کو متخلص بہ بشاد کرتا ہون۔ آپکے سر سہرہ رہے حاسد بداختر نچھاور رہے۔

بنام محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر متعینہ محل اعلیحضرت

طبیعت کو مزاج سے اتنی شکایت نہین ہے جتنا مزاجدان سے شکوہ۔ سر کا سودا۔ سہرِ تپ سوداوی ہے تب ہی تو معالجہ سودمند نہین ہوتا۔ بادرد کا کام کمپونڈر بہیدہ ناکام سے نہ لیجئے۔ آپ شیشہ کو شیشۂ انگشہ نہ سمجھئے اپنے ہاتھ سے دوا زبان سے دعا دیجئے۔ قطِ قلم محرّف تھا مضمونِ خط منحرف ہی ہے مجھے علاج سے انحراف والقط نہین ہے والسلام۔

ایضاً

کل صبح سے خفیف سا درد سر تھا۔ میں نے سمجھا مصرع جو سر کہتا ہے وہ درد سر کہتا ہے۔
شاید ایسے ہی وجوہ سے ہوگا۔ مگر بعد نماز مغرب بخار کی حرارت پائی گئی۔ تب سمجھا کہ
یہ درد عارضی ہے۔ نہ وہ سر دردی ہے جو انسانوں کو ہمیشہ رہا کرتی ہے۔ صبح کو
جو بیدار ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں گلے پھولے ہوئے ہیں لہذا اُنکو خلاصی کی تدبیر کر رہا ہوں مگر ہنوز
سرگردان ہوں اے بار الٰہ میں نے تو کبھی زمانہ کا گلہ کیا ہے نہ لب گستائی کی پھر زمانے نے
میرا کیوں گلا دبایا ہے۔ اسمیں خیر ہے کہ زمانہ مجھسے منھ چھپائے ہوئے ہے ورنہ ضرور منھ
کی کھاتا۔ باقی کیفیت ملازم کی زبانی آپ کو معلوم ہوگی طبیعت کا بات بات میں
بگڑنا یقیناً کمزوری کی بات ہے ورنہ بہتیرے سرد و گرم زمانہ گذر سے بار قوت نے
یوں سرشہری نہ کی تھی جیسا کہ اب کر رہی ہے۔ تھا ملازم کے ہاتھ دوا نہ بھیجئے کہیں
غارتگر جان دمان دغا نہ دیجائیں فلہذا مع مدرقہ دعا لطف فرمائیے زیادہ زیادہ۔

ایضاً

شعرا نے بہت کچھ بندش۔ تغافل شعاری پر باندھی ہے لیکن آپکی سہل انکاری پر جو
باندی تو بندھی ہے وہ تھوڑی ہے۔ عزیزی زین العابدین حسب عادت آئے مگر دیر کرکے
صورت اُتری حرارت چڑھی۔ طبیعت نڈھال جسکے دیکھنے سے ملال کھیا خود میرا
چہرہ اُتر گیا۔ عند الدریافت کہتے ہیں کہ کل سے میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے مزاج بالکل بے
وہ تو بچے ہیں ہوا نے کیا کہنا آپسے پوچھتا ہوں۔ مانا وہ نہوں نے آپسے اپنی کیفیت نہیں کہی

نہ سہی آپ ڈاکٹر ہیں یونانی طبیب نہیں ہیں جو محتاج بیان ہوں علالت ظاہری ہے ڈاکٹر۔ نباضی کا کب حصاری ہے۔ اب آپکے بیمار دنکو موقع شکایت باقی نہ رہا اگر نہو رہا کرے اب میری طبیعت چندان ناخوش نہیں ہے تاہم شب کو بینے نزکاریون کے سالن احتیاطاً نہ کھاکے صرف دم کا دوپیازہ اور کمرک کی ناخورش کھائی صبح جو ہوئی تو بادی وریاح سے پیٹ مثل تو ندرمل کی توند کے پھولا ہوا یا کمر کی گیند بنا ہوا ہے اور قوم عاد پر جیسی باد مخالف کھلے بند چلی تھی۔ ویسی ہی ہوا بند رہی ہے۔ مین گھبرایا الٰہی کمرک کہیں آن متی بہا متی کا پھل تو نہ تھا جو یون ثمرہ پھل رہا ہے۔ پیٹ پھول آیا ہے یا یہ کہ ہمارے آدمی نے بھولے چوکے کسی قوم عاد کے شخص سے کمرک تو نہیں لیا ہے جو بادی طوفان کی تیزی مجھکو گھیرے ہوئے ہے۔ بارے خیر گذری دعا مستجاب ہوئی ملیّن اجابت ہوئی کیونکہ ملایم طبیعت تھی۔ اگر آپ اجازت دین تو کل مسہل لیتا ہوں جس سے سر دست دو چار دست سہل سے ہون تو مزاج صاف ہو جائے۔

ایضاً

صبح جب بیدار ہوتا ہوں منھ تلخ ذائقہ کڑوا پاتا ہوں۔ مزہ یہ کہ میں کوئی کڑوی کسیلی اشیا رکھاتا پیتا بھی نہیں اغلب آپ اسکو تلخ کامی یا تلخی روزگار تصور فرماوینگے اعضا شکنی کو کسیکی خاطر شکنی کا وبال۔ ہاتھ پیر کی کشش کو جذب توجہ دلدار کا خیال کرینگے نہیں ہرگز نہیں۔ آپ وقت کی نبض دیکھیے تا کہ موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ موسمی

خلاف آب و ہوا کا اختلاف مخوف نہین طبیعت مخالف کا خوف ہے - بالضرور مجھے کونئین کھلا کے آپ کونین مین اچھے رہیئے -

ایضاً

عجیب واقعہ ہے بخت بدبختی سے اتفاق کر جاتا ہے - کھانے پر سیتا پھل سے مڈبھیڑ ہوئی - چار چشم ہونا ہی تہا دل اوس کا گاہک ہوگیا - اوس سبزہ رنگ کی سرخی کی آنکھین ہیر دیدون مین گھپ گئین طبیعت ہاتہ سے جاتی رہی منھ لگاتے ہی ایسی گلوگیر ہوئی جسکے بیان مین لب بند ہین - نوبت باینجا رسید جیسون کے سفید گال کی صورت چوستے چوستے سیاہی نمودار ہونے لگی آپ جانئے فقط سیتا کے نام کا اثر کچھہ تو ہونا ہی چاہیئے - پس ثمرہ یہ ملا مروڑا اور درد ہونے لگا - رہ رہکے طبیعت مین آتا تہا کہ اے کاش سیتا نہ ہوئی ورنہ ایسے رام پھل کھلایا ہوتا کہ منھ سے اگل پڑتی - شیرینی اسکی بارد المزاج ہے تو سردی سے حرارت لائی ہوتی - محرور المزاج سے کچھہ چل نہ سکی تو بیدردی سے کڑوہٹین لینے لگی یا یہ کہ فصل کے مغز مین گرمی چڑھ گئی جو یون پیٹ سے پاؤن نکالی ہے - سیتا کی پھل کو بار پستان سے مشابہت ہے کہ زلفون سے مناسبت جو ایسے زہر اگلنے لگے - اگر سیتا کے کاکل مین میرا دل سنبل کیطرح اولجھا ہوتا تو عشق پیچ کیطرح پیچ و تاب زیبا تہا - ہیئے واہ کیا خوب (مارون گھٹنا پھوٹے آنکھہ) کی ضرب المثل سچ مچھہ ہوئی -

ایضاً

گو شیرین گفتار کا خواہان درد کو میٹھا سمجھکے مزے لیتا ہی۔ زلف گرہ گیر کا بند ہوا اوسکی
گانٹھ کا ہوتا ہی۔ بارے بوجہ تاکے پیچ و تاب سہون۔ زرد رو موسم صحت کا خون
اپنی صورت کا غازہ کئے ہوئے ہی۔ امتزاج فصلین سے فصلی میوہ تک محل معدہ ہوگیا ہی
آم کی شاخ شاق کیسی باعث تلخ کامی ہوئی ہے۔ تسپر حلوائے انبۂ خام کے کھانے کو
دلیل پختہ مغزی سمجھے کہ خام خیالی۔ الحاصل دوا ختم ہوئی مگر شکایت کا خاتمہ نہ ہوا اس
تشخص کی تشخیص کے لئے تشریف لائے کہین ایسا نہ ہو آوجاؤ مین عالم بالا کو میرے چل چلاؤ
کی ٹھہر جائے۔

بسمل کیجانب سے قاتل کے نام

اخاہ آپ آتے ہین آئیے آئیے تب ہی تو یہ ٹھاٹھ ہین نشہ سے آنکھین چڑھی ہوئین
ناتوانی سے نگاہین ڈھلی ہوئین۔ دیدون مین لال لال ڈورے پڑے ہوئے۔
سرمہ آنکھونمین دئے ہوئے۔ تیور بدلی ہوئی۔ سینہ تانے ہوئے۔ بند قبا کھلے
ہوئے۔ زلفین بکھری ہوئین۔ ہاتھونمین مہندی لگی ہوئی۔ تیغہ تولے ہوئے۔
بیخودی سے چلے ہوئے چشم بد دور مست و مستانہ چلے آتے ہین۔ آپ کیا آئے قالب بیجان
مین جان آئی۔ مگر قلب کو ڈھونڈتا ہون شاید وہ تو پامال ہوکے رہ مین رہ گیا۔ ورنہ
آپکے مصرع کے جواب مین (ہر ایک سے یون دلکا لگانا نہین اچھا) حسرت بھرے دلکو بھیجتا

تا کہ آپ تیرِ نگاہ خنجرِ مژگان تیغِ ابرو سے گھایل کر کے خود ہی دیکھہ لین کہ کیا ہے۔ کیونکہ
یہ دلِ ناچیز کوئی چیز نہین جسکی حقیقت باتون مین سناؤن **شعر** دل ہی اوسکا جانتا ہی
جسپہ گذرا ہی یہ حال ٭ عشق کا صدمہ زبانون سے بیان ہوتا نہین ٭ مین تو آپکے پیارے
نام بانکی ادا و نیز شنیدہ لٹو تھا ہی بارے نامِ خدا نامے کے مشاہدے نے مجکو اور شیدا کر دیا ہے
جب خطِ پیشانی دیکھونگا خدا جانے کیا کچھ دیکھونگا ہاے رے شیرین زبانی واہ رے خوش بیانی۔
کیا ہی نوک جھونک کے فقرے ہین خطا معاف بیتابی سے بظاہر خط کے بوسے نہین لے رہا ہون
دستِ نگارین کو چوم رہا ہون آپنے لکھا ہے۔ پہلے دردِ سر تھا اب دردِ سری ہے۔
اے ہے آپ تو **مصرع** صندل کو بھی گھستے ہوے بڑی دردِ سری سے ٭ اور بیدردہم درد کو
ٹھٹھا جانتے مین۔ تم دردِ سر جانتے ہو۔ اچھا صاحب ہم دعا دیتے ہین تم آمین کہو۔ خدایا
پیارے صاحب کو میری ہمدردی کے سوا دوسرا درد میسر نہ ہو۔ تمھین اسیکے محبت کا واسطہ
ہے۔ ذری میری حالتِ منتظرہ پر بھی نظر ڈالنا۔ آپکا دردِ سر تعویذ سے گیا۔ اور میرا سر
آپکے سودے مین جو گیا اسکا بھی کوئی علاج کیجیے گا کہ نہین۔ کیا خوب آپ اور میری خیریت
پرسی کرین۔ آپکی بلا جانے کہ دردِ دل کیا آزار ہے۔ تمنے گرما گرم فقرون مین یہ کیا
ٹھنڈی سنائی کہ (ایامِ نیاز تو گذرے پر آپ ناز سے نہ در گذرے) اجی صاحب بارہ وفات
کے دن گذرے گذرا کرین ہمارے مین تو گذرا نہین۔ یہ آپ کو خبر ہی نہین جو ہینے درگاہ مین
چلے باندھے ہین۔ ہاتو نین محبت کی زنجیر پیر مین الفت کی بیڑی ڈالی ہے مجھے منت

کیجئے جاطر آئے تا کہ منت ادا ہو۔ اے ہے میرے لتنے پوچھنے پر کہ (پڑھنا بھی
آتا ہے) کیون بن بن کے بگڑی جاتی ہو۔ سُنیے تو بات یہ تھی مطلب یون تھا کہ
کیا میرے خطِ تقدیر کو بھی پڑھ سکتی ہو معلوم ہوا کہ پڑھتے ہو تو اب (جھینپنے کی
سند نہین) بس آئیے اور پڑھ جائیے۔

مولوی عبد القادر صاحب بہادر صوبہ دار شرقی کے نام

ہر چند دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ بس جو شخص لیجاتا اور چھوڑ جاتا ہے وہی
ایک نیکنامی ہے جس پر خوش نصیب لوگ مرے ہوئے ہین۔ منتظر ہین کہ جہانتک
ہوسکے دل افگار کے مرہم مبتلائے افکار کے باعثِ مراحم بنین۔ اہلِ بصر کے
نورِ بصیرت کے منظور نہین غور سے دیکھو تو یہ گنج شایگان ہے ورنہ زندگی لاحاصل
و رائیگان ہے۔ مجھکو رستم علی خانصاحب مددگار جنرل انسپکٹر پولیس کی روح لاچار
کر رہی ہے۔ مین آپکو چار و نا چار مجبور کرتا ہون تا کہ آپ انکی فرزند امام علیخان منصبدار
کی حالتِ زار پر رحم کرین۔ چونکہ محمد یوسف مددگار مہتمم آب پاشی جو مربازار مردم آزاری
کے ہاتھون بکا ہوا ہی چاہتا ہے ناحق مرمت کی مٹی خراب کرکے اسکو رسوا کرے
یا اس کا سودا ہی جو ایسے چلن سے اپنی قدر و قیمت بڑھاتا ہو اور نہین جانتا کہ
یہ گرم بازاری سبکی کا عوض لائیگی۔ اے عزیز الوجود تم حاکم اعلٰے ضلع کے ہو تمہاری
توجہ سے یہ معاملہ جسنے زندانِ تردد و زیر سندانِ تفکر کر رکھا ہے ایک چشم زدن

مین طے ہو جائیگا یعنے مسٹر ڈلی مہتمم آبپاشی ضلع خواب غفلت سے بیدار- ایسیکے خیال
سے بیزار ہو جائیگا- یاد رہے میرے کہنے کو خواب پریشان تصور کرکے برعکس
تعبیر نہ کیجئے گا- مرحوم میرے قدیم دوست تھے اور اونکے فرزند محب ہین-

ایضاً

شعر بسکہ پیمودیم راہ انتظار ٭ آبلہ افتاد در پائے نظر ٭ عید کے
آنے کا وعدہ نوید نہ ہوا و عید ہوا آپ نہ تھے- تو اب حالت منتظرہ مین تھے
لہذا اب کچھ ہونے پر کچھہ نہ ہوا- اگر عید اپنے ہی گھر منانا تھا تو چلتے چلاتے
ملجاتے تو تھا- گو ارمان رہ جاتے- گلہ نکل جاتا- بہرکیف خدا تمھین بیسیون جشن
نوروزی نصیب کرے- اقربائے بعیدہ تک اقف ہین مجکو تمسے لاقارب کالعقارب
کا واسطہ نہین ہر قرابت قریبہ ہے- اسلئے مولوی میر محمد علیصاحب منصبدار اپنے
برادر نسبتی محمد حنیف سررشتہ دار کے واسطے برابری مجھسے ملتجی- آپسے التجا کرتے ہین
للہ آپ اونکے حال زار پر توجہ کیجئے- حکم منسوخی تبادلہ کو حکماً ناسخ کردیجئے- یہ چند
یہ رشتہ سے دور ہین- مگر سررشتہ مین ہین- درحضور ہین- نواب لشکر جنگ تعلقدار
کو اسکی خبر نہین ورنہ بیخبری مین لئے گئے ہوئے تبدل کو متبدل نہ کرتے- الحاصل
آپ تجویز اول پر نظر ثانی کرکے تفضل مبذول کیجئے- ہان انہین متبدل کیجئے-

مرا قصہ محال عادی نہین زیادہ کوئی کام عادی نہین- ..

بنام مولوی حسن الدین صاحب عرف حسینی پاشا مشائخ

وقت جو دستگیر نہ ہوا۔ قلم پایۂ ہیچ میں کیطرح بیدست و پائی سے چل نہ سکا۔ سچ تو یون ہے
سرنوشت تقدیر کے آگے کسی تعلیق کی چلی۔ جو شکستہ خاطر کی تدبیر چلتی۔ خانۂ
خمار میں کسیکی چلتی چلاتی نہیں بس ساغر ہی چلتا ہے اور ہم چلون میں تلوار چلتی ہے

سے اسکی گلی میں ہم نہ چلیں اور وہ صبا چلے ۔ یون ہی خدا جو چاہے تو بندیکا کیا چلے

ہمنے آپکے سوال کے جواب میں بہتیرا غور کیا۔ بارے وہی ڈاک کے تین نشان
وصول کاغذ زر کا پتہ نہیں ملتا۔ نوٹ بک میں بھی تلاش کیا۔ ولیکن
سراغ نہیں لگتا۔ بدیہی بات یہ ہے کہ ید قدرت میں گو سب کچھ ہے پر دو
وہی ہاتھ ہیں۔ ایک قدر۔ دوسرا قضا۔ جب قدر سے یاس ہو تو قضا سے
قضا کی آس رکھتی خواص کا کیون شیوۂ خاص نہ ہو۔ آپ مایوس نہون ہرگاہ
بسمع فیض کافر کی التجا و پکار سنتا ہی تو مومن ملتجی کی حالت زار کو ہر آئینہ دیکھتا ہے
ساقی کوثر کی قسم آپکے جو احباب ہیں محض سراب ہیں۔ شگوفۂ آب تک نہیں ہیں
اونکا گل کھلانا بھولی ہی گنڈیا نا بحر مواج بنکر موجیں لینا شگفت نہیں گل دیگر
شگفت ہے۔ والسلام

آشنا کے جبر سے ایک جابر نا آشنا کے نام

اے ستمگر آشنا تو ستم نہ کر۔ ارے نڈر مجھسے نہ سہی خدا سے تو ڈر۔ مثل ہے ایک

وہ خوش گذرے۔ ہمارے عشق سے اگر تو درگذرا تو بارے کوچۂ عشاق سے تو نہ گذر
او دلربا تیرا یہ کھنا آنکھ لگا کے آنکھیں چرانا ہمین آتا نہین۔ حیا کے سے شرمساری ہے
ارے واللہ یہ تو محض سخن سازی نری عیاری ہے اوسپر کیا ستم ہے تمنے یہ جانا تمھارا
اُٹھ تکا میلہ جانا نہان ہے اور اوسکی مجھے خبر نہین۔ کیون نہین۔ بس بیٹھو بھی بہت دنکی نہ لو
پری کیطرح اُڑو نہ پر کے کوّے اُڑاو۔ خلقت اُڑتے کے گنّے والی ہے۔
مانا تم پری سہی۔ مین پرایا تو نہین۔ او بُت طناز اگر تمھین اپنے حُسن و انداز
پر ناز ہے۔ تو ہمین بھی اپنی نیاز پر ناز ہے **شعر**۔ دیکھ آئینہ جو کھتا ہے کہ
اللہ رے مین ؛ اسکا مین دیکھنے والا ہون ولا واہ رے مین ؛ تقصیر معاف
یوم الحساب بھی آپکے کوئی شمار وحساب مین ہے کہ نہین۔ کہئیے تو میرا آپکا
خدا کے آگے جب سامنا اور حساب ہوگا۔ اس جور وستم کا کیا جواب ہوگا۔
گو آپ منکر کیون نہ ہون مگر نکیرین تو انکار کر نہین سکتے۔ ہر چند تمہاری باندہ نو لینے
خلق پر جفائین کھلتی ہین نہ ظاہر ہوتین تو کیا خالق مشکل کشا پر بھی اظہر نہ ہونگی
دیکھئیے یہ ساری لنترانیان ادہوری رہ جائینگی وقت لنترانی کھتا ہوا گذر جائیگا
تب اپنی کردار ور رفتار سے پچتاؤ گے جس کا کوئی مفاد نہ ہوگا۔

نواب محمد عسکری خان بہادر کے نام نامہ

تمہارے پریشان کن خط نے مجھ پریشان خاطر کو سخت منتشر کیا۔ الحق میرے تمھارے

انتشار کو قادر ذوالجلال کے سوا کس مین قدرت ہے جو رفع دفع کرے میری
مجبوریان مجھکو جیسا مجبور کر رکھی ہین تمسے نہان نہین - عیان محتاج بیان نہین اگر انگریز
کی یورش خود درماندہ کی سی حالت نہ ہو جاتی تو تمھارے اُڑے رنگ پر لکھوٹہ
جمانیکی کیا نوبت آتی - ہرگز نہین اصلا نہین - اس مرضکی دارو - دوا و دعا ہے
یہان پہلے ہی سے مدعا مین بندگی بیچارگی ہے - رہا دیو کی ناک دیو کو چڑھانی
نکوبینی کی علاوہ دوربینی سے بعید ہے - مزیدش ناتوان بینی و کوتاہ اندیشی
تشویش مزید ہے - بحمد اللہ فتح خان مجذوب کا تم سے کہنا (مصیبت ہمنے لے لی
تم بیفکر رہو) فتح نواز سے شادیانے بجوانیکے لایق ہے - پھر یہ کیون تمہین تردد
لاحق ہے - بالفرض بمقتضائے بشری کچھ تفکر ہو تو حسینی یا شہنا صاحب منجم کے کہنے کے
مطابق مقام مجوزہ مین مقیم ہو کر چلے کھچواؤ - چھلے بند ہواؤ - روایات دلائل
میری نسبت جو تمھارا تصور ہے وہ تو محض خیال و حسن ظن ہے ورنہ عارف بخود عارف
قدغن ہے تمھارے چل چلاؤ مین - مین بے ساختہ کہ اٹھا تھا کہ اس سفر در وطن کا
کوچ بلا تعین ہے ~ لاگ بُری لگاؤ برا ہے چین گیا آرام گیا ؛ دلکا جانا ٹھہر گیا ہے
صبح گیا یا شام گیا - آپکے حسب درخواست منجم صاحب دستور کو معذرت نامہ بھیجنا
متعذر ہے - اسلئے کہ انکی طلب بجد خواہش وقت طلب ہے ورنہ بنجا طر داشت تمھارے
انہین بلوالیتا - ملخص بیان یہ کہ از روئے درایت آپ اگر بہ روایت منجمان کاربند ہین تو

وہ کام کرو جو شرط عقل ہے یعنے پانچ سات منجم انتخابی مین سے منتخب کر کے اُنسے دور دور اندر
دورِ مریخ کے سات برس کے احکام روزانہ لکھوانے جائین - تاکہ حیف کہ ہیئت شناسان دولت
مین ایک بھی ایسا انجم شناس نہین ہے جسکے تعین و معین کے بموجب ساعت و روز
و ماہ مین بلاتفاوت خیر و شر ظہور مین آئے - چنانچہ گذشتہ حوادث اسکے شاہد
پاستانی تجربہ مشہور ہے - لہذا میری دانست مین اِن انجانون پہ سمجھدار کا بھروسہ
کرنا دانستہ بے سمجھی ہے - لاشے پر شے کا گمان کرنا ذی بصیرتون کے نزدیک
نری بے بصری ہے -

جناب وزارت مآب سر نواب وقار الامرا مدار المہام سرکار عالی کے نام

نیاز نامہ

حضرت کلاث ہوم مین یہ تفضلات مربیانہ بندہ زادے کے مکرر و سہ کرر جب
غیر حاضری جان نثار استفسار فرمانا کیا ہوا بمقدار اسکا واسطہ افتخار ہوا - الحق
شکریہ کے لئے منہ کہان ہے جو خاکسار الفاظ ثنایان شکر زبان پر لائے - باوجود
عدم حضوری لسان قلم تک آگئے - تاہم مرزا رزاق علی بیگ صاحب بہادر اڈیکانگ
سے کہہ دیا تھا کہ حسب روز ملازم کو سواری خود بدولت باشوکت و شان - صاحب
عالیشان کے یہان بادبہاری کی روشن جار ہی تھی - باڈی گارڈ گرد کے ماتحت
پیچھے رہ گیا تھا تیر بندے کی بگی صرصر کیطرح جو گذر رہی تھی - اوسکو لگو اکہ محرومی کھچ

ایسے گھیرے ہوئے تھا۔ جس سے بندہ سرتاسر محو بے بصری ہو گیا تھا۔ لہذا
بلحاظ ندامت اس پا بہ گل کا سر شرمساری سے اُٹھ سکتا نہ خفت نقش پا کے مثال
سکتی نہ ہمت جرأت کر کے قدم سمت دار الامارۃ بڑھا سکتی ہے تا کہ آنکہ خدام
عالیمقام براہ نوازش عفو قصور نہ فرمائین۔

بنام منشی شیخ رحمت علی عملدار عرف قاضی صاحب

تم جاگیر مین جو جاگیر ہوئے رعایا بیدلی سے دلگیر۔ زمیندار گوشہ گیر ہوئے
بھئے واہ عامل کیا ٹھیرے آقا تک کو معمول ٹھیرائے۔ تمسے توقع تحصیل سرکاری
تو لا حاصل ہوئی۔ بلکہ تمھارا وجود فی حد ذاتہ برآ خود مرہٹو نکا سا محصل ہوا۔
وہ مثل پورے ہوئے۔ پانچون گھی مین۔ سر کڑاہی مین۔ تم نے نیشکر کے محاصل کو
جٹ پیری الیا اوڑا لیا۔ جیسے جوا باز نے بازی بد کر گنے کی پور۔ اوڑا دیا۔ آپ پیرے
ہانکو شربت نبات جانکے نہ پی جائیے۔ سم کے گھونٹ جانئے۔ ظہیر ہو کے حکیم جی
کو زہر نہ کھلوائیے۔ ذرا سوچو تو جانوران چکاری کے ہراجی رقم کا بھولے چوکے
کبھی مندرج حساب نہ ہونا سزاوار محاسبہ ہر کہ تمہارے کھاتے مین ملا حساب ہے
قس ہذا بہتیرے ابواب ہین جنکو تمنے مد جمع سے نکالی کر کے خارج کر دیا ہے
عامل جی یہ بھول بھلیان تا بہ کے طشت از بام مین عاملانہ کارسازی بمنزلہ بد ہی
ہے عمل کا نامہ اعمال مین مندرج ہونا امر تقدیری ہے۔ کہیئے تو یہ ماجرا کیا ہے

فضول بہانہ اُلٹی گنگا بہانا ہے - مانا تم بڑے چالئے ہو مگر ایسی چالون سے کہین کاغذ کی ناؤ چلتی ہے - بالیقین چالیاں ین نہ چلیگا - چلتے چلاتے آخر جنجر جنجر چلیگا وجہ کیا - اب معاملہ بچو ڑ پر آ گیا ہے - گو آپ مفت کے قاضی تھے پر دیکھیے قاضی الحاجات کے آگے گو رکھ دہندکی جوابدہی مین کیسی گت بنی - گو بندہ کہتا تھا قاضی جی کیا ہین کشن جی کے روپ مین جنگل مین منگل مناتے - خیالی راجمین براجتے ہین - اندرونی حالات ناگفتہ بہ اخراجات بے اندازہ - اندازۂ عقل سے باہر ہین - ماہانا ماہوار قلیل مین مصارف کثیر دال دفاین کا اخراج یا دلیل استدراج ہین - ہرچند قاضی کو پرشس قاضی لازم ہے - بارے ملازم کو لازم ہے پس تنبہ کے بھی متنبہ نہ ہو گے کرداِ لایعنی سے باز نہ آوگے - تو بس حکماً مستحق حکم بازپرسی سمجھے جاؤ گے جس کا افسوس تمھین تا دم واپسین رہے گا -

بنام برادرم جناب محمد عظیم الدینخان صاحب بہادر تعلقدار

گو بادل کیطرح بھرا ہوا ہون - مگر ابر تصویر کے مانند برستا نہین - پر دلی سے ازل آگ کیون نہ برسائین - پر مین ہون کہ برس پڑتا نہین - اہل سابقہ چامین بجلیاں گرا مین بارے مین صاعقہ ہو کر گرتا نہین - لاگ سے لوگ لوکے لگاتے ہین - مین سرو چراغان کی روش جلتا ہون - برافروختہ ہو کر جلاتا نہین شعلہ رو کے ہاتھون داغ دل بیضا ہوتا ہے - دغیلو نکا دہبہ لگانا آتش افروز کا جگر جلانا اہل دل کا سودا ہوتا ہے

یہ ہیچمیرز ہے کس شمار مین۔ شیرانکے لیئے مین نہ دیئے مین۔ تاہم اشرار سے شرر آسا دم فرصت ندادند ؎ کہ آغاز ہرا انجام کردند ؎ الحق لسانون کے بیان و زبانسے کون بچا جو بیچا گرفتاران نکبت کے باندزنسے کو چھوٹا جو مین چھوٹتا۔ طوفان نوح علیہ السلام اہل ایمان کے لئے باعث سلامت و رحمت ہوا ہے۔ اہل طغیان کا طوفان اصحاب عرفان کیواسطے واسطۂ مغفرت و رحمت ہو رہا ہے۔ قصہ کوتاہ ہرگاہ بندۂ درگاہ نے بالوجہ ان زبان درازون سے رنجش نہ کی تو جناب عالی نے بلاوجہ اظہار رنج کیون کیا۔ جانے بھی دیجئے۔ خود رفتہ کی رفتار سے درگذر کیجئے۔ زر آب۔ زر آب بابا چھوڑا ہے نہ خانۂ غلامان چھوڑیگا۔ ذبح ہونے تک قرار نہ پکڑے گا۔ جب فتنہ کی پوٹ کی چنگا بوٹی نے ملنے کی التجا کی تو یہ جواب دیا کہ جس کا پدر ہم سے ناکام ہے اسکے نافرجام پسر کا ہمارے یہان کیا کام ہے۔ مسل متعلقہ مرسل ہے بعد ملاحظہ ارسال فرمائیے گا۔

ایضاً

مصرع تقصیر معاف عرض ہے عالی جناب مین ؎ بشرطیکہ بلا شرط مدعا پذیرا ہو۔ ضلع بلدہ کو رونق افروزی حضرت جو ایک قرن مین ہوئی۔ اقربا کے لئے سعادت قران السعدین ہوئی۔ بارے ہیہات یہ نارسا بہ نارسائی طالع برائن قربت و قرابت مشرف پابوسی ہوا نہ دولت ملازمت میسر ہوئی۔ واحسرتا دیدار کے لئے آنکھین ترس گئین روح روان قالب بیجا نہین تڑپ رہی ہین۔ جب آپکی تشریف فرمائی ہوگی تب تن بیجان

جان آشفتگی - خدانا کردہ اگر جناب عالی کا یہ تصور ہے تو میری تقدیم مین تاخیر کیون ہے
کیا عرض کرون کہ کیا ہی برسون ہوئے مین آپ ایسے باہر ہون - پر گھر سے باہر ہو نہین سکتا
ہون - نقش قدم کیطرح اُٹھ سکتا نہ پائے چوبین کے مانند چل سکتا ہون - شاید آپکا
خیال ہو کہ ہین ہون - ہے ہے مین نہین ہون - نسبتے نہست کا کالبد ہون
سنتا ہون مگر کہہ نہین سکتا - دیکھتا ہون پر دکھا نہین - اس قیل و قال کے بعد
بھی اگر آپنے مجھے نہ دیکھا تو بس ہینے دنیا و ما فیہا کو بعینہ عالم مثال دیکھا - لہذا
دل کو تھام طبیعت کو روک کے مصرع آنکھون کو بند کرتا ہون دیدار کے لئے -

ایضاً

اولاً تو آپ عہد سے پہلے ایفا کیا کرتے تھے - اب وعدہ فرماکے بھی وفا نہین فرماتی
آپنے بیقرار و نسے قرار جو دوشنبہ کے ایک بجے آنے کو فرمایا - خدام نے وقت پر
دستر خوان بچھا کے دیدے فرش راہ کئے مشتاق چشم براہ ہوئے - جب حضور تشریف
فرمانے منتظر نہ ہوئی - اشکال اشکال پیش نظر ہوئین تو تحیر سے مردمک دیدہ کو
سکتہ ہوا - منتظر کا سینے سی دم کھینچ کے آنکھون مین آگیا - عطش معصوم و جوع عصوم
کے شور نے مجھے کھٹائی مین ڈال دیا - قوال کا راگ کھٹراگ ہو گیا مطعومات سرد
ہونیکی تشویش سے رکابدارون کے وضو ٹھنڈے ہو گئے - منوشی سے طباخون کے
دم سرد ہو کر دھوئین اوڑ گئے - آتش کی حرارت کا زائل ہونا تجلب حضرت

تعلیل اللہ تھا۔ گرم اطعمہ کا سرد ہونا حضرت منبع اسطہ تکلیف عباد اللہ ہے۔ فی الوقت
تین بجا چاہتے ہیں۔ آدمی بھاگے جاتے و دوڑے آتے ہیں۔ کہتے ہیں دربان کے
کانپر جون نہیں رینگتی ہے۔ بیہودہ دارا ماہوا پر بات اوڑا کر کھی ہے۔ سوا آپکے
مبارک کہیں گئی ہے۔ تقصیر معاف فی الوقت بندہ لاچار ہے۔ چار و ناچار ابرائے
تلخ مزاجی و ترش روئی کے لحاظ سے چند لقمے زہر مار کر رہا ہے۔

ایضاً

شعر نوشتم نامہ بر کاغذ زرد * کہ ہجران حال ما را اینچنین کرد * بیرخی سے
آپکی اس سر بہ گریبان کی طبیعت جو پست ہو گئی تھی ورود سرفراز نامے سے سربلند
ہوئی۔ کہتے ہیں خط دیکھے کی محبت ہوتی ہے۔ برادری میں کیا اتنی بھی مروت
نہیں ہوتی ہے۔ میرے سر کی قسم فرمائیے تو اپنے چھوٹے سے بے ملے بہتا
آپکے قدم سمت صلع کیسے ٹر ہے۔ خاصتاً جبکہ ملنے کی امید بھی قطعی منقطع ہو چکی تو
تشریف فرمائی بار اولی بس ایک قرن ہوئی تو از رہ قرینہ رونق افروزی
بار ثانی کی مدت لا محالہ دو قرن ہوئے چونکہ مصرع یہان دم کو ہے تشبیہ چراغ
سحری سے * لہذا بندہ اپنے حساب فردا کو بھی روز فردا جانتا ہے۔ مختصر سی زندگی
میں طول امل کا کس کو یارا ہے۔ سالہائے دراز تک میری ہستی نیست نما کا کیا بھروسہ
ہے۔ یا بوس کی زیست کیونکر ہوگی۔ کب دولت پابوس میسر ہوگی۔ و احسرتا

اس کو زمانیکا سلوک سمجھون یا من آثار قیامت بوجھون جو بہائی کے ساتھ یون لگ ہو
(اللہ معکم اینما کنتم) آپکے طوطی (یعنی بہبود علیخان کے لڑکی) کی طوطہ چشمی نے
بس طائر حواس کے پرکتر کے ہوش اوڑا دیا۔ شیر خوار لڑکی کی انتقال واقعی ایوبی کو
لخت جگر کھلاتا۔ زندہ درگور آنسو پیکے رہ جاتا ہے۔ جلے دل پر۔ داغ جگر والدین
کو انگاروں پر لٹاتا ہے۔ اس مقام کے راہی کی کچھ چلتی جلاتی نہین ہے۔ بندگی بیچارگی
سے ہے۔ اب اپنے تئین تھامیے۔ سوختہ جگرونکے دل کو تھمواینیے۔ بیدلی سے مضطر
نہ ہوجیے۔ بیقراروں کو دلاسا دیجیے۔ ہماری طرف سے ادائے تعزیت فرمائیے

ایضاً

سرفراز نامے نے سرفراز کیا۔ چھوٹے صاحبکے متعلقہ مثل کمیشن نے ہنوز مجلس مالگزاری
مین پیش نہین کی۔ تقاضائے طلب مقتضی مصلحت نہ تھا فلہذا سکوت اولی تھا۔ غالباً
کمیشن خود ہی بھیجد یگی۔ چونکہ مقدمات بے بنیاد ہین اور گواہ پایۂ شہادت سے ساقط
بنا بر علیہ مجلس یا سرکار انہین ربکر دیگی۔ بازگشت کے باب مین مرزا صاحب کا
تقاضی ہونا بجا ہے۔ آپکا توقف بمنزلہ سد الباب نہین بکا ہے۔ میری پیشین گوئی
کی وجہ انہی وجوہ کی گویا تھی۔ شرعی شادی مین شادیانے بجوانیکی فکر بیوقت کی
سوجھائی تھی۔ اسلامی رسم مین ہنودی رسوم کی شنوائی نہ تھی۔ شب گشت کے انتظار مین
رتجگے مناتے مناتے دن گذر گئے۔ تقاضا رہ گیا۔ شاید خادم کی گفتگو مخدوم تک نہ پہنچی

تب ہی تو کسیلے کا پیرجون نہ رنگلی۔ بگو لشنو آخر اُنھین دقتون کا سامنا ہوا جس کا

کھٹکا اول ہی سے تھا۔ عنایت نامے کے مضامین سے پتہ نہین چلتا کہ جناب عالی

نے اسکی کیا راہ نکالی ہے۔ سُنا تھا آپنے انھین ابواب مین ہمشیرہ صاحبہ

کے نام نامہ لکھا تھا۔ بہرکیف جو کرنا ہو جلد کیجئے۔ اسلئے کہ نواب سے حسب ارشاد

ڈاکٹر اپنے مستقر ضلع کو بانشاد غیرہم کا نشیمن ٹھہرایا ہی۔ یہ لوگ کبھی کے چلے گئے ہوتے

ہمارے ناتوانی مزاج کے باعث نہ جا سکے عنقریب جانیکو ہین پہلے نوازش نامہ

موصوف موصوفہ کو کہلانا۔ کہنے لگین تبدیل آب و ہوا کے لحاظ سے ہم لاعلاج ہین

ورنہ بہ سرو چشم اس کار خیر کے انجام کو بدل و جان آغاز کرتے۔

بنام مولوی حیدر علی صاحب منجم

کہتے ہین پورے جاہل یا کامل سے سابقہ پڑے۔ ادھورے سے بالا نہ پڑے

وہ تو ہارے مانتا ہی نہ جیتے۔ بہرکیف تحصیل لاحاصل یہ ہی کہ اکیسویں برس دَوْرہ۔

درَوْرا اندر دَوْر ستارگان کامل العمر کیواسطے معین ہے۔ کم حیات کے لئے حسب قواعد

استخراج مدت العمر کرکے حسبہ تعین مدت دسا وانتر دسا کا کرنا قرین صواب ہے۔ ورنہ

واقعات سے احکام کا واقعی تفاوت لاجواب ہی۔ اسمین کلام نہین لاکلام تو اللہ

نامۂ قدیم کی تصدیق از روئے تاثیر جگ و احکام راس و لگن۔ وستارگان مفرد

وغیرہ سے ہوتی ہی جنکی صداقت بیسامانی کے ساتھ سامانی غرور ہے سمجھئے کہ خودداری

میرے اظہر ہی نہین وہ شمائل و خصائل سے بھی ابہر ہے۔ میری دانست مین بلا مبالغہ
کہئیے کہ مع المبالغہ آپکے علم و ادراک بلیغ کے نظر کرتے حالیہ گذشتہ تقدیم کی بلا تشبیہ [illegible]
بیمصرف ہی۔ صرف تصرف کی حاجت ہی۔ وجہ کیا میرا خلیل ان بلحاظ تقویم نہین تاخیر و
تقدیم واقعات ہی جس کا باعث میرا دو بیان کر دیا ہی۔ جو بد دن بطول اعمال ممکن العمل نہین ہے
اس تحقیق و تدقیق سے میری غرض فی نفسہ اتنی ہی ہے کہ اسکی تصحیح قواعد صحیح سے
ہو جائے نہ یہ کہ ہر دو عالم کا برا جنے والا اس عالم کی سہ روزہ زندگی کی سلا مین
راج جوگ کا والہ ہو گیا ہے۔

نواب میر محمود علیخان صاحب بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام

س حضرت ناصح گر آوین دیدہ و دل فرش راہ ۔ کوئی مجھکو یہ تو سمجھاوے کہ سمجھاوینگے کیا
قاتل کے ہاتھون مرنے کا مزہ بسمل۔ جان کھونے کا لطف نیم بسمل جانتا ہی۔ بھلا آپ
کیا جانین کہ ولا کیا بلا ہے۔ دلبر کی وجہ سے دل بھر آتا ہی۔ زخم جگر بھرتا ہے۔
پر طبیعت نہین بھرتی ہے۔ ہر چند وہ چالیا اس کوچے مین چلتا پھرتا نہین۔ پر کیسے کیسا
منحرف ہے دل پھرتا نہین۔ اس مہ رو کی اوڑھنی جدائی نگاہون مین ایسی چڑھی ہوئی ہے
کہ پری شمس طلعت تک میری نظرون سے اُتری ہوئی ہے۔ کہئیے اسکی سر چڑھی ناگنونکو
سر چڑھاؤن کہ کالی بلاؤن کو سر سے ٹالون۔ خدا ان ایسے کافر کیش سے کام ڈالا ہے
جس سے ایمان ڈانوان ڈول ہے۔ نہین معلوم تلک چاہ زنخدان کی چاہ

مجھے کونین جھنکائیگی - سبز خط کے قلم - قلم قدرت کے خط کش ہین تب ہی تو سرنوشت وخطِ تقدیرِ عالم اِس قلم کے خط کش ہین - گلنار کے لب ایسے گلگون گال ہوتے ہین ایسے تل خال خال ہوتے ہین - لب لعل کے وصف مین زبان لال ہے - قد کا سرو قامت پامال ہے - چشم بادامی کڑوے بادام ہین - شوقِ دیدار مین منتظر و انتظار تلخ کام ہین وہ شراب پیتا ہے ہم خونابہ جگر پیتے ہین - وہ کباب کھاتا ہے ہم طیش کھاتے ہین - جادو نظر کا آنکھون مین بسا بس ہے - بس یہی جی کی ہوس ہے - دھڑکا ہے کہین مردم دیدہ سے گورے سینہ سے نگر بیٹھین - اس مہ سپہر کی پاپوش کے ستارے کیا ٹوٹتے ہین - انجم کی آنکھون مین تارے ٹوٹتے ہین - مجھ جیسے خستہ خاطر کا دل ٹوٹنا وہ خاطر مین کب لاتا ہے جنیوی ہاتھ زنار دار کے ہاتھون باعثِ شادیِ مرگ ہوتا ہے - بہرے کے ہاتھ مین گونگے کی مٹھائی کا لطف آتا ہے - شہید خون بہا کر خون بہا کی امید مین کیا جان کھوتا ہے جسکی کنار مین کوڑی نہو وہ خاک دیت دیتا ہے - سنگدل نے میرا پتھر کا کلیجہ سمجھا ہے بے جگری سے چوٹین لگا رہا ہے - یہ نجانئے شیدا آنکھ لڑا کے آنکھین چرائے گا سر لڑا نیوالا بیدلی سے دل چرائے گا - میری طبیعت کی روانی کو تلوار کی روانی سر کیا روکے گا - مخالف لاکھ دل کے پھپھولے توڑین مگر تلوار کا کھیت رقیب کسی کا پھل لائے گا - ہیہات اس ستم کو دیکھئے ہر دو عالم باہم ہون تو ہون - تاہم وہ اور ہم ہمدم ہوتے نہین نظر آتے - اللہ اللہ شکستہ خاطر سے نستعلیق کو کام فرمانا ظاہر

کدورت بخط غبار کرنا آپ کا۔ بگڑے دل پر لطف خاص ہے۔ جو اپنے سے گذری اُسکی سرگذشت سے آپ بھی درگذر ئیے۔ تہر سے نہ دیکھیے مہر سے سنیے ؎
اگر قصۂ سرو گویم بلند ؛ ہزار دلم قصہ کوتاہ تو ئی ؛۔

میر رضا علی صاحب استاد سرکار نواب مختار الملک اول کے نام

علی الصباح نہاری بھیجنا آپ کا میرے لئے باعث دردسری ہوا۔ جسے دیکھو سر کھاتا ہے مجھے کھائے جاتا ہے۔ فرمائیے کسکے سر مار دوں۔ کس کا گلا پکڑ دوں۔ یہ دست دراز لوگ رکابدار سے ہاتھا پائی کر کے میرا مغز چاٹ گئے۔ جی چاہتا ہے ان سب مفروروں کا کاسۂ سر توڑ ڈالوں۔ زبان درازوں کی جیب گدی سے کھینچ لوں۔ جبڑے چیر ڈالوں طرفہ یہ کہ نادیدے۔ گاؤ دیدہ گاؤ خور دکے الٹے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے گھور تے ہیں۔ رہ رہ کے طبیعت چاہتی ہے ان شکم پرستوں کو قیمہ کر کے رکھ دوں اِس بے جگری پر بد دلوں کا قلیہ قورمہ کر دوں۔ ناگوار خاطر نہ ہو تو باقی واقی بھیجئے تاکہ مصرع کاسۂ چشم حریصاں پُر شود ؛۔

نواب صف شکن جنگ کے نام

یہ تو کچھ نئی یا اچنبھے کی بات نہ تھی۔ جو بات آپنے سنی۔ اے ہر بات بات پر بکھرنا بن بن کے بگڑنا بھلا کوئی بات ہے۔ سنئے تو اوس بات کا قصد کیا ہے کہ ہر کسی کو اِس تمنا کا متمنی ہونا چاہیئے۔ آپ بات کو نبات بنائیے کہ چبا چبا کے فرمائیے بہرکیف

شعر لذتِ قندِ مکرر ہے شبِ وصل مجھے   پوچھنا آپکا تکرار سے کیا ہی کیا ہے

یاد ہوگا میںنے اپنی سوانح عمری مین اس کا اشارہ کیا ہے اور آپسے بھی کہا ہی کہ ملجا
واقعات حیدرآباد کو خیرباد کہتا ہون آخر الامر جس امر کے سننے سے ننگ و عار تھا
اسکو دیکھ چکا۔ اب جاتا ہون۔ شیرین اداؤنکے دست بخیر۔ کٹاری چھری سے ننگ
حلالون کو کسِ حسن سے حلال کرتے مین۔ جس سے کور نمک مردار خوارون کو مزہ آتا ہی
انکی اداسے ادائی قضا ہی۔ اہل دنیا کی غمخواریکا پھل ہجرت ٹھیرا۔ دیکھا چاہیئے الم
دینداریکا کیا اثر پھلتا ہی۔ بیت الصنم مین ہم زلف کے جنجال مین پھنسنے کے گنہگار
ٹھیرے تھے۔ بیت المقدس کا کل غلمان کے سلجھانے۔ طرہ حور کو الجھانیکی خطا مین
نہین معلوم کیسے قصوروار ٹھہرتے مین۔ عذابِ دوزخ تو بھگت چکے اب جنتنے مصائب
جھیلتے مین۔ غنی طبیعت کو دنی دنیا سے بہرحال استغنائی ہے۔ مگس طینت کیلئے
تارِ عنکبوت تک زنجیر طلائی ہے۔ مصرع عنکبوتون کو مزہ خون مگس دیتا ہے۔

نواب سرور الملک سکرٹری پیشی اعلیحضرت نظام کے نام

جبکہ آپ کا کرم زیادہ بخشِ مجھپر از بس ہے۔ معذرت دیدنگاری مین عذر مقصری ہے
بس ہے۔ حاملہ محبت نامہ تصویر کشش کیسی۔ دلکش ہی۔ یہ مصورہ بہزاد نہین خود تصویر
دلکش ہی۔ کالی کالی زلفین مین اور گوری گوری رنگت ہی۔ پیاری پیاری باتین
ہین اور بھولی بھولی صورت ہے۔ ہر چند خاکسار سراپا امتثال امر ہے بارے

تصویر کے کھینچنے کھنچانے مین سراسر متحیر ہے وجہ کیا اس پری پیکر کے نقشے نے
مجھے نقشِ دیوار بنا دیا ہے کششِ الفت اسکی۔ یورپی ناز ہندی انداز اُسکا کشان
کشان لئے پھرتا ہی چونکہ عکاسہ کی آنکھون نے آپکا عکس لے لیا ہی جسکی وجہ سے میرا دیدۂ
چشم آپ کی تصور کا مرقعۂ تصویر اور دل لاکٹ شبیہ پر تنویر کا بن چکا ہی۔ کافی ہے۔
اسلئے کہ آپ اور ہم ایک قلب دو قالب مین اسصورت مین شکر اللہ فضلک کا کھٹا بجا ہی

مہربان کے کہنے سے نا مہربان کے نام

قاتل تیری سروہی کی کسیس مین کیا کششِ مقناطیس ہے۔ جو دل یون کہنچا جاتا ہے
قاتل تیری زنار نہین جنیوی وار ہی بسمل کیلئے تعویذ کی ڈور۔ تلوار کا ڈورا ہی۔
ہمارے خونکا قشقہ آپ کو سرخرو نہ کرے گا۔ کلنگ کا ٹیکا ہو جائے گا۔ کالک کا
تلک لگ جائیگا۔ مہ رو کی جھلک سی مقتل چاندنی کا کہیت ہی۔ تلوار کے کہیت مین
ہم کہیت رہے ہین۔ گو چاندنی مار گئی ہے پر ہنوز چاند سی صورت پر مرجانے مین
یہ کس باغی نے شگوفہ دیا جو یون گلگون گال پھلائے بیٹھے ہو۔ سوسن جیدی لیے
کھڑی ہے۔ اجی پیپل کا پیڑ تو ہون نہین جو جھاڑتے ہو۔ پھونک ڈالتے ہو۔
مانا سرو سہی آپکے قد کے مشابہ ہی سہی۔ بار مجھے بڑھا کیون ہے۔ جانان
تم تن کے کیا چلتے ہو میری جان تن سے نکل جاتی۔ میلہ جھمیلہ ہوا جاتا ہے
فی الحال دور افتادہ کی یہ افتاد ہی۔ طاق ابرو مین بصورت مردم دیدہ پر اہتمام

سایہ دیوار مین سورہ جن بیٹھا پڑھتا ہے۔ ہم تو تمہاری چوٹی کے چھٹیلے مین
جھوٹ کہین تو خیال کالی ناگن ہو کر ڈسے۔ خانۂ زلف کے تصور مین اژدہے
کیطرح گھر کاٹے کھاتا ہی۔ جعد کا خیال بچھو کیطرح نیش زن ہو رہا ہے۔
او خانہ آباد۔ جیسے تم آنکھون مین بسے ہو دنیا خراب آباد نظر آتی ہے۔
میری باتون سے کھسیاؤ نہین مین نہین تم زرگر نہین۔ پھر کسکے دیکھتے کیا ہو۔
کسمساتے کیون ہو۔ آپ لاکھ پاپڑ بیلین کہ چھاتی پر مونگ دلین۔ بندہ
بیدل نہ ہوگا۔ ٹکی جائے رہیگا۔ اور کی دال گلنے نہ دیگا۔ او کان
ملاحت بیمزہ نہ ہو۔ دل پاش پاش پر نمک پاشی کرو تو مزہ آوے۔ تم
مے پیتے ہو۔ مین آنسو پیتا ہون۔ تم کباب کھاتے ہو۔ مین زخم کھاتا ہون
بانکا تینگڑ بنانا۔ آنکھہ لڑا کے ہوش اوڑانا آپکی تینگ بازی ہے۔
ہلقون کی آتش افروزی پر دل جلون کو جلانا۔ آتشبازی ہے۔ تمہین
سب آتا ہی۔ مہر نہین آتی۔ پاس۔ پاس نہین آتا ہی۔ تمنے آسمانی دو شالہ
اس ادا سے اوڑھا کہ فلک ستمگر کے ہوش اوڑ گئے اپنی نیلگون چادر
تک سنبھال نہ سکا۔ سرما مین گرمانے کا اگر شوق ہو۔ میری کھال کھنچوا کے
پوستین بنائیے۔ سموری نیم آستین نہ بنوائیے۔ جسنے شب تار مین آفتاب۔
آفتاب مین تارے۔ چاند مین ستارے نہ دیکھا ہو۔ آپکی جبین پر گیسو رخسار

پر افشان دیکھلے۔ اور جہروش ہلال ابرو چھینون انتظار مین گذرے گیا
اب بھی چاندسا کھڑا نہ دکھاؤگے۔ رجب مین مصحف رخ نہ دکھلاؤگے۔
جانمن جلد آؤ ورنہ ہم جان کی عمر کے دن تمام ہین۔

بنام شمس العلما مولوی سید علی صاحب۔ بی۔ اے سکرٹری تعمیرات عامہ حیدرآباد

جناب آسا احباب جب ہم چشم سے چار چشم ہوتے ہین چشم مروت کام کر ہی جاتی ہی
جو محو اخلاص یکو شخص۔ اپنے تئین عکس۔ اور انکے علی العکس جانتا ہی۔ اُسی پر آئینہ
چشمداشت بہ ذوی مودت بالتمام ہوا ہی کرتی ہے۔ آپ جانتے ہین مین عوام
سے میل جول کا عادی ہون۔ نہ عام سفارش کی عادت رکھتا ہون اتفاقاً
اگر مخصوص سے مخصوصین کے لئے خاص طور پر کرتا ہون تو باین حتیاط کہ انکے بار خاطر
ہو نہ حد اقتدار کے باہر مستمند کا انجاح کار۔ انکا باعث کار نہ ہو۔ اس تفصیل کی
اجمال یہ ہے کہ مسٹر سلامت اللہ رحمہ اللہ فرزند دیوان راجہ نارائین جی
مامور بہ عملداری سر پوٹنا نڈو رہین۔ آب ہوا کے لحاظ سے دو آبہ کے رہنے والیکو
پھانکار ہنا کالے پانی کا اثر رکھتا ہی لہذا بیچارے خوف کے مارے سمک کیطرح سہم
گئے ہین ڈہر کا ہی کہین بیٹھے بٹھائے اُٹھتی جوانی مین نخچیر اجل العجل ہو جائین حسرت
بھری جان چلی جائے۔ ارمان رہ جائے۔ آپکا ڈپارٹمنٹ جہاجال ہی۔ اس جنجال سے کہینچکر کسی طرف
پھینک دینا کیا محال ہی۔ آپ کو ترلاسے بغیر کی قسم نامہ بر کے پہونچتے ہی مبتلا ہوگے انکو

ساحل نجات پر پہونچا دیجئے تو یہ وابستہ محبت آپکا بندہ ہوا۔ اور بعد ورود ائمہ محسن کے دام احسان مین پھنسا رہیگا۔

نواب صف افگن جنگ کے نام

ہولی مناکے رنگ لاؤ کہ رنگ رلیان مناؤ۔ بارے پھگوے بنکر لال بانکی ٹھنڈی نہ اوڑاؤ تمہین خدا نے سب کچھہ دیا ایک عقل نہ دی۔ فطرت و نیچر کا بڑا فضل تھا۔ جو تمہین فطرتاً اس سے فارغ کیا۔ مصرع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش ٭ ورنہ زندگی کیا ہوتی وبال جان ہوتی۔ تم کسکو روتے اور کسپر جان کھوتے۔ کیا اپنی فکر کرتے یا تفکر موجودات کرتے۔ آخرت کا بھرنا بھرتے یا دنیا کے صعوبات سہتے۔ خیر گذری یہ تمھارے پالے نہ پڑی۔ ورنہ لالہ جی کی جان کے لالے پڑتے۔

ایضاً

آپکے سوال پر مین سایل ہوتا۔ اگر مسئول کو باحوصلہ پاتا۔ ذی حوصلون سے دلی حوصلے نکلتے ہین۔ تنگ چشمون سے کہین چشمداشت کہتی ہین۔ حرف طلب منہہ سے نکالا جائے جبکہ زبان خالی نجائے۔ بات رہ جائے مطلب نکل آئے۔ کہون کیا مُراد خورونکے لئے مفت خوری کا چسکہ بیڈہب چاٹ ہی۔ مفت کی خمر مفتی کو حلال قاضی کو آب زلال ہی۔ شامت اعمال سے انسان جن بنا۔ شیطان الظلم نہین بنتا ہی۔ رندم بنا۔ ریاکاری سے رم کرتا ہوم دیکر دم نہین بنتا ہی۔ مین شر کے لحاظ سے بات تال تا ہون۔

اشراف سے نہین ٹلتا ہون ۔ احتساب جب پیش آجائیگا ۔ محتسب کے پانو کہ دو ابیگا ۔ مجھے
آپکی فلاح کی انوکھی صلاح سوجھی ہے ۔ بشرط پسند اصلاح دیہ نکمجیے شراب کی شاپ لگائیے ۔ اور
اناپ شناپ قلم کر کے تختی لگوائیے ۔ صلائے عام جانکر بیتار سے چلے آئینگے ۔ یا پیشانی کر کے
لیجائینگے ۔ صلہ مین مقاصد خاص خود بخود نکل آئینگے ۔ آپ پر خرچ نذر و نیاز نہ پڑیگا ۔ خراج نیاز مندانہ
نذرانہ دیجائیگا ۔ آپ نواب بنے رہئیے ۔ مطلوب نائب بنا رہیگا ۔

منجانب خیر اندیش ۔ جنٹلمین کم اندیش کے نام

آپ صاحب بنین کہ مصاحب لاڈر ۔ پر مارکوئس سالسبری کا خطاب نگر و تمغہ لائیفک ہے
بصورت حرباء رنگ بدلئے کہ ہولی کے پھگوے کیطرح رنگ لائے ۔ بارے کالے کا گورا بننا بھی
بڑا اشک ہے ۔ مہربان تنگ لاکے ہمرنگ ہو جیئے گا بیرنگ ہو کر بدرنگ نہو جائیگا سیاہ و سفید
زمانہ ناساز ۔ یورپی انداز ۔ انڈینی مابہ الامتیاز کو نہ اٹھائیگا ۔ قومی لباس کو ملبوس تارک الدنیا
جانکر ترک کرنا ۔ متروک الدنیا کر دیگا ۔ افلاس مین صرف کا بجد اسراف پہونچنا ۔ شامت کیسی شقاوت
جانئیے گا ۔ توے کی رنگت پر کالا کوٹ سیاہ بختی سمجھیے سعادت نہ جانئیے گا ۔ یہہان تہ مین نکمہ
نذارد پر ٹکہ کف کا قمیص ناگزیر ہے ۔ تمنائے کالر گریبان گیر ۔ گلوبند گلوگیر ۔ شوق نکٹائی دامنگیر ہے
دامن چاک کوٹ کی حسرت مین گریبان چاک ہے اسراف اوورکوٹ مین صرف کو صرفہ کوٹ لا محال لیے
ہے ۔ خرید کف پا مین کھنچتا ہے ۔ لانگ بوٹ کا اسراف گوارا ہے ۔ بے زر بیسی کیسہ پر رہی ہے ما کے
پر جیب گھڑی سے خالی نہ ہے ۔ گردش دور دوار سے جنبش نکر سکتے ہون یا پھرتے پھرتے زمین

زمین کے گر سٹلئے ہون مگر فکر ہستی جریب مین سوکھ کر کانٹا ہین۔ اس سونچ بچار کا کیا کہنا جو آرل ڈفرن کے کہنے کو بھی نہ مانا۔ فرماتے ہین۔ ولایتی جوتے نہین کاٹے کھائنگے کوٹ کی آستینین۔ مار آستین بنجائینگی۔ یورپی معاشرت موجب عشرت نہین باعث حسرت ہوگی۔ سخن شنوی بیخ دولت۔ ناشنوی بیخ ذلت ہوگی۔

نواب خورشید الملک کے نام تعزیت نامہ

حادثہ جانکاہ و واقعہ ہوش ربا جگر خراش ہے۔ جس سے دل دردمندان پرجوش و پاش پاش ہے۔ بتاؤن کیا دل ناچیز بتانے کی چیز نہین۔ ملتمس سزاوار التماس نہین تو صاحبزادی کا بیوقت مرحوم ہونا عجیب محرومی ہے۔ آپ کو کس منھ سے تعزیت دون۔ دون بھی تو کیا دون۔ یہ غم نہ بھولے سے بھولا جائیگا۔ نہ الم بہلائے سے بھولے جائیگا۔ ناصبوری کے عالم مین ہمدردونکی التجائی صبر سخت بیدردی ہے پر کیجئے کیا مشیت ایزدی کا علاج کیا۔ خالق جن و انس فرماتا ہے (وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ)

علیٰ ہذا اوسکے حبیب نے بھی تعلیم فرمایا ہے۔ چونکہ امر ناگذیر مین بدون رضا گذیر نہین۔ لا علاج آپکے نیازکیش کو بجز اس کہنے کے مفر نہین کہ خدا آپ کو صبر دے۔ صابر کرے۔

نواب میجر افسر جنگ کمانڈنگ افواج و اڈیکانگ بندگانعالی کے نام

عنایت نامہ پھونچا۔ میری عرضی اور لیف کو بحضور اقدس اعلیحضرت آپکا گذرانتا باعثِ مشکوری ہوا تسلیم شکریہ قبول ہو۔ آپنے سوانح عمری کی نسبت جو اشتیاق ظاہر فرمایا ہے۔ سخن شناسی بنا دیدہ تعریف کیا ہے۔ عین مہربانی سمجھے ورنہ ہیچمیرز کیا چیز ہے جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ یقین مانئے مطلب اسکے شروع کرنے سے ازین نیست کہ میرے بعد بھی حیدرآبادی کہیں کہ ہان کل کا کہا ہوا آج پورا ہورہا ہے کارپردازنے آپکی خدمت مین ایک نسخہ بھیجا ہے نہ پھونچا ہو تو پھونچ جائیگا۔

کسیکے کہنے سے ایک جنگی رمال صاحب کے نام سوالنامہ

ہم پیشہ رمالی رکھتے ہین نہ پیشہ ورکے پڑوس مین رہتے۔ گو دخل رکھتے ہین پر مداخلت نہین کرتے ہماری علمی غایت جاننا ہے کہ رمالان وقت از روئے معلومات دخل در معقولات دیتے ہین یا محض پرانی لکیر کے فقیر ہین۔ اے کاش بہتر ہوتا اگر اسی پر انکا حصر ہوتا۔ ابجد خوانون کے اردو رسالون نے ان خاسرین کو اور بھی خسران مین ڈالا۔ اور تو اور انہین اتنی بھی خبر نہین کہ کثرتِ دوائر کی علتِ غائی اور واضع کی غایت کیا ہے۔ دائرہ حضرت دانیال جب کو اعلم اللہ واکبر کہتے ہین۔ مجھے تو اسمین شروع ہی سے قیل و قال ہے۔ اس لئے کہ شکل اول و چہارم دہم کے سوا بہ تمامہ اشکال ہدا اشکال مین۔ وجہ کیا تخلون کو

خانون سے نسبت نہ منسوبات سے مناسبت - نہ تقاطع مطابقت - نہ انظاری موافقت - نہ اشکالی قوت - بلکہ موجب مزاج و امتزاج - و سعادت و نحوست بالکل مخالفت ہے - رہا دائرہ سکن جسے اصطلاح دائرہ ابج کہتے ہین - اسکی کیفیت بھی ہمبرین منوال ہے - مثلاً قبض الداخل ونقی الخد جو صاحب خانہ دویم و سیزدہم ہین - ہم مزاج خانہ نہ ہونے کے علاوہ عنصر تک آگو بایکدیگر مخالف ہین - حالانکہ از روے کلیہ جو شکل بموجب اپنے سکن کے رمل مین واقع ہو اسکو باعث تسکین کہنا مشرف بہ شرف جانتے ہین - ہرگاہ اشرفون کا یہ احوال ہے تو باقی حال علام الغیوب ہی جانے کہ رمال و رمل کا کیا مآل ہے -

ف۲ - یہ جو بنائے مزاج خانہ کہتے ہین - رمل کو نجوم سے تعلق نہین ہے - عناصر سے متعلق ہے ادراک عقول عشرہ سے باہر ہی - نہین معلوم اس قول مین کیا معقولیت ہی - بالفرض اگر ایسا ہی تو سوا بارہ خانون کو ابتدا ایدات کہنا زاید ٹھہرا - سیر رمل مین خانۂ دوازدہم کے بعد خانۂ اولی سے آغاز کرنا - یزید لا انتہا یدا کیون نہ ٹھہرایا - منسوبات بروج سے رمل کے بارہ خانے کیسے منسوب ہین جبکہ کچھہ مناسبت ہی نہین رکھتے - اشکال رمل بنا ہر جہ مسمی بہ سبعہ سیارہ ہین اسکی وجہ تسمیہ بتلائیے - اوقات رمل مین طریقہ تحت الشعاع وکسوف وخسوف وغیرہ کی توجیہ بتقعید کیجیے -

ف۔ استخراج احکام کیواسطے علما کے استنباط کئے ہوئے قواعد و کلیات میں بکلی تناقض ہے جس کا عملی نتیجہ محض تباین ہے۔ حتیٰ کہ تفہیم مدت و استفہام اسم میں بھی تفرقہ ہے۔ اس رطب و یابس کی تفریق و سقم و اسقام کا رفع اگر ممکن الحصول ہے تو بس آپکے وسیع تجربہ و مزید تحقیقات ہی سے ہے بنا بر علیہ بغرض تحقیق و تحقیق مسئلہ ہوں نہ باد عائے تدقیق و تضیق۔ جب آپ رقیمہ کا جواب ترقیم کرینگے تب اسکے ماتیعلق بہار اقسم رقم کرے گا۔

بنام نواب محمد عسکری خان بہادر تعلقدار

داخلی مستقر کے بعد روانہ کئے ہوئے مکاتیب تمہارے یکے بعد دیگرے بہ تحکیم دل گرفتہ کے باعث انشراح ہوئے۔ بارے جائزہ خدمت جائز طور پر نہ ہونے تمہارا منشرح نہ ہونا کیا ہوا منشہ کا موجب انتشار ہوا۔ مصروفیت کے نظر کرتے اس شرح مطول کا یون اختصار ہوا تم جزویات کے بالکلیہ پابند نہ رہو۔ عمل خیر و اعمال حسنہ کے چو بند ہو کر کہلے بند رہو۔ دست بلند کوتاہ اندیشوں کا بند ہوا ہے۔ نہ ان کے بازوؤں پر بند۔ مہر کے بہروسے بدر کا مہر نہ دینا ختم اللہ علی قلوبھم و علی ابصارھم ید قدرت بند شوں کے بندڈ ہیلے کردیگا۔ وقت کو ابن الوقت دیکھتا ابو الوقت نہیں دیکھتا۔ تم خدا کے فضل پر اتکا تفضل پر تکیہ کر کے مسند حکومت پر ڈٹے رہے زور ازوی سے پیشتر مشائخ صاحب سر کہد یا تہا۔ تردد راہ بیکار ہے۔ وقت در کار ہے

به توقف و تکرار خبر پانے کا سبب یہی تھا - خاتم النبیین کی قسم میرے منھ پر مہر لگی
ہوئی ہے گویائی گونگے کے خدشے سے ساکت - سکوت مین اندیشۂ سکتہ ہے - ابھی محل
تمھارا - تمھارا ہی کاروبار ہے - جب راستے کا پتھر باعث سکندری ہوتا ہی کہیے تو
سد سکندر سد راہ ہوتا ہی کہ نہین ہوتا ہی - تمھاری خوش خیالی و نیک خصالی کہے دیتی ہے
کہ بسلسلۂ لست مدارج علیا پر فائز ہون - مین کہتا ہون اپنے وقت مین تمہین رحم آئے
پر دیکھون نہین معلوم مشیت مین کیا ہی جو ازین سو مانده و ازآن سو رانده کی
نہ چلکے مدعا اوس روش پر چلا جاتا ہے تو بس (اللہ معکم اینما کنتم) کہکے چپ ہو جاؤن
تنکیٔ نظم و نسق سالانہ کے موقع پر پہنچ جانا تمھارا رسائی بخت کی دلیل ہے -
نقد وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو - بطی کو پیٹ سے پاؤن نہ نکالنے دو
ورنہ موقع دست و پا پھیلا دیگا

بنام نواب خورشید الملک

متحیر - بحالت کس مپرسی پرسان حال کا مشاہدہ ہر آئینہ چاہتا ہی - منتظر احوال پرسی نامہ کا
نہ فقط معائنہ چاہتا ہے - جبتک آئینۂ رخسار کا میسر نظارہ تھا - ڈاڑھی کو ڈاڑھ
تک رکھکر ایک قلم ترشواتا تھا - بہ ملاحظۂ سبز خطان روزانہ خط بنواتا -
بلحاظ ماہ لقا ہر روز غسل - ملبوس تبدیل کرتا تھا - اب جو مشتری نگاہ سے گر کر احول ہے
مایوس بحر یاسی مین ڈوب کر بسان مردمک دیدہ مردم آبی بنگیا ہی - تبدیل لباس کے بدلے

تجد و امثال کیا چاہتا ہے جن گلگون گال و مشکین خال کی وجہ سے عطریات و بخور انکا استعمال ہوتا تھا بلا موجب وہ گل گال پہلائے۔ زخم جگر مشکین پہ جو مرچ چھڑکا ئے ہی تو مجمر مین بخور کیسے جلے۔ آتشکدۂ دل سے بخار نکلتا ہے غنچہ دہنون کی دل تنگی سے زہر زہر ہو گیا ہے۔ اب نہ مہر و کی چاہ ہے نہ طبیعت کو گیسون والیکی چاہت۔ نہ مزاج زلف پر مائل نہ دل جوئی کا چو پلا۔ بس باین وجہ چار ابرو کا صفایا ہے۔ باقی رہا ایک غسال و دوسرا غسل کا تنفر۔ اسکا اس علیہ اللعن کا دادا کی سمت رخ نہ کرنا۔ سجدہ سے ننگ کرنا۔ منہ پھیر لینا پوتے کے روبرو دینے ننگی ہی شرم نہ کرنا۔ پشت پھیر دینا تیرگی زمانہ ہے وہان خدا کی خواہش سے خودی و سرتابی۔ یہان بلا خواہش سری ٹیک پر چوبی و بے تابی۔ للعجب عجوبہ ہے۔ گو ناری اس کا عادی ہے۔ یہ زاہد ہوائی کا نہ عیاشی۔ پر خاکسار کا بہ محال عادی ہے۔ آپ جانئے جسم غسل سے بیزاری ہو اسپر غسل بلائی ناگہانی ہو کہ نہو۔ اے جناب وہ جو اپنی ہستی سے ہاتھ دہو بیٹھا ہو اس سے نیستی مین کیسے نہانا دہونا ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔

بنام نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ رئیسان رکاٹ

مرسلہ تصویر لاکٹ مین۔ تصور آپکا دل مین۔ صورت پر تنویر آنکھون مین ہے ہر جی مین آفتاب پرستو نسے پوچھیے تصویر کس کی ہر ورق آفتاب مین:

ہین شکل تصویر خاموش ہون - مردم چشم گویا ہین - یہ بشرہ بشر نہین - ناز و انداز
کا کالبد - قالب نور مین ڈہلا ہے - قلب بلاگردان کہتا ہی - بلائین لیجئے - زر گل و دل بلبل
کو صدقے اتارئے صراحی دار گردن کے حسن گلوسوز پر ثریا نثار ہے - تو ابروئے خمدار
پر قوس قزح قربان - فتنۂ چشم فتان غارت گر ایمان ہے - پیکان مژگان دلنشین دلہا
نشان - آنکھونکی سیاہی و سرخی سے چشم فلک سفید ہے - گالونکی سرخی و سفیدی سے
زرد گل خورشید ہے تو گل چاندنی پژمردہ - رخسار کی آب و تاب سے بو کی طرح
گل کا رنگ اڑا جاتا ہی - دیدۂ بینا بینی کو دیکہلے تو مردم چشم کو یاسمن کی کلی سی سکلی ہیچ
خود بین اگر بینی کو دیکھے تو بینی چھوڑ دے - تبسم پر صبح خندان چاک گریبان تنگی
دہن پر غنچہ چاک داماں ہے - نازک کلائی و دست حنائی - ید قدرت کے بنائے ہین
نازک کمر ہی پر مضمون کیسے باندہون - آہوئے چشم کے دہیان مین میرا جیتا ہرن ہوا جاتا ہے
کاکل سے سنبل پشیمان ہے تو ژولیدہ دل پریشان - ع زلف برمن چہ ستمہا کہ نکرد
٭ چلیپم زروئے ترا می بینم ٭ ہر چند پوری تصویر سے نیم باز آنکھونکی ساری کیفیت پیدا ہے
بارے خاکسار نے آپکا اور اپنا جو فتیٹ فوٹو اوتارا ہے - ذرا کنکھیون سے اس کا بھی ملاحظہ
ہو - آپکی نگاہ مین فتنہ - خمار آنکھون مین ہے - مفتونکی نظر مین حسرت اور دم آنکھون مین ہے

نواب آصف نواز الملک معتمد صرف خاص کے نام

جیسے سنی بینائی پر بے جانے تو مجھے سفارش کر بیٹہنا علی العموم خاصہ عام و خاص ہے

ویسا ہی بلا دیکھے بھالے ارا آبہ۔ بواقعیت واقعہ وشناعت فی الواقعہ مستشنع
کا بالتمام خواص ہے چونکہ مابہ الامتیاز انکا ناممکن تھا لہذا میرے لئے ترک ہی
اس کا اولی تھا۔ بارے اہل تعرف ومعرفت یہ جانتے ہین نہ وہ جانتے بس اتنا
جانتے ہین کہ رشتۂ کچّے دھاگے کی گانٹھ نہین ابریشم کی گرہ ہے۔ الجھے طبع کا
کیا ذکر بہات سمجھدار تک نہین سمجھتا۔ سلجھائے سے اولجھتا ہے۔ سیّد برہان الدین
شاہ صاحب قادری نبسۂ حضرت شاہ جیلی علیہ الرحمۃ چھتیس ۳۶ برس کے رفیق ہین
میرے ترک العادت نہ کرنے پر تارک الرّفاقت ہونے کو بالتحقیق ہین۔ چونکہ
شاہ صاحب شرافت نسبانی کے سوا شرافت نفسانی بھی رکھتے ہین۔ بنا برَ علیہ انکی
بیان کو بمنے حقایق۔ مقدمہ کو حق۔ لڑکے کو مستحق جانکر معہ متعلقہ عرضی آپکی خدمت مین
باین چشمداشت بھیجا ہے کہ آپ حسبۃً للّٰہ اس یتیم طرفین پہ نظر طرفداری ڈالیے کیونکہ
بدمعاملون سے یہ معاملہ نچوڑ کے حد کو پہونچ گیا ہے۔ ان کا خال تلّی تک کا خون
یون نچوڑ لیا جیسے تیلی تل سے تیل نکال لیتا ہے۔ اُنکے نے بے زر کے کیسے سے
فلس ایسا نکال لیا جیسے کوئی فلس ماہی مچھلی سے نکال لیتا ہے۔ مردار خوار
بلا اندیشۂ مآل مال ہضم کرکے ڈکار نہین لیتا۔ اونہین روئی ندکیہ بھہ کون ماتا
ندر سے جانے نہین دیتا ہے۔ اسلئے کہ بھولے سے بھی اگر مصدر آر وغیدن اس کی
زبان پر آئیگا۔ جسکہ امتلائے شکم کا پڑ کے پیٹ سے پاون نکالے گا۔ منھ پھٹ تان

ہو کر کوتاہ اندیشی سے زبان درازی کرے گا۔ بے علم رہے گا تو پیش آنے والی

کو خطا بیشانی جانکر نوحہ خوان نہ ہوئیگا۔ چونکہ یہ قدرت نے آپکے ہاتھ مین علمی قوت دی ہے

آپ کا محکمہ حاکمہ کرکے یسر کے عسر کو تبدل بہ یسر کرسکتا ہے۔ ملخص سخن یہ کہ آپ

مبتلائے رنج و محن کی تنخواہ منصب وغیرہ کا ایسا انتظام کیجئے کہ نظام عالم مین آپ کا

نام بلند ہو۔ سرانجام انکا سرانجام ارجمند ہو۔

بنام مخدوم زادہ حضرت شیخ فریدالدین صاحب چشتی عرف فرید میان صاحب دام برکاتہ

آداب التماس کرنیکے سوا کیا گذارش کرون مصرع ہم تو اس جینے کے ہاتھون مرچلے

چونکہ آپنے ہمارے لئے اسحالت کو گوارا فرمایا ہی لہذا الحمد للہ علی کل حال فی

کل حین عرض کرتا ہون آیندہ کا مال ہوئے جانئے۔ بارے گذشتہ احوال کی نسبت

حالیہ حال بندہ و بادشاہ وغیرہم کا پر ملال ہے آپ بدد عا و دعا با ہم فرمائین

تاکہ میرے لئے نجات اور ونکی باعث حیات ہو۔ جواب الجواب جو خط گذرانا تھا

کیا اوسکے جواب صادر نہ ہونے کو ہی جواب سمجھون بے ادبی معاف جیسا نیاز نامہ

نہ بھیجنا صواب تھا ویسا ہی بھیجنا عذاب ہو گیا ہے۔ باین نظر کہ الانتظار اشد الموت

ہونیکے ماورا خط مخالف کے ہاتھ چڑھ جانیکی نگرانی شدید الممات ہے۔ فرما دیجئے

صاحبزادے کی نسبت وصلت کا آخر کار کار آمد ہوا کہ نہین زیادہ ادب۔

ایضاً

پُر فکرون کے افکار آپکی فکرِ برجستہ کے وابستہ ہین نکہ مجھ جیسے دل شکستہ کے ٹوٹے پھوٹے فقرے فقرہ بازون کے باعث دل بستگی - یہ انجان کیا جانے کہ مخدوم نے خادم کیا کہا اور بندہ مولی سے کیا بولا - تاہم چال باز جبا نکی اندازِ قال سے پا جاتا ہے کہ محض ٹال ہے کیونکہ یہ کلام لاکلام ابتدا سے اسی مبتدا کی خبر دیتا ہی جو میرے جملۂ معترضہ سے پیدا ہی عالیجناب کے آستانے پر سر بہ نیاز ہونیکے سرکوبے سرو پا سمجھ نہین سکتے - لہٰذا سلسلۂ سخن کو قطع نہ فرمائیے ورنہ انہین قصر امل سے کوتاہی عمل کا حیلہ ملجائیگا یہ ہاتھ پر ہاتھ دہرے رہ جاوینگے اور سہل پرستی کا موقع دست بدست نکل جائیگا - زیادہ ادب -

بنام شاہ پور صاحب تعلقدار

آپکا خط میرے لئے بہار سے کچھ کم فرح بخش نہین ہے - چہ جائیکہ ملاقات مین تو اسکو جشن نوروز جانتا ہون - جو شخص نقشِ قدم کیطرح اپنی جائے سر اُٹھ نہین سکتا پامالِ قدوم احباب رہتا ہی اوسکی فرصت کا کیا ذکر وہ تو شبانہ روز سرِ راہ انتظار پڑا ہی رہتا ہے آپ تکلیف نہ کیجئے بنجو دہی سے مین خود آجاؤنگا - مجھے خود آپ سے نہ ملنے کا تاسف ہی - بہلا میرا بے چین دل مجھکو کب چین لینے دیتا ہی پر کیا کیجئے جورو بیمار ہے تکیہ بگی کو کھینچ نہین سکتا ہی اس کشمکش سے متوقف ہون - انشاء اللہ

وقت ہوا خوری ہواخواہی سے نہ گذر جاؤنگا۔

بنام احمد علیخان مہتمم زین خانہ حضور پرنور

اجی صاحب تم کیا غائب ہوئے کہ ہم غائب غلہ ہوگئے۔ یعنے اس نارسا کی رسائی کا واسطہ جو خواجہ صاحب تک کا تھا وہ تو بلا واسطہ رہگیا سو وا ماندن بازجست پائے دگرانست ٭ اے آبلہ مانیز بجائے نرسیدیم ٭ ہماری دوری تمھاری حضوری کا غالباً وسیلہ ہوئی ہی ہوگی وجہہ کیا تمہارا مقر انکے مستقر سے اتصال رکھتا ہے کہیئے تو بھلائی سے نہ سہی برائی سے ہی سہی بارے کچھہ ہمارا بھی ذکر بسبیل تذکرہ آیا تھا۔ گو ہم اپنے کو بھولے ہوئے ہین مگر انکا مذکور فرا یاد ہے بھلا بھولے سے بھی وہ ہمین کبھی یاد کرتے مین۔ ای ہے ہم تو کام کی بات بھول ہی گئے تہے بھلی کہ یاد آگئی۔ ہماری برکات کو آپ جانتے ہی ہوگیا یاد کیجیے۔ لانا تو ہا نہ۔ لیجیے ہم تمھین باتون باتون مین پیمبر بنائے دیتے ہین اگر منظور ہو تو خواجہ صاحب کو بعد نیاز و سلام میرا پیام پھونچا دیجئیے۔

بنام منشی فیاض الدین عامل جاگیرات

آپکا خط مع ہدیہ بھنیس پھونچکر مسرور الوقت کیا۔ ہے دو دون نہاؤ۔ پوتون پھلو مثل ہے (غم نداری بزبخر) چہ جائیکہ بھنیس۔ سوا اسکے میر اسن دو دہینے کا نہ حلوہ کھانیکے دن ہین۔ زبدۂ مطلب یون ہے یہان گائے کے حلیب کا صرف

ہونیکی وجہ سے یہ بلا مصرف تھی لہذا نواب کو دیدی تمہارے سفارشی خط کے جواب نے مجھے بیحد متحیر کیا وجہ کیا برادرم نواب محمد عظیم الدین خان صاحب بہادر اگر بالفرض تمہین شیخ پلپیری نہ سمجھین تو کیا شیخ نجدی بھی نہ سمجھین گے۔ برائے ضرورت ہونیوالے خط گذران دینا پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین کر دیگا۔

بنام نواب محی الدین علی خان تعلقدار

مین اللہ جل جلشانہٗ سے ملتجی ہون کہ تمہین دائما صحتِ جسمانی و سلامت نفسانی با ترقی جاودانی نصیب ہو۔ دو ہفتے سے میرا مزاج جادۂ اعتدال سے متجاوز تھا اب ایک گونہ معتدل ہے لہذا تمہارے کتبہ کے جواب کا کاتب ہون میرا جانا جیسا بیکار تھا ویسا آنا بیکار ہوا اسلئے کہ تم نہ آئے۔ افسوس وقت جاتا رہا اور تاسف رہ گیا حالت موجودہ ایسی بیکار ہے نہ کار آمد دنیا۔ نہ مفید عقبی ہے۔ ہیہات نہ پائے رفتن نہ یارائے آمدن۔ البتہ اس دورہ مین تعلقات کا بلا تعلقی دورہ تمہارا سرکار کے لئے اکسیر رعایا کے واسطے کیمیا ہے۔ عادتسے تزاد اوقات سے زیادہ عہدہ دار کا ماتعلق بہامین وقف رہنا لاریب مستعدی کی حجت۔ بلاریب جفاکشی کی بےحجت دلیل ہے تسیر سالانہ امتحان کے درجۂ اولی مین پاس ہونیکا پاس رکھنا یقیناً بالا ولی بلکہ بدرجہ علیا کا سارٹفکٹ ہوگا۔

خان بہادر محمد صدیق صاحب انجنیر کے فرزند کی تعزیت مین

حاضر و غائب مین مخلص مخاصین کو خوش دیکھکے خوش ۔ مسروری سنکے پہ مسرت
ہوتے تھے مین جب نادیدنی و ناشنیدنی دیکھتے سنتے ہین چشم و گوش وبال ہو جاتے ہین
مولویصاحب کی ہوش ربا اطلاع سے میرے حواس خمسہ گئے ۔ مین حیرت مین آگیا ۔
ہائے اس گلعذار کی پیاری صورت بوٹہ سا قد نگاہون مین پھر رہا ہے تعزیت نامہ
لکہون کیسے ۔ نرگسین چشم کے خیال مین قلم نرگس کا قلم ہوا جاتا ہے و احسرتا حسن غنچہ
امید سے بہتیری توقعات وابستہ تہین وہ والدین کی دلبستگی کا پاس نہ کرکے دل
شکستگی سے بے بسی مین چل بسا ۔ چارچمن عالم سے وہ نونہال کیا گذر گیا چاہنے
والونکو پائمال کر گیا ۔ اوس شگوفہ گلشن وان کی روح خار سے اُلجھکے گل رضوان
تو ہوگئی پر چاہنے والونکی آنکھون مین کھٹک ۔ دلمین خلش تا مرگ رہ گئی ۔ نور العین کا
دیکھتے دکھاتے طرفۃ العین مین نظروںسے اوجھل ہوجانا پس ماندونکی رہ گذر مین
کانٹے بچھ جانا ہے ۔ ہیہات پیر مین کانٹے کا لگنا اور تن سے جان کا نکل جانا
واژونی بخت کا اُلٹا سانحہ ہے ۔ باغبان نیرنگی عجیب شگوفے کہلا کے خار کھلاتا ہے
جس سے ہر شخص آتش فراق مین آنسو پیکے رہ جاتا ہے ہر گاہ معصوم کے دنیا سے نکلنے
میری جان لبون پر آتی کلیجہ منھ کو آتا ہے تو آپ کو کس منھ سے کہون کہ دل کو تھامئے
طبیعت کو سنبھالئے ۔ مگر کیجئے کیا قلب مانے کہ نہ مانے ۔ آنسو رکین کہ نہ رکین
بہرکیف صبر بلا اختیار اختیار فرمائیے تاکہ اللہ تعالے اس دکھ کے بالعوض دوسرے

بچونکا سکھ آپکو دکھائے ہمین سنائے ۔

بنام محمد اکرام اللہ خان صاحب بہادر تعلقدار

جو شخص مکتوب کے نہ آنے پر بھی صابر ہو وہ کتاب کے آنے پر کیون شاکر نہ ہو ۔ بارے وقت یہ تھی حرف دوئی تھا نہ نظر متغائر تھی تسپر دیکھنا یہ تھا کہ ایک روح و دو قالب نے قلب اقبال و پیکر بیجان یعنے (تاریخ الخلفاء) مین جان کیونکر پھونکی ہے انکے رنگ کیسے آپکا ڈھنگ کیسا ہے ۔ لھذا از اول تا آخر حرف بحرف دیکھکر شکریہ ہدیہ گذارش کرتا ہون ۔ بارک اللہ مرحوم نے جس کام کو آغاز کیا تھا اسکو کامیابی سے انجام دینا آپ ہی کا کام تھا ۔ اس الجھے واقعات کو اس سلاست سے سلجھایا ہے کہ سلسلہ بیان اپنا آپ ہی نظیر ہو گیا ہے ۔ گویا سمندر کو کوزہ مین بھر دیا ہے حق تو یون ہے بس مسیح[ف] کے نظارہ مین مسیحائی کا جلوہ ہے (اگر پدر نتواند پسر تمام کند) کی مثل کو آپ نے سچ مچ کر دکھایا ہے ۔

نیم بسمل کی فرمایش سے قاتل کے نام

مصرع ہم شہید اور رنگ تم لانے لگے ؛ خطا معاف یہ خون شہید ہے ضرور رنگ لائیگا ۔ شفق بنکے گردون پر نہ رہ جائیگا ۔ خون رلائیگا ۔ سرسون پھولنا سنا ہوگا ۔ دیکھ لیجئے آنکھو مین شفق پھولنا دکھلائیگا ۔ خون عاشق دامنگیر ہے چھٹنا خامی چھٹنا ناخام خیالی ہے ۔ ؎ ہے بے ثبات وہ الفت جو رنگ لبت نہ ہو ؛

ف مسیح الدینخان انکو والد کا نام

جو چھوٹے دامنِ قاتل سے پھر لہو گیا ہی ؛ ادس جا لئے کے چلن کا کیا کہنا جو حال سے
مارے ٹھوکر سے جلائے ۔ کرشمون سے کسیکو رُلائے کسیکو ہنسائے ۔
تمہارے آئینۂ طلعت ۔ یوسف کو آئینہ دکھاتی ہے ۔ سکندر طالعون کو ششدر
پھر آئینہ بناتی ہے یہ تمھاری ہی تو جلوہ ہین جو رسوائی کے ہاتھون سر بازار بک رہا ہون
سودائی ہو کے بے سود سودا ہو رہا ہون ۔ او شیرین ادا تمہارے شکرین لب کی
یاد مین گھل رہا ہون ۔ او ملیح تمہاری ترش روئی سے زندگانی تلخ ہے گو
دم لبون پر ہے پر ناکامی سے ہونٹ چبا کے رہ جاتا ہون ۔ زلال وصال کی
تمنا زبانِ خار پر لٹکاتی ہے ۔ تشنگی مواصلت نے زبان پر کانٹے مُنھ مین چھالے
لب پر تبخالے ڈالے ہین ۔ آپ کا چبا چبا کے باتین کرنا گو قندِ مکرر کو پھیکا کئے
دیتا ہے ۔ مگر ستم یہ ہے کہ حرفِ مطلب دل سے زبان پر نہین آتا ۔ ہی ہے
محبت برباد ہونے پر محنت خاک نہ اُڑائے تو کیا کرے ۔ کیون جی نہ جلے اور
دل مین آگ نہ لگے ۔ دیکھتے دکھاتے امیدون پر جب پانی پھر جائے کیسی ونا
نہ آئے ۔ دل خون ہو کے آنکھون سے نہ بہجائے پانی مین آگ لگنا ۔ برسات مین
گھر جلنا اسیکو کہتے ہین **شعر** ہم سینہ شد پر آتش و ہم دیدہ شد پر آب ؛ در آب و
آتش است درون و برون من ؛ آپکے خالی خولی گرمیان اور ہماری ٹھنڈی
آہین بھی یادگار زمانہ ہین ۔ مصرع تم سلامت رہو قیامت تک ۔

مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار کے نام

اخلاص نامہ نے جس کا ہر جملہ سچی محبت کا شاہد تھا۔ بالجملہ آنکھوں کو نور دل کو سرور بخشا
آپنے ہیچمیرز کے سوانح عمری کے پولٹیکل سوانحات کو زائد الوصف معنون میں کیا
دُہرایا ہے درحقیقت اپنے اوصاف جتلایا ہے ورنہ مجھ جیسے لاشے کی زندگی
ناچیز کیا جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ حق پسندی
آپ ہی کیلئے ہے کہ نا توان مین نے تولیف کو لاف۔ تصویر کی ثبت پر داغ
وجاہت۔ نسب نامہ پر اظہارِ انانیت۔ بیانِ واقعات پر تعلّی کی علت پیشین
گوئی کو کم اندیشی مین جدت تصور کیا ہے۔ آپنے بچوں کی حالت دریافت کی
ارے صاحب ہندوستانی نوجوان کا عجالتاً یورپ سے واپس آنا عجائبات سے
سمجھیے گا۔ تکلف یہ ہے کہ نواب مدار المہام بہادر کی صلاح بڑے صاحب کی شریک
ہے۔ لہذا مین دم بخود ہون۔ بحمد اللہ قی اتی ہوئے۔ بی لانی والے نہ ہوئے
چھوٹے صاحب نے میٹرک پاس کیا۔ مگر فوجی خیالات انکے کچھ ایسے بڑھے ہوئے
ہین کہ انکار دشوار ہے۔ ناگزیر مینے انکو انکے خیال پر چھوڑ دیا۔
اب وہ فوجی اٹارچی مین۔

ایضاً

اہو ہو ہو کسی آتش زبان نے کیا ہے دیوان دہار شعر کہا ہے شعر سے نہ دنیا

ابتو بیدردی ہے مجھکو ساقیا ؞ ابتدا جاڑے کی ہے اور انتہا برسات کی ؞
آپ کی سنگدلی پر رحمت خدا کی - کالی کالی گھونگر والی بادل - متوالی گھٹائین جھومتی
ہوئی آئین - جھولے پڑ پڑیان گائین - اور ہم ترس ترس کے رہ جائین دریغا
بارش کے جھڑی میرے اشکونکی لڑی - حسرتو نسے آپکے گلے کے ہار نہین تسپر
طرہ یہ کہ آپ ہم ہی پر لگے تار برس پڑین - قہر کی نگاہین جدی بجلی گرائین - پہٹیون
کے دہوئین اُڑ گئے - دل عشاق بھُن کے کباب ہو گئے - اور آپ ہین کہ مزے
لے رہے ہین - بجین بغلین اور ڈرین کاگ - اپنی اپنی ڈفلی اپنے اپنے راگ
کی ٹہرائے ہین - دیکھیئے ہمین بھولنا آپکی بھول ہے - ہمسے اُڑنا آپ کی چوک ہے
یاد رہے اِن بھول بہلیونکی سند نہین - خط کا جواب دیر سے بھیجنے کو کہین میرے
سہو کا خیال نہ کرنا وہم سے بدگمان نہ ہونا جبسے آپکا تصور دلمین تصویر آنکھون مین
جائے گیر ہے مین خود اپنی خودی مین نہین ہون ہیچی سے اپنی نگاہون مین آپ مٹا ہوا ہون یہ تو
دل رفتگون کی چلین اور جگر تفتگونکی چالین ہین کہ عمداً عتاب و خطاب کے مستحق نہین
اور آپ کشیدہ خاطر ہیسے جی کھول کے گلے شکوے کرین اور ہم دل بھر کے مزے
اُٹھائین اور احباب یون پھبتیان اُڑائین ؎ ارے میان فیض کیا چلنے گھڑی
ہو ؞ صنم کی گالیان کھاتے کھڑے ہو ؞ اور سچ جو پوچھو تو اینجانب مستوجب
عقوبت نہین ہین - وجہ کیا کہ مسٹر محمود جان کو پارسل کر کے بیرنگ بذریعہ ڈاک یا ڈاک

کارڈ بھیجدیا ہی ہرچند انکی جمال سے مین نے تو آنکھین سینکین جس سے دل بھرا تو نہین
صرف کسیقدر ٹھنڈا ہوا۔ لیکن آپ جانئے وہ تو کمال کی جان ہین نہین معلوم
وہ (ہٹ) دیا ہوا چہرہ پر نور چشم بد دور آپکی نگاہ مین کیسے کچھہ کھب جائیگا۔
افسوس مجھکو عجالتاً انکی بگلاہٹ مین شبیہہ لینے کا وقت نہ ملا غالباً آپ کو ملیگا
ضرور بر سر موقع فوٹو لیکے شیشہ توڑ ناتا کہ اسباب خود بخود شکست ہو جائے۔
نیرنگی زمانہ کو دیکھیے اور ہمارے پیارے صاحب کے رنگ لانے کو بھی دیکھیے
گرگٹ کی طرح رنگ بدل کے آفتاب پرستون کو دنگ کر دیا ہی۔

ایضاً

مین نہین جانتا کہ کس نام سے آپکو یا محبت نامہ کو مخاطب کرون۔ وجہہ کیا
جسکی ذات فضایل مین مطلق ہوا اسکے محامد مقید محبت و ولا سے کیونکر ہوون
مانا آپکی لطافت طبع کا مقتضی یہی تہا اور یہ کہ ناچیز سوانح عمری کو چیز بنا دین
مگر اسکو اعجاز کہون یا جادو کہ بات کی بات مین آپنے ذرہ کو آفتاب قطرہ کو
سمندر نظرون سے گرے ہوئے پانیکو گوہر یا آب کوثر جو کر دیا۔ واللہ یہی
سحر حلال اسیکو کہنا چاہیئے۔ ہرچند مین تو وہی کا وہی رہا لیکن آپ نے
مجھکو اپنا ایسا شیدا کر لیا کہ مجال سخن نہین۔ گویا منھ مین زبان نہین۔ واہ
مشفق آپکا کیا کہنا آپ آخر مولانا منشی غلام غوث خان بہادر فدوا القدر

سلمہٗ کہنے کو تو میرے بھانجے ہی ہین نا۔ انھون نے بھی اپنی مزید نوازش سے

ایسے ہی الفاظ سے اعزاز بخشا ہی۔

نواب صدیق یار جنگ معتمد دار الانشائی سرکار عالی کے نام

قطعہ صیاد ازل کہ دانہ در دام نہاد ٭ مرغے بگرفت و آدمش نام نہاد

ہر نیک و بدی کہ بگذرد در عالم ٭ خود میکند و بہانہ بر عام نہاد

فاعل حقیقی خود ہی کارسازی کرے اور اوس کا ذریعہ ہمین بنا کر مفت مین حاجت روا و
نیکنام کرے فرمائے تو اس سے بڑھ کر کونسی منت ہو گی جس کا شکریہ بجا لائین۔ اس
اجمال کی تفصیل یون ہی کہ یہ بزرگ با نیاز آپکی خدمت بے نیاز مین حاضر ہوتے ہین۔ غرض عرض سن لیجے۔
مژدہ سنا دیجے۔ یہ صاحب میرے شناسا ہین۔ اور مین اہل دنیا سے ناشناسا۔ یہ سنتے نہین اپنی
سناتے ہین نہ سنو تو باتین سناتے ہین۔ حق تعالی نے آپکو ہمہ تن گوش حاجت
نیوش کیا ہی۔ التجا بس و بیکس کے مقدمے کی دیکھہ بھال کر لیجے۔ ہر چند آپکی
شان مجھ جیسے بے نشانکی وضع اور وضع داری کے خلاف ہی جو آپسے کہون کہ
میری خاطر سے انکی خاطر داشت کیجے کیونکہ خالق نے آپکا خلق ہی بخلق کیا ہی
یہ شاہ صاحب سید قادری ہین پیر و پیرزادے ہین مگر بحمد اللہ پیر نا بالغ نہین
با اینہمہ جنکو فضائل کے پوٹ کہنی چاہیئے۔ بس یہی ایک عیب رکھتے ہین کہ میرے
سپارشی ہین۔ لیکن انسان الاحسان کرتے اچھے برے کی پہچان نہین کرتے ہین۔

میری صدق دلی تصدیق کرتی ہے کہ مشفق صدیق کے یہان درجۂ قبول لہذا کو پہنچ کر
باین لحاظ وعدہ وایفا کا انتظار رہیگا رہا مگر چاہتا تھا کہ سرِ دست شکریہ بھی لکھدون
تاکہ آپکو دوبارہ چٹھی کے ملاحظہ کی تکلیف نہ ہو اور تکلفِ شکر بھی ادا ہو لیکن نیاز
و انداز جانبین کہے دیتا ہے کہ شکر مخالف یکجہتی ہی نہین بلکہ مستلزم دوئی ہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

شعر آفتِ رند و پارسا شدۂ ✽ چشم بد دور خوش ادا شدۂ ✽
ساقی کوثر کی قسم مدت ہوئی مستِ شراب نہین۔ مستِ ساقی ہون۔ لبِ
لعل کی سوگند اِس منھ چڑہی کو اگر منھ لگایا ہو تو دل عدو کہا یا ہو۔ خونِ جگر
پیا ہو۔ اس ستم ایجاد لگاوٹ باز سے زاہد کا زہدِ متقی کا اتقا باز آیا ہے
اسیلئے تو درِ توبہ باز ہے جنت کی نعمت تک اسِ دم باز کے ہمساز ہے۔
یہی تو بات ہے جو مرد و عالم نہان و آشکارمی کا پرستار ہے۔ اس فصلِ گل
و جوشِ مل مین شیشہ قل قل کہتا صلا بلبل دیتا۔ گویا اربابِ نشاط کو لیتا آیا۔
مین حیران کہ یہ توبہ شکن سامان کیا ہے۔ مہمانی کسکی میزبان کیسا ہے۔ گوئندہ نے
کہا کہ بہادر علی گویا۔ او مغل جان گانے ملازم نواب خورشید الملک بہادر
کے مین مجرے کیلئے حاضر ہین۔ تب مین نے سمجھا کہ ہان جب ہی تو یہ آب و تاب ہے
بہادُر۔ (بے بہادر) اگر خفاش طلعت کالے دیو کی صورت سے جلبے گلگلے کی رنگت

رکھنے والا ہی مگر سیرت جو دیکھو سلیم پری بلکہ پری چہرہ اسے ہی اس کتھک کے لونڈے کی
نخرے تلّے لایق دید ہین وجہ کیا کہ ایسے دیدہ مین نہ شنید۔ کمان ابرو۔ تیر مژگان
اگر نہین نہو۔ مرہٹی[۱] پیالہ چارکمانی[۲] قوس تو ہی گو غنچہ دہن نہین ہے دہانہ چاہ
تو ہے سیب زنخدان نہ سہی جامن ہی سہی۔ اے واہ کتنا نمکین چہرہ ہے
بلاریب اسکو غلمان نہ کہنا قصور ہوگا۔ اول تو مین معلّجان[۳] کے نام سی کہٹکا ہین
یہ جفاکار اس ستم شعار کا ہمتا تو نہین۔ معلوم ہوا وہ نہین رنڈی ہی چونکہ
ہمنام قتال ہے بالضرور قاتل عشاق ہے اس دور دوار مین وہان شراب کے
دور۔ یہان سرگرانی۔ وہان نشہ۔ یہان خمار۔ وہان شغل بادہ ارغوانی۔
یہان رنگ زرد چہرہ زعفرانی۔ وہان مَی ناب سی لبالب پیالہ بلّور۔ یہان
بینائی دل چور چور۔ وہان عیش مین سور و سرور۔ یہان حسرتو نسے جان رنجور
سینہ تنور۔ ای جناب یہ مغل نہین مغ بچہ ہی حسن مین یوسف۔ شوخی مین زلیخا
سراپا ناز و نازک ادا ہی اہو ہو ہو۔ کتنی پیاری طوایف ہی شیرین گفتار
نمکین چہرہ۔ لب شکر بار آنکہین مست۔ نگاہ سرشار۔ شرارت سی شرربار۔
چلبلاہٹ سی بیقرار۔ زبان سے دلدار۔ دل عیار۔ سراپا گلعذار۔ مگر گلشنا
نظر جان ستان نگاہ رہزن ایمان۔ چہرہ نور کا نقشہ حور کا۔ جلوہ طور کا ہی
سیر او سدن ہوگی جب اس مہ رو کا بدرا اٹھائیسوین کو لامحالہ ہوگا یعنے ماہ

۱؎ [illegible] پیالہ
۲؎ چار کمان [illegible]
۳؎ نام [illegible]

چار دہم کے طلوع سے ہلال ابرو کا سلخ ہوکے خانہ ہمہ آفتاب ہو جائے گا
اسلئے کہ وہ روز نوروز آپکی بازگشت اور عروس کے ادخال بیت الشرف کا دن ہوگا

دوست کے کہنے سے محب کے نام

شعر تمہارے واسطے دل سی مکان کوئی نہین بہتر ٭ جو آنکھو نمین تمہین رکھون تو
ڈرتا ہون نظر ہو گی ٭ تم گلے کرتے ہو کہ خبر نہین ہوتی۔ مگر ذرا یاد رہے کہ
تمہاری ہی یاد مین از خود فراموش ہون بجدیکہ اپنا احوال تک مجکو نامعلوم ہے
اس جور پر ستم یہ ہے کہ تمہارا شر سے نہ شرمانا مجھے شرمسار کرتا ہی۔ اللہ اللہ
آجکل تو آپ الفت کی رسم و راہ کے سالک ہین۔ تب ہی تو ہم آپکے یون مسلوک
ہین۔ تمہارے بغیر ہمین چین نہین کیا ہے ہمارے بھی آپ کو آرام نہین
ہم اور تم نزبان قلم باہم دگر کیا ہم کلام ہوئے۔ میرا سر قلم۔ خون جگر سیاہی
دل شگاف ہو گیا۔ تاہم شوق وصال و مواصلت مین دلسے دل ایسا وصل
ہے۔ جیسے وصلی۔ کیون صاحب بچھڑے ہوؤنکے خط ایسے ہی رد کھے
پھیکے دو انگل کے پرچے ہوتے ہین۔ ایسے بھیجنے سی نہ بھیجنا اولی ہوتا ہے
ابھی شکوے نہین کرتا پوچھتا ہون شکایت کی حکایت بیان کرون یا نہ کرون
اگر کرون تو کیا کرون شفقت سی خط لکھنے کی مشقت تم اوٹھاؤ تو خط ہمین آئے
جیسا کہ میرا جگر کباب ہو ویسے مزہ تمہین آتا ہے۔ مراسلہ ایسا ہو گویا مکالمہ

ہو رہا ہے - قلم کی زبان سے باتین ہو رہی ہین - ہجر مین وصال کے مزے آجاتی
ہین جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہوا - اسمین بسر ہونیکا نام عیش ہی - لطف زندگی
اسی شوق کا ہمنام ہے - جلد جلد تصاویر (یعنے البم) مع محبت نامہ بھیجو - تاکہ
حسن احسان دوبالا ہو - جیسا تمہارے ناز و انداز کا نرالا رنگ ہی ویساہی ہمارے عشق
عاشقی کا بھی اور ہی ڈھنگ ہی - جسپر مرتے ہین اوسکو مار رکھتے ہین شکر مین لب
شیرین جانسے دل ملاتے ہین - رسیلی بیگم پر جان نہین دیتے نوش و نیش
کی مثل انہی پر پھبتی ہے جو نا کسی سے مگس وار پھنس جاتے ہین شعر یار کی
خنجری ادا کو دیکھہ ؛ بوالہوس جو تئے شہید ہوئے ؛ یہ جان بوجھ کے اوف
رے بدگمانیان - واللہ یہ آپکے الہام نہین اوہام ہین - مین جو رونگو نہین فقرہ
بازی میری خو نہین - ہم اس لاگ لگاؤ کے آدمی ہی نہین پر کیا کیجئے کہ تم مین
آدمیت ہی نہین - تم جیسے بیدرد کی بیدردی سے دردمند ہونا بیدلی ہے -
یہ ہمارا ہی دل گردہ ہی کہ درد کے ہمدرد مین یہی ہماری مردمی ہے - تمہاری سخت
دلی کی قسم کھاکر کہتا ہون کچھ عجب پتھر کا کلیجہ ہے کہ پسیجتا ہی نہین - خالی خولی دلداری
رگ جان مین نشتر - روح کو ٹھیس لگاتی ہے - جسکا تڑپنا بسمل کا سا حالت
نیم جان کی سی ہو - اور سخت جانی پر اسکی زندگانی خود گواہ ہو اوسکی عافیت کا
کیا ٹھکانہ ہے - دیکھئے میرا جینا آپکے آنے یا بلانے پر موقوف ہی تشنۂ دیدار

چہلکے بیچے ٹہیک نہین ۔ سہ روزہ زندگی مین ایک دن تو چین لینے دو ۔

حسب حال فی الحال غزل بہیجتا ہون ۔ میرے پیارسے ۔ پیارسے سرون مین

گائے جسکے اشتیاق مین ہم گوش برآواز ٹیلیفون لگائے ۔ آسن جمائے

بیٹہے ہین ۔ جبتک خمخانہ جہان مین شراب ۔ شراب مین کیف ۔ کیف مین مستی ہو ۔ تمہارے

وجود سے اس عالم کی بستی بستی رہے ۔

حاجی نواب متہور جنگ کے نام

بختاور بیگم آئین ۔ پیام نسبت لائین ۔ مین اس تقدیم کی دل سے قدر کرتا

مقدم مقدمہ شکریہ کو گردانتا ہون ۔ مجھے جسقدر انست ہو جیسی صاحبزادی آپکی

بہتیجی ہے ویسا ہی محمود علیخان کو بہتیجا سمجہئے گا ۔ کیونکہ مین آپکو اور نواب مقرب جنگ

کو انسانیت کی دو آنکہین جانتا اور ایک ہی نگاہ سے دیکہتا ہون ۔ بختاور بیگم

آپ کے شرایط کی خواستگار ہوئین جس سے مجہکو نہایت ہی استعجاب ہوا ۔

مین محی الدین علیخان کو اگر روح سمجہتا ہون تو محمود علیخان کو جان جانتا ہون

جو تلفظ و الفاظ مین مختلف اور معنی مین ایک ہین ۔ مین جہیز وغیرہ تک فراخ

حوصلہ نہین چاہتا ایسے دنی خیالات ادنی لوگون کے ہونے مین آپ لاکہہ مین

شادی کردین خواہ پچیس ہزار مین وہ تو آپکی صاحبزادی کا مال ہے ۔ اور

آپ حضرات کا مآل منجملہ شرایط کے یہ بھی مشروط کرتی ہین کہ صاحبزادیکو خوش

رکھین۔ اغیرہ وغیرہ سے احتراز کرین۔ کیا خوب ای جناب انگریزی تعلیم یافتہ اور لیڈی آزادہ ایسی تو انکی سرشت ہی نہین۔ بیگم کو مسرور رکھکے خوش رہنا مخصوص سر رشتہ ہی۔

ایک کے کہنے پر دوسرے کے نام سے

کہتے ہین تم اپنے کو صدیقی کہتے ہو اور صدیقیت کی صداقت پر جدّ مرحوم کے پیر مین نشان گزیدگی مار بتلاتے ہو۔ ہر چند تمنے ہر باتمین ترقی کی ہے جیسے مولوی سے (مُلّا) اور صوفی سے (ٹھیا سوفیٹ) تو کیا اب نسب مین بھی ترقی کرنا انسب جانتے ہو شیخوخیت کے لحاظ سے صدیقی کہلانا۔ مشایخی کے پاس سے نقشبندی بننا آسان۔ پر نقشبند ہونا پیر کے نشان کا مضمون جمنا دشوار ہے اس مقام مین پیر کے پیر کے نیچے سے زمین نکلی جاتی ہے۔ مبادا کہین بے سر و پا دعوے کا مآل نام کو نقش کف پا کیطرح مٹا نہ دے۔ اولاد حضرت ابوبکر صدیق کے پاؤن مین نشانی۔ آل رسول صادق کی بے نشانی نام خدا۔ نشان خدا ہے ولو فرضاً اگر تھا تو اب مرحوم کے نبہ ونبسہ کے پاؤن مین نہ ہونا لاریب اپنے ہاتھون اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا ہے کہ نہین۔ بہر حال اگر جدت ہی ملحوظ خاطر ہے بلحاظ جدات فاسدہ سیّد کہلاؤ تو بھلے سے بھلا ہی۔

راجہ شیو راج بہادر دھرم ونت کے نام نامہ

نوین کو گیارہوین شریف کی دعوت کا رقعہ پہونچا پر نارسا آپ تک پہونچ نہ سکا
نیازات ادائی نذر کے اغراض سے ہوتی ہین یا بغرض ایصال ثواب۔ بہرکیف
اس کھانے کے کھانیکا استحقاق محتاج کو ہے نکہ غیر مستحق کو (میری مراد صلحا و علما
ومشایخین سے ان حضرات کی نہین ہے جو دنیا داری مین دنیا دارون سے
اکل مین متوملون سے بڑہے بڑہے ہوئے ہین) جب کھانیکی سبیل یہ ٹھہری تو اہل دنیا کا
مدعو ہونا کیونکر جائز ٹھہرا۔ چونکہ اعمال نیت سے متعلق ہین اور آپکی نیت بخیر۔ تو
نیکنامی آپکے حصہ مین آگئی۔ گت تو انکی بنیگی جو مستحقین کا حق بلا استحقاق اوڑا لے
دیتے ہین۔ یہ اصول نہ صرف شارع اسلام کے ہین بلکہ آپکے شاستر وغیرہ سے
بھی یہی مستفاد ہین۔ چھٹی شریف مین نواب مدار المہام بہادر نے مجھے مدعو فرمایا
تھا مگر مینے کھانا نہین کھایا۔ اور سید رکن الدین صاحب اڈیکانگ سے مینے
یہی تقریر کی جو تحریر کر رہا ہون۔ اہل دول کی دعوت تہوار و جشن و تقریبات
مین ہونی احسن ہے نکہ طعام حسنات مین مستحسن۔

نواب وقار الملک ریونیو سکرٹری کے نام

آج یورپی نوروز ہے اور مجکو آپکی بہو مسز احمد سے ملاقات ہے نہ معرفت
اسلیئے مینے آپکی خدمت مین میوہ بھیجا ہے۔ تاکہ آپ موصوفہ کو بھیجدین۔
دیسی میوہ مٹھائی کا اسواسطے بھیجا گیا جس سے مسز احمد معلوم کرین کہ یہ ایسے

مخلص کا مرسلہ ہی جسمین جستہ چھلکہ نہین ہے - روز روز عید شب برات ہو

تحریر بانیاز ایک بے نیاز کے نام

شعر مے سے مراد نشہ ہے نرگس سیاہ کو ۔ یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے
اینجانب تمہارا پیالہ پیکے بنت العنب کی پیالی پیئے گا - تمہاری بیعت کرکے
غیر کے ہاتھون بک جائیگا - تمہارا دستگیر مغبچہ کا دستگیر ہوگا - تمہارا دامنگیر
اور کا گریبان گیر ہوگا - حاشا نہین کلا نہین - ہیہات آپنے اپنے اوہام کو الہام
سمجھا ہے جسکی استفہام مین میرا فہم کیسا فہیمون کے افہام تک قاصر ہین - انکی
پندار مین خطا ہی میرا قصور نہین ارے قصر جنت مین بھی میری منظور نظر حور نہین
بہلا بچہین دلکو جب بے تمہارے آرام نہ ہو - رام لیلہ کیونکر دلارام ہو - مسلم
اس سے رم کرتے - ہنود رام رام کرآتے ہین - او مہ رو تو کدہر ہے
میری آنکھون مین تو چندی کے میلے کا جھمیلہ جلوہ گر ہے - میرے کہنے کا باور تمہین
نہین اگر ہے مصرع آؤ بیٹھو میری آنکھون مین تماشا دیکھو ۔ محبت گواہ ہے
مردم دیدہ شاہد ہین - سویدا کے دل مین تم ایسے سمائے ہو کہ دوسرا
نگاہون مین پہرتا ہی نہین دیکھیئے بے دیکھے بھالے بھولے پن سے منتظر ہے
آنکھین نہ لگا لئے - سنئے سنی سنائی پر گوش بر آواز کو - لام - کاف - نہ سنائیے
تمہین اصحاب کہف کا واسطہ ہی - سگ دربان سے ذرا پوچھیئے تو - یہ کیون

بواسطہ کُتّے کیطرح کاٹنے کھاتا ہی۔ لیل النور مین کتنا شور مچاتا ہی۔ للعجب یہ شبِ دیجور مین سطرح بھونکتا ہی کیجیے کیا بے ٹُکے کیا چارہ ہے مصرع

دہنِ سگ بہ لقمہ دوختہ بہ ؛ ہر آئینہ اولی ہے۔

مخدوم زادہ کے نام نامہ

قربانت شوم۔ بقر عید آئی پر آپ کی آمد آمد کی نوید نہ آئی۔ بھوائی کا بھلا ہو ان دنون عید کیا تو خیر سلا ہی بس آپکا آنا ہی جلسۂ سعید ہے ورنہ صلائے عید وعید ہی۔ منظر خانہ بے پردہ۔ خس خانہ خستہ۔ خانہ باغ آراستہ نہ پیراستہ لہذا اسکے تمہارے واسطے دلسے مکان کوئی نہین بہتر ؛ جو آنکھونمین تمہین رکھون تو ڈرتا ہون نظر ہو گی ؛ آپکو اس ہیچمیرز کے سر کی قسم قدم رنجہ فرمائیے چشم منتظر کو روشن کروا دیجیئے۔ دلِ مضطر کو اپنا نشیمن ٹھیرا لیجیے۔

بنام نواب محمد عسکری خان تعلقدار

الحمد اللہ علی نعمایہ والایہ طرفین کی صحت و عافیت جانبین پر لائح ہی تمہاری چٹھی اور اخبارِ آمد مَرّتا بعد اُخری پہونچین۔ اسلیئے ادائی جواب کی نوبت نہ پہونچی سکے بسکہ بہمہ دیم راہِ انتظار ؛ آبلہ افتاد در پائے نظر ؛ بالآخر دولت منزل سے صدائے بازگشت گویا صلاعِ منتظر ہوئی یعنے پیشینگوئی غلط تھی۔ پیشی مقدمہ مین مغالطہ تھا۔ قصہ مختصر سید محی الدین صاحب کی طول و تشویش

کا طویل نتیجہ یہ نکلا محصل کا حاصل تحصیل لاحاصل ٹھہرا - مسٹر فالبس پلپچیٹ رہنے
دعوے کے ڈر سے خط کا جواب نہ دیا ہفتے مین وابسی حصص کا زبانی وعدہ کیا
جب فردا قیامت ہی تو ہفتہ البتہ قیامت بر قیامت - یوم الحساب ایسے وعدے کی
مدت ہی - یہان ابر گھیرا - گھرا اٹڑا ہوائی طوفان ہوا - شبنم پر اوس پڑی عقل
پر پالا پڑا ہے - جہلا آب حیات کی تمنا مین آنسو پیتے - سفہا صفحۂ ہستی سے
مٹے جاتے ہین -

بنام احمد حسین صاحب

سر نوشت انگریزی کے دھوکے مین - میری انجانی - جاننے والیکی نادانی جو
التوائے جواب کی بانی ہوئی اس کا عذر خواہ ہون - آپکا یہ کہنا (مخاطب جانتا ہے
مخاطب الیہ نہین پہچانتا ہی) عجوبہ کی بات ہی - بھلا یہ بھی کوئی بات ہی مین اور
محمود جان کے عزیز از جان سے انجان - جان پہچان کا منتظر الی الآن رہون
نہین ہرگز نہین - مانا گو مین اپنا آپ شناسا نہین پر شناساؤن سے ناآشنا
تو نہین - اس سوچ بچار سے درگذر یئے مطلب کی سنئیے - فکر نہ کیجئے آپکے
برادر - بے فکری سے ضلع اندور کی نظامت دیوانی کی کرسی پر ڈٹے ہوئے
بیفکرون کے آسا - ہٹ دہرمی کے اٹھے فتنے بٹھا - سادہ لوحونکی لوح دل سے
خط غبار مٹا رہے ہین - بار خاطر نہ ہو تو ذو القدر بہادر نا قدر و ستگ اس

نارسا کی تسلیم پہونچا دیجئے والسلام -

بنام خواجہ محمود خانصاحب ناظم عدالت دیوانی ضلع اندور

لٹیرے نے نہ صرف آپ ہی کے کپڑے لتّے کی کتر بیونت کی - بہتیری شئے کولاشی چاندنیون کو نصیب چاندنی چوک - فرش کو فروش - چھچونکو کفگیر - گلاسونکا پیالہ دستر خوانی کنوئونپر بہی ہت پہیر کیا - شیر قالین نے قالینونکو روباہ بازیون سے پاٹ بناکے ریل بیگ کر دیا - اُدہیڑ بن سے جستجو کے ٹانکے ڈہیلے ہونے پر ٹانکا نہ ٹوٹا - اس اندہیر کا کچھ ٹھکانا ہے - دندیئے جبکہ آپکی ٹوپی اُڑا - اور اُڑ کے چراغ گل پگڑی غائب کر دیا - بڑی عرق ریزی سے عرق آلود عرقچین کو متلاشیونکی پامردی کہنا چاہیئے - ہاتہ لگی - پر مردک عبداللہ گول مول کر کے لمبا ہوگیا - سردست دستیابی پولیس کے ید قدرت مین ہے نہ عدالت کا اسیر دست رس ہے - دہوبی رومال لے کر روپوش - دہوبن سوت کی آڑ مین دمنا ہے رونی صورت نین سکہہ آنکھین ململ کے کہتی ہے یہ بندی نری میل خوری ہے - نائونوش مین وہ خود فروش ہے - آپکا احمق وکیل دہوبیکے گدہے کی روش گہر کا ہے نہ گہاٹ کا - مفت مسلم ننگی کا ستر عورت بنگیا ہے -

بنام نواب اعظم یار جنگ معتمد مالگزاری

خدا گناہ بخش و عطا پاش ہے - نیک بندے خطا بخش و عذر نیوش مین - بدین

رہگذر آپ بھی معذور کی معذرت پذیر لیجیے۔ بوقتِ مسہلِ اولی ایک دوست کی
آمد مین آئے۔ قیل و قال سے انکی نشست کی حال مین اسہال کی نوبت آئی پر انکی
برخاست کی نوبت نہ آئی۔ آپکے آنیکا علم نہ تھا۔ آج مسہل ثانی تھا ناگزیر مینے ملازمین
کو جتلا دیا تھا واپسی کے بعد اطلاعی کارڈ آ پہنچا۔ کارڈ ہوا مسہل کا نفع باعثِ نقصان
ہوا۔ یہ آزاد ہرچند خانہ نشینی کا پابند ہے بارے اشتیاق مین سر سے چلنے کو
جو بند۔ بارِ خاطرِ جناب نہ ہو تو آنے پر پا برکاب ہون۔

محمد وزیر علیخان بہادر مخاطب بہ سلطان الحکما کے نام

آج ہوتا ہی دلا در دجو میٹھا میٹھا ؛ دہیان آیا ہی تجھے کسکے لب شیرین کا ؛ خط کیا
آیا نسخہ شفا آیا۔ دردِ فراق کی دوا لایا۔ آپنے میری سوانح عمری کی نہایت
شیوع پر کافی غور کیا ہے۔ تبھی تو اظہارِ جذبِ دل کیا ہے جس کا خاکسار
بدل مشکور ہے۔ مگر دہر کا ہے کہان کم بصارت بی بصیرتی سے منصور کے
انا الحق کہنے پر جیسا ناحق مسلوک ہوئے ویسے ہی میرے حق لکھنے پر مجھسے سلوک ہون

نواب حسام الملک خانخانان معین المہام سرکار عالی کے نام

مسٹر ہاڈسن پرنسپل نے مولوی عبد العلی صاحب والہ سے پنشن کی خواست کی
درخواست کی ہے۔ جسکی ابتدا ایک کرشچین کی ترقی جبراً و قہراً ہے ملاحظہ تو فرمائیے
کجا مولانا کی لیاقت و ہمہ دانی۔ کہان اس نو خواندہ بلکہ ناخواندہ اجنبی کی فارسی دانی

عربی سے حیدر آباد ایسا بیخبر ہے جیسے پارسی سے فارسی مفقود الخبر ہے -
جب مولانا کی ساری تنخواہ مین نہین گذرتی آدہی مین کیونکر بسر ہوگی - آپ ماہوار مین انصاف نہ کیجئے معاملے مین انصاف کیجئے جناب کا مذاق شعر و سخن مشہور آفاق ہے اسلئے مولانا نے ایک رباعی جو فی البدیہہ کہی ہے ملاحظہ فرمائیے کیسی کہی ہے - رباعی اے یاورِ تو نظام خاقانِ دکن ؛ قالب دکن ست و ذاتِ تو جانِ دکن ؛ محبوب علیست شاہِ اکبر امروز ؛ عرفی منم و تو خانخانانِ دکن ؛ -

شوقین طالب العلم کے نام

مصرع آتے ہوئے اودہر سے کئی پارسا ملے ؛ اے واللہ ان حضرات نے ناک دم کیا کر دیا - بس دم ناک مین آ گیا - آٹھون گانٹھ کمیت خاص شوہ مین جو گنڈا پوزی تڑا ئے ہوئے بگ ٹٹ بھاگے جاتے ہین - فرائے لیتے ترارے بھرتے ہین خوف ہے کہین خشک دماغی سے چراغ پا ہو کے تردامنون سے دست و گریبان نہ ہون - اس خلفشار مین اینجانب کو یہ سوجھی (اور اچھی سوجھی) تم بھی پند و نصائح کا ڈہنگ جماؤ تو سہی کچھہ نہ سہی (پڑھے لکھے مفت مسلم مولوی ملّا ہی سہی) کم از کم نقدی عطر کی شیشی پھول مٹھائی کے کھاتے بچے جو ہیٹ چڑ ہینگے وہ تو خدا کی دین یا زبان و بیان کی کارگزاری

علاوہ نیکنامی ہوگی - اِس اُلٹ پھیر مین اگر کوئی عقیدتاً لٹ پٹ ہو گئی تو واہ
جی واہ پھر کیا ہے پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین خوب گھی کے چراغ جلینگے - خیر کیا یاد
کیجئے گا - ادہر کان دیجیے گا - اوسکی بسم اللہ یون ہوتی ہے مجلس و محفل وعظ
مین جو مہ جبین جلوہ گر ہوتی ہین انپر اگر دل آئے اور لگے ہاتھون - ہاتھ سے نکل
جائے تو پری تمثال کے تصور مین آنکھ بند کرکے حوران جنت کا خیال کرنا - اور سمجھنا
کہ مصرع ع بس وہی رنگ ہے نقشہ وہی سامان ہے وہی - تمہین واللہ سے دیکھو تو
کیا رنگ جمتے ہین رندی مین جتنی بنتے ہین آپنے دو ملا مین مرغی مردار سنا ہوگا
دو مرغیون ہین ملا حلال نہ سنا ہوگا -

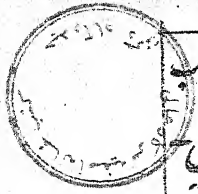
مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

قاصد آیا نامہ لایا پیام پہنچایا - آپنے بستر فراق پر پاؤن پھیلائے ایڑیان
رگڑتے ہوؤن کی مزاج پرسی کیا کی - دستگیری کی جس سے یہ نیم جان جی گیا - جان گیا
کہ پرسان حال ہین جسکی ابتدا برنگ غنچہ دل گرفتگی تھی - اور پژمردگی انجام - اوسکے
لئے شگفتگی کیسی اشفتگی ہی پر اختتام تھا - میری حیرت پر آئینے کو حیرانی - پریشانی
پر کاکل کو پریشانی - نگرانی پر نرگس کو نگرانی ہے - میرا ماجرا ماجرائے عجیب ہے
مجھے دریائے احمر و اصفر سیاہ کاری مین ایسا ڈبوئے ہوئی ہین کہ بحر اسود
و اخضر تک میرے روبرو اترے جاتی ہین - یہان رنگ جمنا کیا اُلٹی گنگا بہی

جاتی ہے۔ بے بہرگی مثلِ حباب بہائے لیجاتی ہے۔ بیخودی کی ناؤ بہاؤ پر نہین آتی ہے۔ آپکی تحریر اور فیاض الدین صاحب کی پیامی تقریر جو باہم ہم بیان وہم زبان تھی میری لسان اون کلمات کے شکر بجالانے مین قاصر ہے اسلئے کہ مجھ جیسے ہیچمیرز کی نسبت ایسے بے بہا خیالات آپکے بلاشک انمول ہین مین جیسا اپنی تئین ہیچ سے بھی مناسبت دینے سے منفعل ہوتا ہون اور ہو رہا ہون کہ وہ الفاظ ملین جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہون ویسا ہی متفکر ہون کہ کن لفظون سے مشکوری ظاہر کرون جو شایانِ شان آپکے ہون میرا وصف آپکے اوصاف کے آگے گویا سبزہ زار مین سبزہ گلذار مین گل ہے۔ مدرسۃ العلوم کی تربیت کی باترتیب یگانگت ایسی نہین ہے جو دوری ظاہری ایک دوسرے کو بھلا دے۔ ممکن ہے کہ مین اپنے کو بھول جاؤن لیکن کیا مجال جو آپ کو بھول سکون۔ تدبیر و تقدیر بشیر۔ شادمانی دستگیر رہے۔

نواب روشن الدولہ من اقربائی اعلیحضرت حضور نظام کے نام

آنکھین آپکے دیکھنے کو ڈھونڈتی۔ کان تقریر سُننے کو ترستے مین گو سرِ دست کوئی موقع تقریر نہ آیا۔ بارے شکر ہے وسیلۂ تحریر ہاتھ آیا۔ ہرگاہ خداوند حقیقی نے آپکو سراج دودمانِ دولت۔ خداوندِ مجازی نے روشن الدولہ فرمایا تو چاہیئے کہ آپ گاہ گاہے نکبتیون کی ظلمت کو شبِ نور۔ پریشان روزگار کو



مسرور فرمائین- اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ یوسف علیشاہ صاحب آپکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین یہ علتی مشائخ ہین نہ علت مشائخ رکھتے ہین فی نفسہ بزرگ و بزرگ زادے ہین ہرچند شاہ صاحب کی صورت خیر ہی خود سوال ہے لیکن آپسے بجز اس التجا کے کچھ اور رسایل نہین ہین کہ انکی شاہی اسنادی زمینات جو بے پروائی سے داخل خالصہ ہوگئے ہین انکی واگذاشتی کیلئے خالصاً للہ حضور مین سعی فرمایئے- تاکہ ان کے اطفال کی صورت پرورش نکل آئے- کیونکہ انکو سطح کی پیدائش نہین ہے-

مسٹر محمد فاضل انجنیر ضلع گلبرگہ کے نام

شعر دلتین سہتا ہی کیا کیا آدمی ؛ نفس مرد و دشقی کے واسطے ؛

آپنے بہت کچھہ تک و دو کی دستگیری کی توقع مین ہاتہ پیر مارے مگر کسیکے ہاتہ پکڑنا کیسا انگلی تک نہ پکڑا ہیہات اس سرمغزی پر بھی تمہارے سر سے سودا نہین جاتا- اجی یہ کندہ ناتراش بسولے کی سی تراش رکھتے ہین- مانا سردار دلیر الملک ہوم سکرٹری میرے رشتہ دار ہین لیکن مین ایسے ناتے گوتے کو کچے دہاگے سے بھی زیادہ بودا جانتا ہون- کسی نے دنیا سے پوچھا تجھکو کس سے عشق ہے- جواب دی جو میرا عاشق نہین ہے- دیکھو شبنم کا عروج فنا ہی اوس کا اوج فناء انفنا ہے- شرر کا آغاز ہی انجام ہے لیکن

یہی ہمت وغیرت کا سرانجام ہے ورنہ زندگی پر بھول جانا پنجابی کا
کام ہے۔ تم ششدر کیون ہو۔ چپکے بیٹھو نہ کیا فائدہ ہے یہ قدرت نے
پنجے مین نشو نہی کا شعار رکھا ہی اور تم ماہانہ پانچسو پاتے ہو جسکو پانچون
گھی مین۔ سر کڑاہی مین کہنا چاہیئے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مخدوم زادہ حضرت فرید میانصاحب چشتی دام برکاتہ کے نام

آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کا وقوع حادثہ واقعۂ قیامت سے کم نہ تھا۔ درحقیقت
ہم غلامون کے لئے قیامت کبریٰ یہی تھی اور کیون نہ ہو ہمارے حامی۔
درد والم کے سُننے والے۔ درمان و مداوا فرمانے والے۔ بیقرارون کے
قرار۔ گمراہون کے ہادی۔ عاشقون کے محبوب و مقصود۔ بیخودون کے
خود دار۔ دردمندون کے ہمدرد۔ سودائیون کے خریدار۔ محتاجون کے
حاجت روا۔ جنکے آگے فقیر و شاہ گدائے بینوا تھے۔ جو منظور نظر تھا وہ
بانوا تھا۔ اُس محبوب نے اپنے معشوق کے وصل کی مسرت مین۔ ہم حسرت و
حرمان زدون کو چھوڑ کر اوس عالم کو معمور کیا۔ اب ہم محروم دیدار
اپنے دلدار کے لئے جسقدر روئین اور ہم نہین جان کھوئین تھوڑا ہی کیا کیجئے
نہ بن پڑتی ہے نہ بس چلتا ہے۔ بااینہمہ ہم بدنصیبون کو اپنے تئین کم نصیب
نہ کہنا چاہیئے۔ وجہ کیا کہ آنحضرت غلامونکی تسکین کیواسطے آپ کو بحکم

(الولد سر لابیہ) اپنا صحیح جانشین چھوڑ گئے ہین - ہرچند
عرضِ تعزیت سخت بیدردی ہے لیکن ناگزیر بہ لحاظ رسم و سنتِ نبوی ملتمس ہون
آپ صبر فرمائین کیونکہ عادت الہی یون ہی چلی آتی ہے - گریہ و زاری ہمارے
لئے انسب ہے نکہ آپکو مناسب ہے جب آپ ہی بے صبری فرمائین تو ہمکو تسلی کون دیگا

سید محی الدین صاحب کے نام

رقعہ پہونچا مگر تمہارے مرقع خیال تک میرا تصور رسا نہ پہونچا - نواب فتح نواز جنگ
سے بعد شکریۂ عافیت جوئی یہ شعر کہدینا ؎ فارغ از وسوسۂ گبر و مسلمان کردی
اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی ؛ سفارشی رقعہ کے ذکر کا مذکور
نا ملایم ہے - دنیا بامید قایم ہے - قیام زندگی کے لئے امیدواری کو
خوش کن شغل سمجھنا چاہیئے تاکہ مایوسانہ صبح کے قلق اور شام غریبی کے
شفق سے جگر شق رنگ فق نہ ہو - پندرہ مہینے ہوم ڈپارٹمنٹ مین ہین
جسمین بیسون بھرتی ہوگئے اور ہم خالی رہ گئے - ادہورے ڈکوسلون کا
سارا مدعا یہ ہے اہل غرض - بغرض سفارش پر کان رکھتے نہ اپنی مطلوب کے
سوا دوسرے کا مطلب سنتے ہین زیادہ زیادہ -

حاجی مولوی محمد نور الحسنین صاحب جاگیردار کے نام

شکایت نامہ صادر ہو کہ مجھے ثنا کی تو نہین البتہ حاکی کیا - آپکا یہ فرمانا

(مین یاد دہی عطاے شادی کے پانچہزار روپے کیلئے بمبئی آیا مگر درِ دولت سے ایسا ناشاد نکالا گیا جیسے فقیر انکالے جاتے ہین) معاذ اللہ مین اور یہ بے ادبانہ حرکت حضرت غریب کو خانہ غریب ہے چہ جائیکہ دولتخانہ۔ وہ یہ تھا نہ وہ تھا۔ اسٹیبلا نیڈ ہوٹل تھا ناسازیٔ مزاج کی وجہ سے ڈاکٹر کا حکم تہا آدمی محکوم تھے دروازے کا آویزان تختہ سد الباب تہا۔ شاید مجہہ سے اجنبی کا آنا منجر بفساد جاتا ہو۔ اسمین میری خطا تھی یا آپ کا سہو تھا اسکا فیصلہ تو آپ ہی کو فرمانا چاہیئے۔ ٹکٹ سے جو کام نکلتا تھا نفرما کے خالی خولی مجہپر بار شکایت ڈالنا غالبًا خالی از طول عمل نہ ہوگا۔ لیکن چند سال کا میرے امانتی ستر ہزار روپئے سے انکار کرنا۔ بمبئی والے کا دو لاکھ روپئے کا اقرار کرنا اغلب سماعتِ شریف مین آیا ہی ہوگا۔ قصہ مختصر براہِ کرم باندازۂ وقت بلا تعین نیازمند سے طالب ہو جیئے تو نذر پیش کرنیکو حاضر ہون۔

مخدوم زادہ میان صلاح الدین صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالےٰ کے نام

آپکا چیستان نامہ معمّا چامہ صادر ہوا۔ ہوائی کنایہ سربند راز سمجھنے کا دماغ بندے کو خدا نے نہین دیا جو سمجھتا۔ رجسٹری خط مین جب یہ احتیاط کی گئی ہے تو صاف یون ہی کہ مجھہی سے یہ احتیاط فرمائی گئی ہے۔ مجھے تو جیسی صاحبزادونکی تعظیم تا مقدور لازم ہے ویسی ہی صاحبزادیونکی تکریم بحدِّ امکان ملزوم ہے

ہر شخص دونو آنکھونکو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے - دوئی مین احول علیلا ہوتا ہی

خان بہادر ذوالقدر کے نام

تحفہ مع کتاب مجلد پہونچا - کیا کہون خدا نے آپکو کیسی نور کی طبیعت دی ہے

یہ خطوط نہین خط شعاعی آفتاب فضیلت ہین - الفاظ جو دیکھو آب کوثر سے دہلے

فقرے وہ گویا سانچے مین ڈہلے - چستی بندش طرۂ حور کو پریشان کردے

سلسلۂ بیان کو سنبل کی لڑیان کہون یا گل مسلسل گندہے ہے شُستہ زبانی

پر آتش و ناسخ بلاغت سی ہاتھ دہو بیٹھے - واقعی آپکے منشآت کا ڈہنگ

الگ تھلگ ہر رنگ نرالا ترکیب انشا نرالی ہے - تصوّف نکات پر صوفی صافی

غش غش کرے - مزاحی لطیفون پر مہذب ظریف غش کرے - گو میرا قلم یاری

نہین کرتا جو اس تحفے کا شکریہ لکہون تاہم شکر گذار ہون -

مخدوم زادہ میان صلاح الدین صاحب چشتی کے نام

بندے کے رنجور الفاظ سے آپ رنجیدہ نہ ہون - خادم کا مسلک صریح ومرنجان

ہے یقین مانئے کہ جبتک میری جانمین جان ہے اور قالب مین قلب اور

قلب مین روح - روح مین ایمان - اور قدرت مین امکان - مین آپ حضرات

کو اپنے سی عزیز اور زندگی سے پیارا جانتا ہون - خدا گواہ ہے اور آپکی

محبت شاہد - بندہ اپنی طبیعت سی لاچار ہے گاہ گاہ بے گستاخی ہوجاتی ہے

اللہ معاف کیا کیجئے۔ واحسرتا ابتک آنحضرت کے انتقال پر روتا تھا۔ آج

اپنی زندگی کا ماتم کرتا ہون

ایضاً

نامہ کے شکر مین شکر یہ ادا کرتا ہون۔ عرض کو عارضی نجانئے براہ جوہر شناسی

جوہر مانئے۔ عالم تماشا ہے۔ مین آپکا شاکی۔ آپ میرے حاکی۔ میرا شکوہ

یہ کہ آپنے خط کا جواب نہ دیا۔ آپکا گلہ وہ کہ مینے خیریت گوئی عافیت جوئی نہ کی

اے جناب ذرا یاد کیجئے بندہ یاد وہی کرتا ہے۔ آپنے احمد آباد تشریف

لے جاتے وقت جو خط بھیجا تھا مین نے درجواب اوسکے رجسٹری رقیمہ روانہ کیا تھا

متحیر ہون آخر ہوا کیا۔ کسکو پھونچا۔ کسنے لیا۔ کسنے دستخط کیا۔ کس کنکوے کا

اوڑا یا۔ کن اغیار نے ہتھہ مارا۔ پیچ یہ ہے اوس لفافے مین پیارے صاحب

جوابی لف ملفوف تہا۔ انکو نہ پھونچنے کے ملال کے علاوہ غم یہ ہے وہ کیا سمجھے

ہونگے۔ اول سے تو مین ڈرپوک آدمی تسپر انکی انوکھی طبیعت بانکے مزاج سے

اور بھی ڈرا ہوا ہون۔ ڈرتا ہون کہ مبادا بے گناہ۔ گنہگار نہ بنا یا جاؤن

بس آپ سمجھ جائیے ادہر انکی تیوری چڑہی۔ ادہر میری صورت اوتری۔

ہوش فقرو۔ حواس کافور۔ اوسان خطا۔ جان رنج مین۔ اور سو طرح کی

جفا۔ ہنوز تصویر نہ پھونچنے کا درد جو کلیجہ کہائے جاتا ہے۔ وہ کس منھ سے

کہ حضرت شیخ ... جنتی ... عنہ

بولون کیا وہ بیدرد سنینگے یا باور کرینگے کہ ڈاکیہ نے میرے خط پر ڈاکہ مارا ہے
نوٹ سمجھکر لوٹ لیا ہے میان للہ مجھکو اور میری بیگناہی کو ذرا دیکھنا۔ پیارے صاحب سے
کیسا ڈرا ہوا ہون۔ کیونکہ وہان۔ پر کے کوّے اُڑا کرتے۔ باتکے تبنگڑ بنا کرتے ہین
اب جو یہ حیلہ ملا ہے اللہ جانے کیا کیا ہوا پر باندنو باندہینگے۔ لمڈورے۔ لمبے پیچ
لڑائینگے کہتے مارینگے۔ اتفاقاً کوئی کنکوا کنوّن مین سے کٹا ہوا بہتی آڑائے
(وہ پنیدی بہی ٹی) تو بہتے پر سر ٹوٹنے کی بات ہے۔ کیا عرض کرون خیالی پیچ پاچ سے
کٹا جاتا ہون۔ مانجہا ڈہیلا ہوا جاتا ہے۔ یقین مانئے بندہ رجسٹری خط نہ بہجوانے
کا عذر اصلا نہ مانیگا۔ کیا اِس سررشتے کا کاغذ پتنگ کی ڈور تھی۔ جو لونڈون نے
لوٹ لیا۔ ہرچند تصویر کے تصور مین نقشِ دیوار ہون لیکن کششِ محبت مین کھچا جاتا ہون
جلد آنکی شبیہہ مع خطِ خاص روانہ کرا دیجئے اور یہ شعر پڑہ دیجئے۔ شعر

اِن دل فریبیون سے نہ کیون اوسپہ پیار آئے ٭ روٹھا جو بیگناہ تو بے عذر من گیا ٭

آپکی ملازمت اور اونکی مواصلت کے سوا اور کیا عرض تمنا رکھتا ہون جو
معروض کرون۔

بنام نواب بشیر نواز جنگ صوبہ دار

ہم خرما و ہم ثواب کی مثل مشہور ہے۔ بارے ہم فال و ہم تماشا کی تمثیل سے
روضۂ خلد آباد مین نظارہ دار العمارہ حضور بالضرور ہے۔ جہان نہ بے نیاز

تماشونکو بدل جائین وہان بانیاز بجان کیسے نہ آئین ہیہات حکومتی ادلجہاؤ
سلجھاؤ نے مجھی پابند اقامت کر رکھا ہے تاہم براہ شوق اورنگ آبادی اریل کی
رال ٹپکی پڑتی ہے۔ اسکے کھلنے تک اگر جیتا ہون تو تمہیں وعدہ جیت تاہون ورنہ
سارا جیتا ہرن ہو کر شکار چشم غزالان ہوجائیگا بسمل نیم جان رہ جائیگا۔
قیام خیام ناندگاؤن مین صاحب معلوم کا مقام ہے کھٹک کے صوبدار ہین
سے سکتے رہنے کا تذکرہ ہر آئینہ فرا یاد خاطر ہوگا۔ آخر گردش دور دوار سکی
تصوری مرکز وہی ہوا جو مرکوز خیالی تھا۔ آمدم برسر مطلب تقریر جیسی منتظر دیدار ہے
ویسا ہی تحریر کو سبب درکار ہے۔ باکاروں نے خالی خولی خیریت جوئی عنایت
کوئی محض بیکار ہے۔ نظر بران ضروری بات یہ ہے کہ میرے نبیرہ نواب محمد عسکر
نبیرہ سالار الملک مرحوم کے منجملہ جاگیرات چند موضعے آپکے صوبے مین واقع ہین
نزاع حقوق پر ضلع سے بادائے مناسب رپورٹ ہوئی ہے امید ہے کہ آپ بھی
اسبارہ مین وہ تجویز وسفارش فرمائینگے جو روابط سلف وخلف کے شایان ہو
اور بندہ ہوا آپکا جو بندہ احسان ہو۔

مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

مین نامہ کا شکریہ ادا کئے بغیر رہ نہین سکتا۔ پر کیجیے کیا ہیہات دل کا مطلب زبان
قلم سے مؤدی نہین ہوتا۔ بیوقوف اپنے تئین دکھنی وہندوستانی کہتے ہین

اور نہین جانتے۔ وہ غلا کسکو کہتے ہین تشیمن کے اعتبار سے یورپی عجمی نہین ہو
بحمداللہ ہم تو خون و دل عربی رکہتے ہین۔ واقعی تصنیف مصنف کی یادگار ہی
بارے مجھ جیسے بے سمجھ کے سوانح عمری کو باکار سمجھنا بیکار ہے۔ آپکا یہ فرمانا
(خدا نے یہ دیا وہ دیا۔ پر تمنے کچھ نہ کیا) ٹہیک ہی بارے صورت بہرصورت
بے اعتبار ہے۔ اسپر کسکو افتخار ہے۔ رہی سیرت البتہ یک گونہ در اختیار ہے
جس سے خود مجھکو ندامت ہی۔ رہا دل و دماغ وہ تو کب کا گیا گذرا ع دماغ
بر فلک و دل بزیر پائے بتان ؛ ز من چہ می طلبی دل کجا دماغ کجا ؛ دنیا کے
ہست کی ہستی ہی کیا ہے جسکے ہست و نیست پر مرمٹون۔ قناعت و استغنا کو
کھو بیٹھون۔ دیکھیے گلستان اپنی رنگ و بو سے باغ باغ ہے بہار مین کھلا
جاتا ہے۔ گل و بلبل کے ناز و نیاز پر پھولا نہین سماتا ہی۔ لیکن آخر نتیجہ اسکا
خزان ہے۔ سرو کو آزاد کہتے ہین حالانکہ وہ بے ثمری سے پا بگل ہے۔ سبزہ
سر سبز ہین یگانہ ہے مگر آخر پامال بیگانہ ہے۔ عشق پیچ پیچیدگیون سے پیچان۔
سنبل الجھن مین پریشان۔ نرگس سراپا حیران غنچے کی چٹخ کہے دیتی ہے کہ گل خوشی میں
کہلا نہین جاتا۔ اپنی ہستی پر ہنستا ہی یا ناظرون کی غفلت پر خندان۔ قمری طوق
بگردن۔ بلبل نالان۔ ابر گریان۔ شبنم اشکبار۔ خار پُرخون۔ لالہ داغدار۔ چنار
شرربار جیسے پھولون مین رنگ اور باس شب باش نہین ویسا ہی چند دن کے بعد

میری یہان بود نہین باش نہین۔ ہمین معلوم سمجھ پر کیسی اوس پڑ گئی۔ کیسا پالہ پڑ گیا دیکھتے ہین لیکن نہین دیکھتے۔ سنتے ہین مگر نہین سنتے۔ طبیعت ہی تو ہی بس جسطرف چل نکلی نکل گئی۔ مجھکو تکلف سے عار ہے۔ میری تحریر تک نثر عاری ہے جو اپنے کو برباد سمجھے وہ کسی کو کیا خاک سمجھے۔ مجھے اگر ہوتا آپ حضرات سی ملال ہوتا نکہ لالہ کھوریل و مرزا شور بخت سی۔ وہ انجان بجز دال چپاتی تلے مسکین گے کیا جانین

میجر نواب افسر الدولہ کمانڈر گولکنڈہ برگیڈ و اڈیکانگ حضور نظام ؛

مین دیکھتا ہون۔ چشم بصیرت کہے دیتی ہے۔ کہ کیسی کچھہ آپ کی زاید الوصف محبت مبندول حال محمود علیخان ہے۔ چونکہ شکر مستلزم دوئی ہے اور دوئی مخالف وحدت دیکھی۔ اسلئے بس یہی ایک مصرع اظہار مشکوری کے واسطے موزون ہے مصرع شکر منت ہائے تو چندانکہ منت ہائے تست ؛ باانیہمہ اس ناتمام مسرت کا تاسف تمام یہی ہے۔ جس کا مختصر یون ہے (بی۔ اے۔ یم۔ اے۔ بیرسٹری۔ انجنیرنگ۔ جیالوجسٹ۔ اگری کلچر۔ سائنس) انڈین۔ یورپ مین حاصل کرسکتا ہے مگر ملٹری کمیشن یافتہ ہو سکتا۔ نہ ڈولچہ مین از روئے رول پاس کیا جاتا ہے نظر بر آن کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیئے جس سے ہمین ہم خرما و ہم ثواب مل جائے۔ اور دوسرے دن کو اس کا ثمرہ ہاتھ آئے۔ اسبار مین مینے نواب مدارالمہام بہادر سے اور آنریبل ریزیڈنٹ صاحب ذیجاہ سے التماس کی تہی مگر افسوس مصرع ہوا مین دست جھٹکا

دشمن اوسکا آسمان کیون ہے ؛ خدا آپ کے ارادے مین برکت اور قبضے مین قدرت
دے تو یہ ڈانوان ڈول گرہ ڈو لچہ جائے۔

منجانب خالص۔ مخلص کے نام

شعر خوبرویانِ جہانسے تجھے نسبت کیا دون ؛ ہوتے یوسف تو بتاتا اونہین صورت تیری
یاوری بخت ورسائی طالع سے تمہاری طلعت ہمین پہونچی۔ فرطِ شوق وجذبِ محبت
مین الفت کی نگاہونسے دیکھ رہا ہون۔ کیا کہون تمہارا سراپا سراپائی حسن ہے
نور کے سانچے مین ڈہلا ہی۔ قامت قیامت۔ سر۔ سرِ بازو نگاہ سرمایۂ ناز ونیاز
پیشانی مہ جبینون کی پیشانی۔ خطِ پیشانی۔ خط کشِ سرنوشت جبہ سبز خطان۔ رُئے روشن۔ رو کشِ
مہروشان لمبی چوٹی دراز گیسو ہمزلف زلف رسا۔ ناتوان محبت کے عصا۔ آنکھین جادو
نگاہ فتنہ ترچھی چتون بانکی ادا۔ نگاہِ بیمار بیمارونکی شفا۔ مژگان وابرو تیغ وخنجر
کی آبرو۔ فرق یہ ہی اوس کا مجروح جینکا ہونا چاہتا۔ اِسکا گھایل جان دینے پر تا ہے
بھوین کمانی۔ مژگان تکی کمان کا تیر۔ چاند کو صورت سے ہلال کو ابرو سے کیا مناسبت
وہ کہان یہ تیور و بل کہان۔ کدہر گہن کی صورت۔ کدہر نور کی مورت۔ ہم نے
مشتری مین چار چاند سُنا ہی۔ اِس زہرہ جبین مین دو ہلال دیکھہ لیا۔ اِس
خورشید طلعت سی چاند کو کیا مشابہت وہ دو ہفتے مین ہلال سے بدر ہوتا ہے۔
اوراس سے ہفتے مین بیسیون ہلال بدر ہوتے ہین۔ اس آئینہ رخسار کو حسنِ یوسف

آمینہ ہر آئینہ دکھلاتا ہی۔ تل کو سویدائے دل کہنا حجر اسود کی قسم نکتہ بمعنی ہے خموشی
شکرین لب کی شیرین گفتاری کو کہے دیتی ہے۔ حلاوتِ سخن اسکو کہتے ہین قمر دونکو
ہم جلانے ہین۔ لب۔ جان بلب کے مسیحی ہوتے اگر دہن تنگ سے بات نکلتی۔ اسلیے
تو ہم بے اجل مرتے ہین۔ ذقن پر سبب آسیب زدہ ہے حسن چاہِ زنخدان کی
چاہ مین ڈوبا ہوا ہی۔ نازک کلائی کو پنجۂ مرجان سے نسبت دینی بھدی تشبیہ ہے
نازنین انگلیان دلمین چٹکیان لیتی ہین گلے کو صراحی سے نسبت نہین دینا۔ دریائے
حُسن کو کوزۂ بلور مین بند کرتا ہون سینۂ و شکم سڈول و باصفا پر نظر شکیبائی سی پھسلتی ہے
تو جان اٹکتی ہے پستان کو قبۂ نور کہتے ہین مین سنگدلون کی سختی سے تشبیہ دیتا ہون
ناف کو گردابِ محبت کہون یا آبِ وصل کا سرچشمہ یار باقی صحبت باقی مابقی عند التلاقی

میرزا احمد علیخان صاحب بہادر صدر مہتمم کوتوالی کے نام

حصول محبت نامہ عذب نہین۔ عذاب ہوا۔ اسلیے کہ آپ نہین آئے اور خط
پہونچا۔ تاہم کاتب کا تو نہین البتہ مکتوب کا مشکور ہون۔ ہرچند آپکی رفتار سے
پایا جاتا ہی اور چال ڈھال کہے دیتی ہے کہ آپکا تشریف لانا قیامت کا آنا برابر ہے
مگر فرق اسقدر ہے اسکا انتظار نہین اور آپکی منتظر۔ لراقمہ۔ شعر۔ فنا کے بعد
بھی آنکھین میری کھلی ہی رہین * کسیکو یار کا اتنا بھی انتظار نہ ہو * خیر صاحب
ہم بھی دل سخت۔ کلیجہ پتھر کا کرکے وعدہ وایفا کو یوم الجزا پر منحصر کرتے ہین

کیونکہ دیدار روزِ حساب بالضرور ہونا ہی ہے۔ شاہ صاحب کے اوصاف میں آپ جو دفتی
سننے میں اور انکی بیعت لائے ہوئے ہیں۔ مرید کو مراد مربی کو مرتبہ مبارک ہو۔ میں
انکا معتقد ہوں کہ نہ ہوں۔ معبود کی مرضی۔ لیکن آپ دونوں صاحبوں کی ایک کرامت
کا تو لا محالہ قائل ہوں۔ اہو ہو ہو قسمت اسکو کہتے ہیں قاسم ہم بنتے ہیں تقسیم
یوں کرتے ہیں۔ یعنے شاہ صاحب کا آپکو گھر بیٹھے ہاتھ لگنا۔ باورچیخانے میں
خرگوش کو پایا ہے۔ اور آپکا انکے چنگ پر چڑھنا واللہ ہے اندھے کے ہاتھ کا
بٹیر لگا ہے مصرع ضرب المثل ست یک گز و دو فاختہ انیت ۔ شاہ صاحب کے
کشف و کرامات۔ تصوفی نکات و شرح مسئلہ وحدت الوجود نے (وحدہٗ لا
شریک) کی قسم لٹا لٹا دیا۔ پھڑکا دیا۔ حضرت کی وجدانی کیفیت کا کیا کہنا عجیب
حال و قال ہے۔ اس کیف کے بزرگوار کم دیکھنے میں آئے۔ حق تو یوں ہے کہ
انکا دم بھی غنیمت ہے۔ اس دم و خم کے آدمی کہاں ہوتے ہیں۔ مہربان ایسی
پیچ و لچر گفتگو کو کفر والی دکھنے۔ توحید نہیں کہتے۔ چمر توحید کہتے ہیں۔ آج کل آپ
جو اعتقاد کی ست بنے ہوئے اور معتقدی کے خاص ٹنیچر کھینچے ہوئے ہیں تب ہی تو
یہ جوہر شناسی ہے۔ (صادقین کے دم کی خیر) شاہ صاحب جرس کا دم لگا کے بڑائی
تو یاران دمساز بڑبڑاتی باتیں بتاتے ہیں۔ سبحان اللہ حضرت اور فرشتوں سے ازدیاد
کی باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن میں اسقدر کہے بغیر رہ نہیں سکتا کہ بالضرور معلم الملکوت ہے

گفت وشنید ہوتی ہوگی۔ آپکے ایک خواجہ تاش نے شاہ صاحب کی موحدی اور محویت کے ثبوت مین حکایت بیان کی۔ مجلے مین ایک ظالم نے اتفاقاً خادمہ کو اودہر تازیانہ جو لگایا ادہر حضرت کا پیرہن مبارک چاک چاک ہوگیا۔ انکی ردیف نے اپنے بھی چرچی ہوئی چشم دیدہ سرگذشت سنائی کہ جھنار کے کان تک کہڑے ہوگئے بجدیکہ شک مُبدّل بہ یقین بلکہ عین الیقین کے حد کو پھونچا۔ کہنے لگے شاہ صاحب کے حالات عجیب وغریب نہ سلف کے شنیدہ ہین۔ نہ حال کے دیدہ۔ چشم بینا ہو تو مشاہدہ کرلو۔ غرض فرماتے ہین یہ حکایت کوئی تعجب خیز نہین۔ بارہا دیکھا گیا کہ شہر بھر مین عقد یا شادی ہوئی۔ شاہ صاحب پر وہ صدمہ خار اشگاف و دل خراش و جگر تراش ہوتا ہے۔ کہ تو بہ ہی بھلی۔ لباس پرخون و پاش پاش ہوا جاتا ہے۔ دونون آنکھیں پینیا پڑتی ہے۔ مگر آپ ہین کہ اوسی رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین۔ مجال کیا کہ پژمردگی و ژولیدگی چھو جائے۔ صورت ہشاش ہے تو چہرہ بشاش۔ اللہ اللہ کیا عرض کردن اہل مجلس پر یہ ادہوری نقل سُننے تسی ایسی وجدانی حالت طاری وساری ہوئی کہ مارے وجد کے لوٹ لوٹ گئے اگرچہ راوی ثقات ہین تاہم آپ براہ مہربانی جامہ دار۔ سے اسکی حل وعقد مین وہ موشگافی وعرق ریزی فرمائی کہ نفس امارہ مخالف کو بھی مقام دم زدن نہ رہے۔ چشم بد دور خدا چشم زخم سے بچائے۔ شاہ صاحب تو آپکے سر کی قسم قدم لینے کے لایق ہین۔ ایسے قدوم ملتے کہاں ہین

کیون حضرت معاملہ فاش کہے دیتا ہی - یہ مشایخی نہین علت مشائخانہ ہے -
اُف رے حوصلے فراخ حوصلگی اسکو کہتے ہین - واقعی بڑی بڑی آفتین جھیلنی پڑتی
ہین - تب کہین در معرفت کھلتا حقیقت کھلتی ہے آپ کی خوش نصیبی ہے جو ایسے
باکرامت کی زیارت نصیب ہوئی - سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے -

نواب اعظم یار جنگ صوبہ دار شرقی کے نام

مین اپنی بھول سے سمجھا تھا کہ آپکے دل سے میرا نام کیسا نشان تک خاطر نشان
نہ رہا ہوگا - میرا نامہ اعمال جو سوانح عمری سے تعبیر کیا گیا ہی اوسکا دیکھنا بھی
لامحالہ گوارا نہ ہوا ہوگا - بارے شکر خدا رقیمہ کہے دیتا ہی آپنے سوانح عمری کو
بہ نظر سرسری نہین دیکھا جس کا مین مشکور ہون - مین قاضی نہ قاضی کا ٹٹو نسی سے
محتسب نہ احتساب میرا شعار ہی - رندمشربون کا ہمیشہ ہمہ ملت سے ملت رکھنا مذہب
خاص ہے **شعر** شود گر اہل مذہب را خبر از مشرب رندان ؛ مگر دانند علیہما بنا
موزند مشربہا ؛ بارے اس کا یہ پلٹ کو تو دیکھیے - جہان کسی نے انگلش تعلیم پائی
لگا غرفش کرنے فیشن وہ جس سے بھائی بند کیا بی گہر لیسی تک پہچان نہین سکتی
جیسے سچ مچ حق تعالی نے مسخ کردیا ہی تثلیثی نکٹائی لگا کے نکو بنگیا ہی - سر پہ
(ہِیٹ منھ مین چُورٹ) ہاتہ مین ڈنڈا ہی - سگ سے سگاوت کرشیجنی ہوگیا وہ
باتون کا عجیب لہجہ ہی - کونڈ مین حاجت کو جانا - آبدست سے ہاتہ دہونا - ٹب مین نہانا

پیر سے سر تک ترکیبا بتذر کرنا - بات بات پر بگڑ جلے کے انگلشین نے جانا کیا ہے یورو پین کے آگے ذلیل - اسلام کی تذلیل - نام آدرون مین ٹڑھ فیل کہلانا حماقت کی دلیل ہے -

میر محمود علیخانصاحب بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام کے نام

اظہار شوق مین گو لب بند ہین مگر دل گو یا ہی تا ہم ہمت جرأت نہین کرتی - طرفہ یہ کہ بے کہی طبیعت نہین رہتی - چاہتا ہون آپکے دیدار مین نظارہ دولت سرا الان کرون - رنگ برنگ کے پھول پتّے کی سیر مین نیرنگی زمانہ کو مثل نرگس شہلا حیران کرون دیکہیئے رُت کے دن ساون کا مہینا - بلبل کی چہک - گل کی مہک - مُل کا جوش - بادل کا خروش - ابر کی گہٹا ہی - میرا غنچۂ دل کہلا - زخم جگر ہرا - وجدانی کیف کم نہین بڑا ہی - قمری کی کوکو بادہ نوشون کے لئے صلا ہی - کویل کی کُک اذن عام کی صدا ہی - تسپر ہماری خموشی - گل سے نسیم وصبا کی سرگوشی عالم تماشا ہے آپ جانتے ہین مخلص کا تخلص خواہ مخواہ شاد ہی - جب شادمانی کا سامان موجود ہو پھر کیا پوچہنا - (نیکی اور پوچھ پوچھ) مگر وقت کا بہلا ہو کیسی بیوقت کی شہنائی بجاتا ہی - ہیہات شاہانہ سرود چنگ سے جاتا ہی - سعید دن دیکھ کے نیک اندیش سے ستارے دکہاتا ہون کہ محمود زمانہ کب آتا ہی - ہمین بلواتا ہی - یہ نصیب کہان سے پاؤن وہ طالع کدہر سے لاؤن جو قران السعدین کی ساعت معیّن کرون تا ہم ای دل

بیدل نہ ہو کسی نہ کسی طرح تیرا اشتیاق پورا ہی ہوگا - اگر قرآن سعدین نہ سہی قرینا سعد و نحس ہی کا سہی - آج مریخ زور پر ہے - کل عطارد کا روز ہی - بچار نہ کرو خط لکھو کیا عجب ہی قرعہ مقصد کی خبر دے - قاصد آئے - نامہ مقصود لائے - دیکھو تو بخت کیسی رسائی کرتا ہی - مخدوم یگانۂ روزگار ہے - بیگانہ وار دو دلی نکر یگانگی اچھا لیجئے جرأت کرتا ہون - جذب دل کو آزماتا ہون شعر از خون جگر بنویسم تو بشتم پیغام مرا جواب تا کے

مضمون وصول تصویر کا کالبد وصال کے پیرائے مین

جیسے مصور تصویر کو تصویر یار طلب ہے - خیال وصال مین گو بہ شکل تصویر خاموش بیٹھا ہے پر کشش محبت مین دل کھنچا جاتا ہے - تمہارے نہ دیکھنے تک تصویر کا دیکھنا تمہارے دیدار عکس کے بعد وادید شخص ہر آئینہ تھا لہذا شعر الٹی ہی چال چلتے ہین دیوانگان عشق * آنکھون کو بند کرتے مین دیدار کے لئے * بس عجب نقشہ ہی تمہارے دھن مین دنیا دھندلی - ما فیہا اندھا دھند ہی - رقیب بد نظر کے خدشے سے چوکھٹے کو نشست کے کمرے مین نہین پہلو مین رکھا تھا - شوخی کی وجہہ سے لب لعل و رخسار رنگین پر اگر داغ پڑ جائے تو واللہ یہ بے تمیز کیا دھبہ نہ لگا تا مین تمہاری عنایت کا بنا کر ہوکر تا شکر ہوتا نہ گلے شکوے کرتا - پوچھتا ہون - باطنی درد دیتا بہ ظاہر ہمدرد بنتا تیرا لا مداوا ہی کہ نہین - او غارت گر ایمان دل چرا کے

آنکھیین نہ چراؤ۔ اجی تا بہ کے یہ ناز۔ یہ انداز۔ یہ چاؤ۔ للہ چو آؤ کے کہنے پہ نہ جاؤ جلد آؤ۔

نواب احترام جنگ صوبہ دار شمالی و غربی کے نام

نامے نے مشکور کیا۔ شکریہ عرض ہے۔ آپ میرے بدیر خط بھیجنے کی شاکی ہوجیے۔ نہ شکوے فرمائیے مقصر ارسال خط مین اپنے طول عمل سے قاصر۔ جنت مین قصر بنا رہا ہو۔ بات یہ ہے کہ پتھر کے نیچے ہاتہ ہے۔ طبیعت خستہ۔ دل ول رفتگی کا بستہ۔ دہن خموشی کا وابستہ۔ قلم عرض حقیقت مین قطعاً شکستہ و زبان بریدہ ہے۔ شعر حسرت دنیا دو دن محلو نمین رہ کر لیگئے۔ اہل دنیا اس جہان سے خاک تہہ لیگئے۔ مختصر یون ہے جب باجی کی بنگئی۔ بہلا آدمی بنگیا۔ ٹرانے لگا۔ پیچ سر چڑھا۔ بے اونچ نیچ دیکھے بھالے بڑانے لگا۔ جناب مجھے لڑنا نہین آتا۔ آنکھین لڑانا آتا ہے۔ مصرع سرلڑا دیتے ہین دیدیکے لڑانے والے۔

ایک مشوش محب کے نام

مشتاق کو اشتیاق نامہ پہونچا۔ یہ از خود بیخبر ہرچند دنیوی معاملات سے بیخبر ہے لیکن دوستون کے حالات سے ضرور باخبر ہے۔ مینے آپکی نسبت کسی مخبر سے بڑی خبر نہین سنی ہو۔ خوش خیال تمسے خوش ہین۔ اُن نقالون کا کیا کہنا جو دائرۂ عقل سے خارج۔ بیہودہ گویون مین داخل ہین۔ نا معقول خواہی نخواہی دخل

درمعقول دیتے ہین - ترش رو گندہ دہن تلخ گفتار جو روکھی پھیکی باتین بناتے ہین
اُنسے کہدیجئے ارے میان آنکھین تو ملاؤ - مُنھ دیکھی باتین نہ بناؤ - بخدا رخ انور
پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین - وحشت کے مارے بگلاہٹ سی ہے حواس ایسے غایب غلہ
جیسے گدہی کے سر سے سینگ - ہوش کی دوا کرو تو خبط کا بھوت سر سے ٹلے - کچھہ سنت
کی خبر بھی ہے - سنتے ہو کیسے غل غپاڑے ہین - کیا دندمچی ہوئی ہے - یہ حلال
خور اپنے ہاتھون مردار موت مر رہے ہین مسیحائی نہ سہی دجّالی تو کیجئے - ان اجل
رسیدون کو بچا تو لیجئے - ہائے ان بیزبان بالغون کی معصومیت لایق ترحم ہے - ناحق
بگمان شتر سمجھے جاتے ہین - ٹنگڑی لیجاتی ہے - گلو خلاصی کی کوئی صورت نظر نہین
آتی ہے - ادہر سحر ہوئی - ادہر کوئی نہ کوئی نحر ہوا - بہتر تو یہ ہے **مصرع**
بر توکل زانوے اشتر بہ بند ؛ کے اہل قطار مین اپنا شمار کرلو - سلامت روی اسی مین ہے
ورنہ اونٹ کے اتار اور چڑھاؤ پر لعنت کا حساب ہو جائیگا -

کسی محب کی فرمایش سے ایک محبوب کا فرکیش کے نام

پیاری جمناجی تمہارا میرا عجیب ماجرا ہے - بیخودی سے بجائے اشک آنکھون نسے میرے
خون بہا جاتا ہے - تم خود رو ہی مین بہی جاتی ہو - واہ کیا کہنا آپکی آشنائی بھی بے بہا ہے
کیا نربدا کا آشنان ہی تمہاری قسمت مین بدا ہے - کرشنا کی نہان مین سیندوری
قشقہ دُھلیجے گنگ کا ٹیکہ نہین لگتا ہے - او گیسوؤن والے جوٹی کی بات یہ ہے -

یہان بال اُترنیکی رسم نہین ہر۔ تیرتھون کے بہانے گرداوری کرتے۔ گودا اوری نہین

پاپ دہونی پراچہت کرنے۔ پن لینے۔ دان دینے اگر آؤ تو ہم خرما دہم ثواب ہے

ادہر کا آنا کچہہ سمندر کے اودہر کا سفر تو ہے۔ نہین جو چہوت لگ جائیگی تمہین گنگا جل

کی قسم ضد نہ کرو۔ ہٹ دہرمی کی سند نہین۔ تمہارا دہرم تشنگان وصال کو جل دینا ہے جلانا نہین

جب چادر گھاٹ کے سنگم پر لوٹ پڑیسے جوبن پھٹ پڑے گا۔ گریبان چاک جامہ

باہر ہو جائیگا۔ پنگھٹ پر پریون کے جمگھٹے رہین گے۔ ہم پرے رہین گے۔ تنہا ہو

چشم بددور آپ بال سکھلانے نکلینگے۔ شرم سے آفتاب کی کرن۔ کٹ جائیگی۔ ابھی

جمنا جی جوانی بہتی گنگا ہر۔ بحمد الامکان گیت دان کرلو۔ ورنہ وقت گذر جائیگا۔ ندی

اُتر جائیگی۔ کف افسوس ملتے رہ جاؤ گے۔ اوماہ چہار دہم تا چند شربت

وصال کے جہانسے مین بارہ گھاٹ پانی پلاؤ گے۔ کبتک کنوئین جہنکاؤ گے

للہ کہہ تو دو آؤ گے کہ نہ آؤ گے۔

محب کو کسی حبیب کے کہنے سر

تمہارا خط کیا آیا دل افسردہ کو افسردہ کیا۔ خون جگر خونابہ ہوکے بہگیا۔ خدا کہے تمہارا

شکوہ جلد دفع ہو تو خط بدیر آنیکی شکایت رفع ہو۔ میری عافیت کی نہ پوچھیے

وہ تو آپکی اختیاری ہے۔ وصل کی توقع دلانے والے چار فقرے لکھدیے

ہم جی گئے۔ دو فصلی انداز مین تم روٹھ گئے۔ ہم مر مٹے بیہان کا تمہین سوال ہے

عمری مع التصویر کا دنیا تمہارا دلکش و جان کش لفظ نہین اسکا تذکرہ کرنا مجھی سہادیا
سکتے مین ڈالدیا۔ ندامت کے مارے آنکھین ملا نہین سکتا ہون۔ وجہ کیا
خوش رو کی تصویر خوش آیند ہوتی ہے نکہ مجھ جیسے زرد رو کے کالے لباس کی
شبیہ۔ گورے چٹے کے دیکھنے کے لایق ہوتی ہے۔ دیکھیے سوانح عمری کے
جلد مین تصویر جو چسپیدہ ہی اوس سے خودنمائی نہین۔ ناشناسا کی شناسائی
کے لئے ہی۔ نسب نامہ لکھنے کا مقصد سلسلۂ آب و جد ہی۔ نہ اظہارِ عالی نسبی
تکتیب سوانح عمری کی غایت۔ سانحہ سلطنت ہی باقی خیریت۔ مین تمہاری خوبصورتی
پر مرتا تھا اب خوش سیرتی سے جیتا ہون۔ اے مشتری سچ کہنا مجھ کب مول لوگے
اور ہی پیکر انگشتری سلیمانی کب دوگی۔ ارے بنجیر خبردار ہو۔ کدہر بہکے جاتے ہو
کس سے کہتی ہو۔ ہوش کی دوا کرو۔ وہ تو اپنے تئین مسیحی کے مسیحا کہتے ہی بددماغ
ہوتے مین بن بن کے بگڑتے ہین گو دہن تنگ سی دلکی بات نہین نکلتی۔ پر زبان حال سے
آنکھین بولتی ہین۔ دل لگی کی نیت سی ہم قاتل ہین مسیحا نہین ہین۔ جانمن جان
لیتے ہو تو زہے قسمت مصرع یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہی ؛ بارے
کہیے تو آنکھین ملا کے ذبح کرنا۔ شرما کے نگاہ چرانا کیا ہی۔ جب قتیل محبت دیدے
پھیرتا ہی تب قتال منہ پھراتا ہی۔ ہیہات دیکھتے دکھاتے کوئی بسمل سے بھی رخ
پھیر لیتا ہی۔ مگر اسِ ہو کہ مین نہ پڑتا کہ پیچھا چھوٹتا۔ اجی یہ وہ ہاتھ نہین کہ چھوٹ کے

چھوٹ جائین - جا لنسے تن چھوٹے تو چھوٹے لیکین دست و دامن نہ چھوٹے گا -

او سراپاے حُسن و ناز اس نیاز مند کا لکھا ہوا وہ سراپا - بے سر و پا تھا - وجہ
یہ تھی مین محرم نتھا نہ قلم آشنا تھا خدا وہ دن تو لائے جو دیکھکر کہون - معمّا تب
حل ہوگا جب راز سربستہ کھل جائیگا - آپکا خوشگن چلبلا فقرہ (بار الہ جیسے عکس تیلا یا
ویسے شخص کو بھی ملا) دل مین چٹکیان لیکے تڑپا دیا - اللہ اللہ شہر الہ باد مین
بندہ یاد آیا - الہٰی انکا ہاتھ میرے گلے مین میرا دل انکے پہلو مین رہے -

نواب سید عالم خان بہادر کے نام

نامہ دیگر - نامہ بر دل لیگیا - مجھے لوٹن کبوتر بنا گیا - ای ہے مین کیا - میری سوانح عمری
کیا اور حسرت بھری تصویر کیا - جو پیارے دوست نے آپسے طلب کی اور آپنے
مجھسے چھپا کے بھیجا انکو اونہین عنایت کی - اجی حضرت خوبرویونکی تصویر
خوب ہوتی ہے نکہ ہم جیسے روکش کی دلکش ہوتی ہے - وہ تو خواب مین بھی میرے
خیال سے ہچکتے - میرے تصور مین سائے سے بہڑکتے ہین - تصویر کی پرچھائین سے
کیسا کچھ سہمتے ہونگے - چونکہ وہ میری آنکھونمین بس گئے ہین اس روسے شاید
شبیہ دیکھنا ناپسند نہ کئے ہون تو قسمت کی بات ہے - کھٹکا یہ ہے کہین تصویر کا
چوکٹھہ دیکھکر شوقِ دیدار کھٹک نہ جائے - میری صورت کی طرح انکی طبیعت اُتر
نہ جائے - رنگ نہ اُڑ جائے - مزاج کھنچ نہ جائے - حسنِ زمان جسکو کہتے ہین

حسینانِ زمانہ اُسپر مرتے ہین اَرے وہی ہی ہے۔ ہائے پھر تو ستم ہوجائیگا۔ خاکسار کا خاک برباد ہوجائیگا۔ لِلّٰہ آپ مہربانی کیجئے بالضرور اتنا لکھدیجئے۔ صورت نہ دیکھیے سیرت دیکھیے۔ کیونکہ احسن الخالقین نے جسکو جیسا چاہا ویسا بنایا۔ اسمین کسیکا کیا اجارا ہی۔ ہان سیرت مین کسقدر یارا ہی۔ دیکھو تو تم جیسے اپنے وقت کی شیرین ہم بھی اپنے زمانے کے فرہاد ہین کہ نہین۔ شکر خدا جہان دل ہاتھ مین لیتے ڈرتے تھے۔ اب تصویر تو لے لی۔ جہان میرا خط سُننے سے بیزاری تھی اب سوانح عمری دیکھتے ہین۔ خدا کرے تحریر کے دیکھا دیکھی صورتِ دیدارِ مقرّر و شکلِ تقریر نکل آئے۔ محب کو منجانب حبیب بعدِ سلام پیام پہونچا دینا۔ کہین ایسا نہ ہو ایام گذاری میں وقت گزر جائے۔ حسرت باقی رہ جائے۔

مولوی محمد علیخان صاحب کے نام

استفہامی نامے کا شکریہ۔ مفہومی شکایت کی حکایت کرتا ہون۔ مصرع گوشِ سینہ میں نہ و شنوزاری دل ؎ ہیہات کس زبان سے نہان کا بیان کرون۔ کس منہ سے ناگفتنی کو عیان۔ ادھوری زندگانی مین۔ ساری خرابی یہ آن پڑی ہے کہ کیڑا جڑ کو لگ کے پیڑ تک کھا گیا۔ اب درخت کا سرسبز ہونا معلوم۔ پھلنا پھولنا نامعلوم۔ ڈھاک کے تین پات تک معدوم ہین۔ وا حسرتا غیر اقوام کا قوم عرب مین شریک ہونا عجمی سے عربی کا خلط ملط ہوجانا ہی شامتِ اعمال کا عملی شگوفہ تھا۔

تو امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے احتیاط کیلئے فرق بتلا دیا

تھا (زنا سے جلق بہتر جلق سے جاریہ بدتر) جب غیر سے وصل ہونے لگا۔

پیٹ سے گن نکلنے لگے۔ فضایل نسب خصائل حسب مین از خود فصل ہو گیا۔ اب اشرفت

نسبانی رہی نہ فضیلت نفسانی تو لگے نفسی نفسی کہنے۔ جس کا آغاز طوایف الملوکی

تھا۔ اوس کا انجام طائفۂ مملوکی نکلا۔ اس نکال کا نتیجہ لازمی نا اتفاقی سے

اتفاق و فاق سے نفاق ٹہیرا۔ بس حالیہ حالت نامحمود۔ نیک بختی مفقود کمبختی موجود ہے

بنام نواب محمد قاسم علیخان صاحب

کہئے تو مجھ جیسے لاشئے سے ملنا کیا شاءاللہ ہے۔ دیکھئے تو میری نیستی مین

کیا ہستی کا نظارہ ہے۔ مین مثال عکس شخص ہون بلکہ اس کا بھی علی العکس ہون۔

دیکھئے تو آنکھین ہین۔ بصارت نہین۔ کان مین سماعت نہین۔ ہونٹھ مین لب جنبانی

کی طاقت نہین۔ لسان مین گویائی و قوت بیان نہین۔ گویا مُنھ مین زبان نہین

اسیلئے تو مین اپنے حالات کہتا نہین۔ حالت خود کہتی ہے کہ کیا حال ہے۔ وہ اوس

ہین جو کہتے اور کرتے اور ہین۔ مجھے اور ونکی طرح نہ جانئے۔ درحقیقت میری زندگی

گھور ہے مین زندہ در گور ہون۔ آپ واقعی واقعات سے نادان ہین۔ یا رے

آپکے والد ماجد بھی کیا انجان ہین۔ قسّام ازل نے میری ایسی قسمت ہی نہین کیا

جو اقربا کیلئے کچھ کرتا۔ اگر کرتا تو کیا کچھ نہ کرتا۔ مین اقارب کو کل عقارب نہین کہتا

پر کرو ن کیا کہ کچھ کرتے دھرتے ہو نہین سکتا۔ خدائے کریم نے مجھ پر ایسا کرم تو کیا ہوتا جو سزاوار اکرام ہوتا۔ منعم کے دیتے پر انعام نہین کرتا۔ کفران نعما کرتا ہون تو رب العالمین میرا حشر کفار کے سات کرے اور وہ کرے جو ان کے سات کرے۔ برانیہم اگر آنا ہی مرکوز ہو تو ایسے آئے جیسے کوئی میت پر ایصال ثواب کے لئے جاتا ہو۔

ایک عزیز کے نام

قیامت نامہ پہونچا جسکے دیکھنے سے شورِ محشر فی الحقیقت بے حقیقت ہو گیا آپکے اعمال نامے کو شہر آشوب کہنا بیجا نہ ہوگا۔ نہین معلوم تمہارا حشر کسکے ساتھہ اور کیسا ہو گا۔ لاکھ فکر کرتا ہون۔ میزانِ عقل مین تولتا ہون۔ مگر یہ وزن ہی نرالا ہے۔ جس کا حساب ہی نہین ملتا۔ تمھارا انداز کہے دیتا ہی **شعر**

نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا ۔ مین وہ دانا ہون کہ گرجاؤن کفِ میزان سے

اے مردِ خدا تمہارے سر مین مغز ہے کہ حرام مغز۔ تب تو یون مزاج بگڑ کے عصبی مزاج ہو گیا ہے۔ اہل یورپ کہتے ہین بندر سے آدمی بہ ترتیب و تربیت بنا ہی۔ مین کہتا ہون تمکو حیوانیت نے سچ مچ آدمی سے بندر بنا دیا ہی انسان کو خاک کا تپلا جانتے ہین۔ تمہارا وجود اگر چکنی مٹی سے بنتا تھہر تا ہو چکنی چپڑی باتین تمہاری سرشت ہوتی۔ تلخ مزاجی سے یون ترش روئی

کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ روکھی پھیکی طبیعت سی بدمزگی ہویدا نہ ہوئی۔ او
انجان شیرین زبانی شیوۂ افسان ہے۔ دشمن جان تک بہزار جان قربان ہے
بدکلام کا انجام حسب شعر۔ شعر دہن خویش بدشنام میالا صائب * کین زر
قلب بہر کسکہ دہی باز دہد * لاکلام ہے۔ دنیا بھر کی شکایتین زمان و زمانیونکی
حکایتین جو کرتے ہو۔ کہئیے تو آپ کیا ہین۔ کیا ایک جہان تمہارا حاسد ہے اور تم محسود ہو
للہ ان اقوال و افعال سے باز آؤ۔ مجھسے دمبازی نہ کرو۔ وقت سی زمانہ سازی
اور دمسازی کرو اسلئے کہ تمہین دنیاداری کرنی ہے۔ ورنہ وہ شدائد دیکھو گے
کہ شداد نے بھی نہ دیکھی ہو۔ مجھکو حضرت پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد کیا تھا
جسکو آب زر سے لکھنا چاہیئے۔ فرماتے ہین۔ عالی درجہ چاہتے ہو تو والا درجونکا
ادب کرو۔ مساوی سے مساوات نہ کرو۔ مواسات کرو۔ کم حیثیتونپر زیادہ
التفات کرو۔ موافق و مخالف سی حسب مصرع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
برتاؤ کرو۔ علیٰ ہذا بڈھونکی تعظیم اسلئے کرو کہ تمسے وہ ثواب مین زیادہ ہین۔
کم عمرونکی تکریم اسواسطے کرو کہ حرمت مین تمسے کم ہین۔ ہم سنونسی حسن ظن
باین لحاظ رکھو کہ غالباً نیکی مین شریک غالب ہونگے سبحان اللہ کتنا پاک مسلک ہے
جس سے دنیا بخیر عاقبت محمود ہو۔ اس سر مغزنی پر بھی اگر تمہارا یہی سر اور
سودا ہے تو میرے درد سر نہ ہو۔

اُکھڑ دوگے۔ جیسا پہاڑی ٹٹو مریالی پر۔ بیچارہ میر منشی پھرتے پھرتے میر فرش نہیں
فرلیش ہو گیا ہے اور تم اڑیل ٹٹو کیطرح نئی علت نرالی کر پڑی کئے جاتے ہو۔
برسات کا عُذر عذرِ لنگ ہے۔ معذور دن گریباتی ہوا کرتی ہے بایں ہمہ اگر حاضر نہ ہوگے
(ساون ہرے نہ بھادون سوکھے۔) کی ضرب المثل بنجاؤ گے۔

مولوی خواجہ محمود جانصاحب مددگار عدالت ضلع امدور کے نام

ہیہات آپکے منکر و نکیر نہ آئے۔ نامۂ اعمال ہا نہ آیا۔ شامتِ اعمال سے یہاں
ٹر ہا جانا کیا۔ حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آتا۔ کہ لکھا کیا ہے۔ ناگزیر پڑھنے اکرام محمد
منشی کو دیا کہ کسی خط شناس سے پڑھا لائیں۔ مگر کسکی مجال تھی جو آپ کا نوشتہ پڑھتا
قصہ مختصر میعاد سماعت عارض جانگر گاؤ خورد کر دیا۔ آپکے ریمارک کئے ہوئے
مکتوب کو غالباً ڈاکئے نے نوٹ بک سمجھکر اُڑا لیا۔ یا ڈاکو نے نوٹ کی لوٹ
جانکر لوٹ لیا۔ جب میں التمغا پر التفات نہیں کرتا۔ تمغے پر کیا لحاظ کرتا۔ بلگیندل
کے اول تعلقدار کے فرزند کو (جنسے آپکو بٹر میں غالباً آشنائی ہوئی ہوگی)
مولوی مہدی علی خانصاحب نے اُنہیں خطاب سکرٹریٹ دیا تھا۔ جہاں ابا تشریف
لیجاتے ہیں۔ فرزند بھی پیچھے لگے رہتے ہیں۔ بے آنکہ کوئی پوچھے کہ نہ پوچھے
سکرٹری صاحب ہیں کہ فراٹے بھر رہے ہیں کہ والد ماجد ایسے ہیں ویسے ہیں
اُدہی کے جاب جے دو پیسے ہیں۔ خدائے کریم کا واسطہ اگر آپ مجھے بخشدو تو

اتنا کہنا چاہتا ہون - کہ بس مضمون تو ایک ہی ہے - صرف الفاظ کا فرق ہی
وہ باپ کے سکرٹری تھے - آپ فرزند کے سکرٹری ہین -

نواب رفعت یار جنگ کمشنر انعام کے نام

مین قدرِ یگانگت جتلاتا - نہ بتلاتا - وجہ کیا - اتحاد کا اندازہ متحد نہین کرسکتا ہے
بحرِ مودت مین کوئی لاکھ ہاتھ پیر مارے مگر پار جانا دشوار تر ہے - آخر یہ
تفتہ جگر بھی تو اسی سمندر کا ڈوبا ہوا اشناور ہے - بااینہمہ ماہی بے آب
ہون - تاب سی بیتاب ہون - زاہد خشک نا آشنا ہی وہ کیا جانے کہ مین کس
شوق مین بہا جاتا ہون بندہ بند ہوا نہین ہی - دلبستگی سے البتہ وابستگی رکھتا ہے
اسیر حسن کا جو جی چاہے باندنو باندہے - سمندر ہون شور نہین کرتا - جو شان
ہون جوشش نہین کرتا - نالان ہون نالہ نہین کرتا - موج ہون - موج زن نہین
ہوتا - ہرچند اپنے سی باہر ہون پر آپسے باہر نہین ہوتا - بے بہرہ ہے
اس آب حیات سی وہ جو بہرہ ور نہین ہوتا - ظلمات کی جستجو مین سفرِ بحرین کیا
کہ حفظ البحرین پڑہین - ملے کیا خاک - آبِ شور سے آب شیرین نہین ملتا -
دنیا مین کون شئے ہی - جو اس رنگ مین ڈوبی ہوئی نہین ہے - بلبلِ عشقِ
گل مین مبتلائے رنج و محن - گل عاشقی بلبل مین گریبان چاک تا بدامن - سنبل
زلف سی پیچان - کاکل سنبل سے پریشان - قمری بعشقِ سرو مقید بہ طوق و سلاسل

سرو محبت مین صنوبر کے پا بگل - سبزہ سبز خطون کا پامال - نہال شمشاد
قدون کا پائمال ہے - ہرچند آرزو سراب زندگی حباب ہی - تسپر زاہد عالیجناب
ہانک لگا رہے ہین - ہان مے ناب نہ پینا ورنہ شراب طہور نایاب ہوگی
آج صبر صبر جلکہو - تلخی تلخ کامی سہو - فردا حور خدمت مین قصور نہ کریگی -
آپ سعی کیجیے ضرور ملیگی - آپکو ظاہر پرستی سے نفرت ہی تو پہر کیون ظاہر
پرستون سے ربط و موافقت ہی - تعجب نہین آپکا قلب دوست نما ہوکر شدہ شدہ
جہان نما ہو جائے - جو آپسے باہر نہین جاتا - جس کا خط آپ تک نہین آتا -
اوسکے آنے کا یقین آپ کو کیونکر آیا - برگ و شاخ پہلے جہومتے اور
پہول پہولتے مین تب کہین ثمر پہلتا ہی - افسوس زندگانی معدوم زندگی
عدم - اسپر جدائی کا ماتم دایم ہے -

حاجی مولوی سید شاہ غلام جیلانی صاحب قادری جاگیردار کریم آباد کے نام

ے تا چند گرد دنیا گردی ؛ دنیا معلوم و اہل دنیا معلوم ؛ آپنے صاحب معلوم
شکر صولے کی حکایت زمانہ بہر کی شکایت - خصوصاً خاکسار کی نسبت عتاب
بے نہایت ظاہر کرکے مجہے حیرت مین ڈال دیا ہی - سمجہہ رکہکر بے سمجہی کیا ہے
دوست سمجہے ہو تو سمجہہ جاؤ - امکان مین دریغ نہ ہوگا - ناممکن ممکن العمل
کیونکر ہوگا - آپ اتحاد کے قایل ہین تو معقول ہو جیے - ورنہ غیر سمجہہ سے

شکر کیسا شکایت کیسی۔ خیر منائیے کہ خیر گذری۔ نہین معلوم کیا گذرتی۔ آپ
بزرگ و بزرگ زادے۔ اور دنیوی وہ الجھن۔ یہ الٹ پھیر۔ لاکھ فکر کیجیے
سوئی کے ناکے سے اونٹ ڈاڑھی سے تنکہ نہین جاتا۔ غم کلیجہ کیون نہ کہا جائے
وقت سے پہلی کلیجہ نہین ملتا۔ محال کا امکان محال ہے۔ تغیر جس عالم کی صفت
ہے۔ وہان اپنی ذات کو قایم جاننا وصفِ بہایم ہے۔ نہ اوصافِ آدم۔
جسکی ابتدا گریہ وزاری ہو اوسکو تمنائے خوشی ہنسی کی بات ہے۔ جسے جینا کہتی ہین
وہ افاقۃ الموت یا موت کے انتظار کی ایک مدت ہے۔ بہر حال دنیا جب مقام
گذران۔ سراب ریگ روان ہے۔ رنج کا رنج کیسا۔ خوشی کی خوشی کیسی۔ شب
سمور گذشت و شب تنور۔ لیل رنجور گذشت و لیل مسرور۔ کیون صاحب کعبے مین
بسنا بتون سے آنکھین لڑانا۔ صنم کی ہمسایہ داری۔ حرم والون سے امیدواری
احرام باندھ کے محرم راز کی خونخواری۔ آئین دینداری ہے حسینونکو
آئینے کی قدر ہے۔ صورت بُری ہو تو آئینہ توڑے سے بد تر ہے۔ بجا ہے
یہ جائے گردن زدنی ہے۔ نہ مقامِ دم زدنی۔ اے جناب مجھ جیسے
دل شکستہ جگر برشتہ۔ نفسِ نیم سوختہ سے کہ جس کا سر سر گردانی سے دوش
پر بار۔ گردن ندامت کی زیر بار۔ ہاتھ دست بگریبان۔ گریبان چاک کا دامان
آنکھین سراپا حیرتِ انتظار۔ زبان یارانِ ہمزبان کی جدائی سے خموش۔

دوش یاس سے ہمدوش۔ حسرت دوش بدوش۔ آغوش لحد کی ہم آغوش ہو
گلہ مند نہ ہو جئے۔ جانے بھی دیجئے۔ جان بازانِ بے نیازی جیسا آتے ہین
ویسا ہی خودداری سے چلی جاتے ہین۔ جی چاہتا ہی ہزار جان سے ایسے دل
گردے کے لوگونپر اپنے تئین تصدق کرون جو حصول پر شکر۔ لاحصول پر
شاکر رہتے۔ بلکہ نہ ملنے پر شکر۔ ملنے پر ایثار کرتے ہین۔ دل دادہ جانتے ہین
یہ دل نہین آتشکدہ ہے یہان آرزوے فانی۔ فنا و سوختہ ہے۔ سودائی
کیا بھی چاہین یہ کیا سودا ہی۔ انجان کیا جانے یہ کس سر کی سرنوشت ہی۔ اس
سرنوشت کا کیا سررشتہ ہے۔

بنام نواب حسام الملک خانخانان معین المہام متفرقات رعایا سرکار عالی

قاصد آیا۔ مژدۂ قدم رنجائی لایا۔ وہ خوددار آیا۔ مین خودی سے باہر
ہوا۔ جی چاہتا تھا اسکے لئے دیدہ و دل بچھاؤن۔ اس لئے کہ مصرع
قاصد محبوب بھی محبوب ہے ۔ لیکن ادب نے جتلایا کہ تمھاری کائنات و بساط
مین اور کیا ہے۔ جو مقصود کیلئے فرش و پائدان کروگے۔ غرض طبیعت کی
عجیب کیفیت تھی۔ انتظار مین نظر بر در۔ کان پاؤنکی آہٹ کے منتظر۔ مردم دیدہ
نگہبانکی طرح گردش مین ادہر ادہر۔ آنسوؤن نے چہرہ کا وُ کر دیا۔ تا کہ
گردِ راہ غبار خاطرِ با صفا نہ ہو۔ مشتاق آپکے دہوکے مین بار بار مشتاقانہ

کھڑا ہو جاتا - مایوسانہ بیٹھ جاتا تھا - اضطراب مین سینے سے دم کھنچکے آنکھون تک پہونچا - جان بصورت آہ لبون تک پہونچی - باغ سے صبا چمن سے ہوا گذری پر حیف ہنوز آپکی سواری اس کوچے سے نہ گذری - واحسرتا ہیچ تو یون ہے کہ کوئی اخلاصی چال مجھسے دوستی کی چلن حضرت سے سیکھے - جبتک مے پرست شرابخانے کے نزدیک مسجد سے دور رہے - کعبۂ دل حبیب پرستان آپسے آباد رہے -

رحمت پورہ کے شوقین نواب کے نام

مین آپکا شاکر نہین - اپنی تدبیر کا مشکور ہون - کہ کس تجویز سے تقدیر کو اپنا مشیر کرکے بہر قالب آپکے قلب مین تاثیر پیدا کر دیا - عالیجناب کے دولت سرا کے پہونچنے تک جب اچھون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین تو میرا کیا مُنھہ جو رخ کرتا - لیکن واہ ری قسمت نصیب اسکو کہتے ہین - ناتوانانِ محبت - رسائی کی یون رسم و راہ نکالتے ہین عاشقونکا جب حشر ہوگا - مقتولِ عہدِ آپ قاتل جوابدار ہوگا - فرمایئے تو کیا جواب دیجیئے گا - کہین ایسا نہ ہو خون ناحق کا دہبہ دامنِ سفاکی کو لگ جائے جس سے آپ تر دامن ٹھہر جایئے - خیر اسکو جانے بھی دیجئے فردا جو ہونا ہے وہ ہو گا - بارے آج کل جدائی مین آپکے جیسی گذرتی ہے کیا کہون کہ کیسی گذرتی ہے روز روزِ قیامت ہے تو شب

وہ بلا کی رات جسکی سحر آفت ہی۔ تنکے چن چنکے شام کرتا ہون تو تارے گن گن کے صبح۔ بس ایک مین ہون اور شمع۔ مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ شمع کسلیے روتی۔ کسکے شوق مین گھلتی۔ کیون جلتی ہے۔ کیون جناب ہمارا انگار و نپر لوٹنا۔ جگر کا پھنا آپکا مزہ ٹھہرا۔ سرمہ۔ مسی۔ حنا سا اپنا منظور نظر ٹھہرا۔ کیا خوب اچھی ٹھہری۔ تماشا ٹھہرا۔ آپنے شکار کو تقریب ملاقات کیا ٹھہرایا ہے۔ جنگل مین منگل منایا ہے۔ بارے ہم شکار کیا کرین جبکہ خود ہی نخچیر یار ہین۔ نشان ملامت بنکے کسے نشانہ ندامت بنائین۔

مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم عدالت ضلع اندور کے نام

آپکا خط آیا۔ جسکے نظارہ سے آنکھو نمین وہ سما بندھا کہ گل رخونکا خط تک نگاہو نسے مٹ گیا۔ نستعلیق خط آپ کا میری خاطر شکستہ کو مہربانی کا وابستہ کیا۔ خداوند کریم آپکے مقاصد کو کامیابیون کا بستہ کرے۔ بڑے صاحب کی کامیابی کی تفصیل کا اختصار یہ ہے (بی۔ اے) ہونا تو امر لازمی تھا۔ اوسکا ذکر ہی کیا ہی۔ علی ہذا پولیٹکل ابواب کو بھی اوسیکا مستلزم سمجھیے۔ کیونکہ جسکی ولایتی تعلیم مین ہزار ہا روپیے کی نوبت آگئی ہوا اوس کا نہ ہونا حیرت کی بات ہی۔ نکہ ہونا۔ کوئی فخر و مباہات ہی۔ درحقیقت مجھے محصول کر و ڈگری معاف ہی۔ مگر مین اوسکو تحصیل لاحاصل جانتا ہون۔ سکبون کے احسان اوٹھانیکی

عوض طلب و مطلوب سے ہاتھ اوٹھانا بہتر سمجھتا ہون۔

خط ایک دوست کے نام

مسلمین عیسیٰ میان بازار و موسیٰ محلہ سے عموماً مصلیان مسجد سے خصوصاً
سُنا گیا کہ کسی درویش بدکام کا آپکے یہان مقام ہے۔ جس کا وظیفہ دشنام
بدگوئی۔ وردِ صبح و شام ہے۔ خدا جانے اس ملامتی کا کیا آغاز و انجام ہے
اجل گرفتہ کو آپنے جو سرِ بام ٹھہرایا ہے شاید حیات اسکی لبِ بام ہے۔ فقرہ بازی
سے راہ چلتون کا ناک مین دم ہے مبادا کوئی مارتے مارتے ایسا بیدم نکردے
کہ پھر دم نہ مارے۔ غالباً اس جنونی کو ضرور مالیخولیا ہے۔ اسے معجونِ عقرب
کھلانا اولی ہے۔ اس دمباز کا حق ہمدم نہین البتہ حقہ دمساز ہے جب
خرقہ تک بہم نہ ہوا اُس سے خرقِ عادت بہم ہو۔ حضرت محمد صلعم نے شق القمر
فرمایا بھلا یہ شقی شق الجباپتی تو کر دے۔ تب ہم اسکے آٹے دال کا بھاؤ چکا دینگے

نواب میر راحت علی پاشا من اقربائی حضور نظام کے نام

شاکی کو صدائی بازگشت کی طرح شکایت نامہ پہونچا۔ با اینہمہ و بے اینہمہ بیدلی سے جو
دل مکدر تھا اسکو وہ جلا و صفا بخشا کہ سراپا آئینہ خانہ بنا دیا۔ لیکن ششدر ہون
کوئی شکل متخیل نہین ہوتی۔ تحیر سے خیال یکسو نہین ہوتا۔ وجہہ کیا جواب لکھنا
اگر مشکل ہے۔ لکھنا مشکل تر۔ اسلئے کہ صورت واقعہ متشکل بہ تعلی خود نمائی ہوگی

ناگزیر امتثال امر کرتا ہون - آپکا یہ فرمانا (مین پبلک مین دکھائی دیتا ہون
نہ اوقات ہواخوری مین نظر آتا ہون) جناب من اسکی وجہ موجہ لایخفی ہے -
میری طبیعت کا کیف جُدا - دنیا کی کیفیت جدی ہے - مین بد دماغ نہین -
بے دماغ لامحالہ ہون - وجہ کیا میرے کاسۂ سر کو اُس بے انباز نے بے نیازی
سے مملو کیا ہی تو ہوا و ہوس سے خالی - اب کسی سے خلط کیسا - اخلاط تک
اختلاط سے پرہیز کرتے ہین - ہر چند بیخودی سے باہر ہون مگر آپ سے
کب باہر - میرے لئی ہواخوری ہوائے خواری ہے - یہ افتادہی اور ہے
خود رو اپنی نظرون سے آپ گرا ہوا ہے پر ہواخواہون کی قدم رنجائی پر دیدۂ
دل فرش راہ ہی رہا میرا جانا آنا اسکو نہ پوچھئے اب تو نفس کی آمد و شد بھی دشوار ہی
نفوس مقدس و انفاس متبرک سی بھی ترک ملاقات ہی - بس اپنے ہی پاس انفاس کا
ہمدم ہون جبتک سرکاری اور رزیڈنسی کے دعوتون مین جاتا تہا ملتا ملاتا تہا جن
شکرلبون کی صحبت و ہمکلامی کا شوق کشان کشان لئے جاتا تہا - ان کے لئے اب
ناتوانی سے جان لب تک نہین آتی شعر عرض و نیاز عشق کے قابل نہین رہا

جس دل پہ مجھکو ناز تھا وہ دل نہین رہا ۞ اللہ بس باقی ہوس -

تعزیت نامہ نواب شمس الملک کے نام

رباعی - جس چیز کو یہان دیکھئے وہ فانی ہے ۞ آبادی اس جہانکی ویرانی ہے ۞

اس بزم میں سب بیٹھے ہیں اُٹھ جانیکو ہر مجمع کا انجام پریشانی ہے۔ اس
عالم کی ہستی عجیب تماشاگاہ ہستی ہے۔ یہ مقام جائے اقامت نہیں۔ ایک وطیرہ پر
دو دن کا گذرنا یہاں کی عادت نہیں۔ بس ہر شخص عکس کے مثال گذرا جاتا ہے پریشانی
کیلئے یہ مجمع جمع کیا گیا ہے۔ آہ جیسے حوادث بے اختیاری ہیں۔ قلق و اضطراب
بھی اضطراری ہیں۔ داغ مفارقت نہیں مٹتا۔ جبتک مبتلائے فراق نہ مر مٹے۔
آنیوالے انجام پر شروع سے روتے آتے ساکت ہوکر چلے جاتے ہیں۔ شام
شام غریباں ہے صبح روز ہجران۔ شب غم میں سیاہ پوش ہے تو سحر چاک گریباں۔
چار چمن عالم بخوف خزاں زرد۔ لالہ حسرت سے داغدار و پُر درد۔ نرگس بیمار
چنار سوزش سے شرربار۔ سرو بصورت آہ ساکن۔ قمری طوق بہ گردن۔ گردش
بے ثمری و بیرنگی سے بیرنگ۔ غنچہ دل تنگی سے تنگ۔ بلبل صیاد سے بصد زبان
ہزار داستانکا ہم آہنگ۔ صبا بادصرصر کیطرح خاک بسر۔ تپش سے انسان کے
دل میں اخگر ہے۔ پتھر کے جگر میں شرر۔ چشموں کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں۔ یاس
سے لبریز ہیں۔ فوارے جانوں سے چھوٹے ہوئے۔ مایوسی میں اُبلے ہوئے ہیں
اُف کل جو شمع محفل تھا آج گل ہے۔ وہ خوش گل جو باعث زندگانی تھا گل گل
ہے۔ وہ جو ید بیضا تھا اب داغ دل ہے۔ غم وہ ہے جس سے دل کا خون
عقل کو جنون ہوتا ہے قیس کو مجنون کرتا ہے۔ پر کیجئے کیا ناشکیبائی بے فائدہ ہے۔

رہتا ہین رضاے خدا ہی۔

منشی غلام غوث خان بہادر ذوالقدر کے نام

ہر چند یہ مہجور بظاہر دور ہے۔ مگر فی الباطن درحضور ہے۔ باین نظر کہ آپکے منشآت سے جنکا ہر لفظ ملفوظ ہے۔ اسکے معائنہ مین۔ مین ہر آئینہ آپ کو دیکھتا ہون۔ بارک اللہ سیہہ فغان بیخبر نہین الحان باخبر ہے۔ گو لحن داؤدی اشہر ہے لیکن یہ اثر کہ ہر ہے طبیعت جو اس سے متاثر ہے۔ اسقدر وہ کب موثر۔ یہ کتاب ادب مین ادیب بے نظیر اور طرز تحریر دلپذیر ہے۔ آپ کا اپنے تئین فقر سے منسوب کرنا اور فقیر لکھنا جسے مین تعلی سمجھا تھا مشاہدہ کلام سے وہ معما کھل گیا۔ سیاق کلام واقعی مصداق دعوی ہے۔ جب ذاتی محامد ایسے ہون اور رقیمے مستحمد ویسے تو نامحمود ہی ہوگا جو مسعود نامے کا مشتاق نہ ہوگا چونکہ آپنے اول ہی سے شکوونکا جواب اپنی تخلص کو (بیخبر) تجویز کیا ہے لہذا شکایت نہ کرکے حکایات شوق بیان کرتا ہون۔ ساون بھادون کا ہمینا جوان اور جوان مزاج ونکو جیسا گدگدا گیا دیتا ہی۔ سوسن کی زبان کہے دیتی ہے۔ مگر اس ساون ہرے نہ بہادون سوکہے پر رحمت خدا کی زاہد خشک کیطرح حال مین بیٹہا ہوا منشآت دیکہہ رہا ہی ناگہان نگاہ اس خط پر جسمین شبیہہ کا ذکر ہے پڑکے تصویر پر تنویر پر جا پڑی۔ پہر کیا تہا کشش محبت کا عجب حال تہا۔ ہی ہے یہ آپکو لکھے کون کہ کیسی وجدانی حالت تہی

کیونکہ مسٹر محمد جان ہین نہ مسٹر محمود جان - اسوقت عجب سما ہی - دلمین آنکھ مین
آپکا وجود سما گیا ہی خط کو تحریر نہ سمجھیے تقریر جانیئے بلکہ جذب دل کا فوٹو
جبتک برسات برستی رہی - پہول اور پھل - پھولتے پھلتے رہین اس گل
سرسبدسی گلستان سخن سرسبز رہی -

ایضاً

آپ کا اپنے تئین خجالت سے پانی پانی ہونا - سمندر حیرت مین ڈوبتا ہون فرمانا
مجھ جیسے نظروں سے گرے ہوئے پانی کو بحر مواج بنانا کیا ہی - میری نگاہ مین
میری آبرو بڑھانا ہی ورنہ درحقیقت مین وہی قطرہ ہون جو گرداب منفعلی مین غرق
ہوکر عرق انفعال مین بہا جاتا ہون - آپکے کلام زائد الوصف کی توصیف کیلئے
منھ چاہیئے - بے زبانسے زبان کی تعریف کو - گونگے کی مٹھائی کہنی چاہیئے -
کہان آفتاب عالمتاب کہان ذرہ بیتاب - کجا ماہ و ماہتاب - کجا کرمک شب
تاب - کدھر دُرنایاب کدھر گوہر بے آب - کہان نار اور نور - کہان شام کی اندھیری
اور تڑکے کا ظہور - پرسون خزانہ جگر کیا دستیاب ہوا دل ہاتھ سے جاتا رہا -
کل دستاویز محبت ہاتھ آیا - سربلندی سے بھالون کلیجہ اچھلتا رہا - آجکی
کیفیت آئندہ کی حالت من بعد ملتمس ہوگی - آپ اپنے ہمت کونیت سے -
دار کو نادار سے جو مناسبت دیا ہی - وہ تو منکسر المزاجی سے ہے ورنہ اہل معنی ایسے

کھلا ہوا بھید ہے کہ اس عالم کی ہستی دہندلے پن سے نیست نما دکھائی دیتی ہے یا کوتاہ نظری سے دور کی شے مد نظر نہین ہوتی ہے۔ جوہر کا فنا محال عادی ہے رہا عرض عارضی ہے۔ تو یہ چھوٹنا چھٹانا کیسا۔ دہرا رہنا رہجانا کیسا۔ اسکا غم تو وہ کرین جو مرنے والے ہون۔ یا ساتھ کچھ لائے ہون۔ یا لیجانا چاہتے ہون۔ سیاح کو جہان سرا و کاروان سرا کے صلاح و صواب سے سروکار ہے نہ اشیا کی گذاشت و نگہداشت درکار۔ باقی رہے اعمال کے افکار اونکی فکر اہل محبت کی ملت مین روا نہین کیونکہ مسئلہ (خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہِ تَعَالٰی) جب بآئین ابرار نہ بوضع اشرار مان لیا گیا تو اب تکرار عمل۔ ناممکن العمل و بیکار ہے مفت کی جھنجھٹ باعث ننگ و عار ہے۔ یہ کیا ارشاد ہوا کہ (فغان بیخبر۔ خون تایۂ جگر۔ اپنی نادانی کے دو گواہ ہین) نہین جناب ہرگز نہین اصلا نہین۔ یہ تو ید بیضا اور عصائے موسیٰ ہین جو منکرین کیلئے دو دستی مار ہین۔

ایک دوست کے نام نامہ کسی کے ہاتھ سے

قاصد آیا مین چتون ہی سے تاڑ گیا کہ پوسٹ بیاگ نہین۔ مخمور بوتل بغل مین دبائے ہوئی دلسے لگائے ہوئے نامحرم سے چھپائے ہوئے محتسب سے بچائے ہوئے لئے آتا ہی۔ نامہ کیا ہاتھ آیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ ہرچند دل کو ٹٹولتا ہون۔ آپکو پاتا ہون۔ واللہ یہ تماشا تو دیکھیے جو دل خود نما تھا

بھولے سے بھی خطائے فاحش نہ ہوگی۔ جبتک پھول مین باس۔ صہبا مین خم شبو
شراب وشراب مین کیف وکیفیت۔ گل وبلبل مین الفت رہے۔ اشتیاق
دامنگیر شوق دستگیر رہے۔

بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدین خانصاحب بہادر تعلقدار

سرگردان ہون مگر پابوسی میسر ہوتی نہ مایوسی بسر ہوتی۔ آنکھین دیدار کیلئے
ترستی ہین۔ کان گفتار کے سننے کو گوش بر آواز ہین۔ گاہ گاہے جو نامہ
آتا تھا وہ بھی نارسائی بخت سے گیا گذرا۔ اب نامہ رسان تک نہین آتا۔
کیا فدوی اپنے نصیب کو روئے یا حضرت کی بیمہری پر آنسو بہائے اور رنگ
اخلاص پر آپ اور ہم فاتحہ تو پڑہ ہی چکے ہین۔ بس ایک آپ اور ہم تھے جو
ایک روح۔ دو قالب بہم تھے۔ آپ قلب تھے۔ مین قالب تھا۔ اگر مین آپکو
جان جانا تھا تو آپ مجھے روح وروان جانتے تھے۔ مین قربان تو آپ بلا
گردان تھے۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ آپ بلاوجہ ایسی بے جگری سے بیدلی
فرمائینگے شاید یہ خیال کہ جو اپنے سے بیخبر ہے اسکی خبر ہی کیا ہے۔ تغافل
فرمایا ہو۔ نہین حضرت ہر چند مین دنیا و مافیہا سے بیخبر ہون پر اپنے سے
باخبر ہون۔ منشی قادر حسین صاحب ملقب بہ بلبل دکن جنکے فغان تا حد افغان اور
شور تا لب دریائے شور پہونچا ہے۔ مجھ تک پہونچکر کسی بیگانہ کو یگانہ ٹھہراکر گویا

چہکنے- مصرع کہ مرغ بینی کا بچہ کہٹکتے ہی انڈا ۂ نوا سنج ہو سکتا ہی نہ لیے بال
و پری سے پہر پہری لیسکتا- فلہذا پاکٹ بند کرکے بسبیل بیرنگ بینوا کو خاقان
بذل و نوال تک پہونچوا دیجئے- چونکہ پر کٹ بطمع آب و دانہ پہدکتے پہدکتے
پہونچتا ہی- اس مشتِ استخوان کو طعمہ دیجیے کہ لطمہ- بہرحال زرِ گل کے خلخال پہنائیے
تا کہ گل دم بصد زبان ہزار داستان ہو-

نواب رفعت یار جنگ بہادر کے نام

آپکے ملاحظۂ رقیمہ اور رقم فرمانے نے راقم کو دوہرے کرم کا مرہون کیا
جس کا تہہِ اشکریہ ترقیم ہے مین اول ہی سے سمجہتا تہا- آخر کار کیا درکار ہی
جب خود ہی نہین- خودی کجا- باقی خدا خدا- غم ہو تو غمگسار ہو- بیغم کا غمخوار
کیا- ہستی کا گہر ماموں- کہالت کا مکان آباد- اس خراب آباد سے مین
ایسا بیزار ہون- جیسے شراب خانے سے پرہیزگار- یا زہد سے سرشار-
بہرکیف جو کچہہ ہو مجہے اپنا ہی رونا پڑا ہی- اغیار پہ ہنسنا نازیبا ہی- مین کسی پر
مرتا ہون نہ دوسرا مجہپر جان دیتا ہے- مین کسیکا ماتم دار ہون نہ کوئی میرا
عزادار ہی- بس ہستی مین نیستی کے مزے اُٹہا رہا ہون- شعر نہ شادی
داد سامانی نہ غم آورد نقصانی ؛ بہ پیشِ ہمتِ ما ہرکہ آمد بود مہمانی ؛ فی زمانہ
دوبت ہی نہ پاس دوستی- الّا ایک یاس ہی جو پاس ہے مگر ڈہر کا ہے

کہین بیدلی سے وہ بھی شب ہجران مین سائے کی مثال نہ کہسک جائے
رہا آپکا بردوبار بیدلون کا دلدار ہوجائے تو ہوجائے۔

مولوی خواجہ محمود جان صاحب مجسٹریٹ ضلع اندور کے نام

دُہواندہار نامے کے پرجوش وگرما گرم فقرون نے طبیعت کو ایسا گرما دیا کہ
دل کوہِ آتش فشان بنگیا۔ آپکا پچھلے پہر کو نمازِ صبح سے پہلے نسیم سحری کی روش ہوا ہو
سرد مہری سے اُوس کی طرح اُڑجانا تسپر خوش کن عذر کرنا انگارون پر لٹا دیا۔
زخم جگر پر مرچ اور نمک چھڑک کر ہمیزہ کیا۔ لو صاحب برخوردار بڑے صاحب
کیمبرج سے ۱۰ ڈسمبر کو داخل مبئی ہوکر سیدہے کلکتہ جا ئینگے۔ عالیجناب نواب
گورنر جنرل بہادر سے مشرف ہونیکے بعد ۲۰ تک مع الخیر یہان پہونچینگے۔ نواب
اونہین لینے کو مبئی گئے ہین۔ مجھے سبز خطونکا خطِ ریحان جب بہتر دکہائی نہین دیتا
تو خط مخطط چینیان کب منظور نظر ہوتا۔ لہذا بتلا دیا جتلا چکا کہ للہ ذری نستعلیق کو
کام فرمائیے۔ شکستہ خط لکھکر خستہ خاطر کا غبار بصیرت نہ بنئیے۔ مگر ہیہات
آپ چشم بینا رکہتے ہین نہ گوش شنوا والسلام۔

منجانب مہجور نواب مہاجر کے نام

آپکا خطِ ریحان غیرت دہِ خطِ سبز خطان ہے۔ سطرین سنبلستان۔ نقطے خط کش
خالِ محبوبان ہین۔ ہائے دوچشمی ہم چشم غزالان۔ مسطر رگِ جان ہے کاغذ

کی سفیدی بیاضِ چشمِ محبوبان سیاہی دودِ دلِ عاشقان - جدول کی روشنائی
خونِ شہیدان ہے - صفحہ صفحۂ روزگار کو الٹ دی - خطِ سرنوشت کو پلٹ دے
مین جان گیا قلم پری کا شہپر ہے - تب ہی تو نامہ رسان کبوتر کیسا دلبر ہے
خوش خطی پہ یاقوت الماس کہائے - خطِ غلامی لکھہ لائے - طرز وہ حسن سے
زمانہ کا طرز بدل جائے - بگڑا دل نستعلیق بنجائے - حروف کے رخ قطِ محرف کا
رخ پہیر دین - الفاظ کے جوڑ لفافۂ منحرف کے بند ڈہیلے کر دے - عبارت کا
سلسلہ - الفاظ کی گرہ - زلف گرہ گیر کے عقدے کہولدے - مضامین معنی
بند سے معنیٔ معمائے تنگ دہنان کہلے - تکرارِ لفظ قندِ مکرر کا مزہ دیتی ہے
شیرینیٔ سخن حلاوتِ کلام - حافظ و سعدی کے گویا لب بند کرتی ہے -
کہیئے تو کیا یہ سلسلۂ تحریر دور تسلسل کیطرح چلا ہی جائیگا یا تقریر کا کوئی موقع
بہی آئے گا - مجہے آپ سے شکوہ نہین - اگر ہے تو اپنے ہی سے مجہکو شکایت ہے
وجہہ کیا سنگدل کے ارتباط کو پتہر کا کلیجہ چاہیئے - مہوش کو ماہتاب کا دامن
دُردکش کو دردکش کا پیراہن - عندلیب کو چمن - حبیب کو محبِ گلبدن کا نشیمن
(ہم نشین)
صنم پرست کو بت کا بہجن - بہمن مین خورشید نہین - برہمن بچہ شمس طلعت کا
درشن چاہیئے - خالی خولی تکلفی شعر و سخن کسے چاہیئے - ہماری دوری مین
بالفرض اگر قربِ خدا مقرر ہو - مین قبلہ رو ہو کر دعا کرتا ہون کہ اس سرگرانی

مین آپکو طواف کعبہ میسّر ہو مگر یاد رہے موج و خروش بحر - و تموج و جوش متحیرین
فرق اُبھر رہے - باد مراد اور ہے - ہوائے نامراد اور - مردم دیدہ کو دیکھو
مردم آبی کو جانچو - آبلۂ دل کجا - آبلۂ پا کجا - حجر اسود کی سیاہی کہان سنگدلون کی
سیاہ کاری کہان - اس لین دین کو دیکھیے - اُسکے بوسے لیتے ہین - ہمین
بوسے دیتے - وہان اشکبار ہین یہان شرربار - وہان اغیار ہین یہان اخیار
بس طائف سے در گذرئے طواف کعبہ ہو چکا - مطوف کعبۂ دل بنئیے حسنات الاخیار
ہو کر سیئات الابرار نہو جیئے -

منجانب وفا شعار - جفا کار کے نام

کیون صاحب آشنائی کی رسم یہی نا آشنائی تہی جو آپنے اختیار کی ہے
بے اختیار جی چاہتا ہے کہ آپکی بے مروتی سے پوچھون - کیا وہ اونچی دوکان کا
یہی پھیکا پکوان تھا - جسپر اسقدر شیخی بگھاری جاتی ہے - للعجب کہان وہ شور انشوری
کجا یہ بے نمکی مزہ یہ کہ اُلٹے خود بدولت ہی گلہ مند ہین - البتہ اس معنی سے تو
خاطی ہون کہ بیرخی سے آپکی مین مُنہ نہین موڑتا - نمک پاشی پر بیمزہ نہین ہوتا
چرب زبانی پر رکھائی - بد دماغی پر بیدماغی - نہین کرتا - آپ تو روز مین بہی
آپکا خیال نہین کرتے اور ہم ہر شب آپکے خواب مین شب باش رہتے ہین آج
نہین معلوم آپ خواب پریشان سکے تصور مین کیا تعبیر کرتے ہین - سچ تو یون ہے

که اپنی آنکھون نے مجھکو شکوه ہے - آپکی نگاهِ قہر سے نہین - اپنی طبیعت سے
شکایت ہے - تمہارے مزاج سے نہین - مجھے اپنے دل ہی سے حکایت ہے -
آپکی سنگدلی سے نہین - مصرع کیا کہون پتھر کے نیچے ہاتھ ہے ؛ یہان یه گل
کہلا ہے که کسی ستم ایجاد نے تمہین کربلاے معلی جانیکا شگوفه کیا دیا ہے مرنون کو
مارنے کا نرالا راسته نکالا ہے دمِ ذبح پانی کے عوض تشنه کو آبِ دشنه
پلانیکی سبیل بتلائی ہے - بہیے واللہ قسم حضرت حسین کی کیا ہی حسنات کی سوجھی
ہے - اچھا صاحب جناب مولا نگہبان رہین - آپ اوس زمین پاک کی یه صحبت
تمام خاک شفا پیکر ہماری دوا بنین -

مولوی حکیم مظفر الدین صاحب بہادر متخلص به مزاج

ایک مدت سے ملنا جسکی متمنی تھی - دل ڈہونڈتا تھا - آنکھین ترستی تہین
وه دولتِ دیدار آپکے ہاتھون ہاتھ آئی - یه تو بخت کی بات تھی جو اتفاق سے
ذکر آگیا - تذکره ملگیا ورنه مصرع نسخهٔ نایاب معنی نایاب بود ؛ سچ تو یون ہے
آپکے فیض عام سے عوام فیضیاب خواص فیضیاب ہوئے - حضرت مرحوم کا
پایه اوسی نے پایا جو اس فن مین کچھ پایه رکھتا ہے - اہل زبان ہو تو زبان کی
صفت کرے - منھ ہو تو نازک خیالی کا بیان کرے - صاحبدل آپکی عالی دماغی
کو پاتے - روزمره کو محاوره دان سمجھتے ہین - کسکی مجال که آپکی بندش کو

باندہو باندہی۔ کسکو یارا جو تلفظ پر آپ کے حرف گیری کری جو منہہ اوس منہہ کی کہائے اسیر۔ اسیر۔ گویا خاموش۔ بحمد اللہ شاہ۔ شادان ہے ۔

ایک جنٹلمین مجسٹریٹ ضلع کے نام

مجھکو شاعرانہ تقریر سے عار ہے۔ تحریر تک میری نثر عاری ہے۔ نیرنگی زمانہ سے کبھی طبیعت رنگینی پر آجاتی ہے۔ تو اوسکا مطلب آپ رنگ بدلکے رنگ لائے۔ نہین ہے یہ تو اپنا اپنا ڈہنگ ہی۔ مذاق[۲] سخن مراق[۳] و مذاق[۴] نہین ہی۔ اے واللہ پوربی گھونگٹ پر یورپی چرخہ۔ تسپر تون چرخ چون۔ چرا نباشد۔ اور کے الفاظ آپکے تلفظ مین موزون باشد کہ نباشد مگر مین اسکو ملفوظ شریف کہتا ہون نہ کہون تو کیا کہون۔ آپنے سر پر (ہٹ) کیا دیا ہی بس دنیا بھر کی ہٹ دہرمی پر کمر باندہ لی ہے۔ عقد کے بعد عقد ثانی۔ عقدِ ثریا نہین ستم کی گانٹھ ہی۔ سوت درکنار۔ نام سوت ہی چھاتی پر مونگ دلتا ہی۔ شاید آپ کے نزدیک (جنٹل[۱] ومن) اور (کامن[۲] ومن) کا قرین قران السعدین ہے۔ بالفرض اگر ایک کے منھ کا نوالہ دوسرے کے ہاتہ لگ جائے اور اوٹھا ہی گیرے صاحب کہہ بیٹھین غم نہ کھاؤ آدہا آدہا بانٹ کھاؤ تو کیا یہ فیصلہ واجب وسنجیدہ سمجھا جائے گا ہرگز نہین بلکہ انصاف پر بٹہ لگ جائیگا۔ جسکا گھر جلتا ہی اوسکے جلے دل سے

پوچھو۔ درد جگر کو دیکھو کیسا اوسکے آنکھو نمین جہان تیرہ و تار ہے۔ ارے
غیرے نتھو خیرے کیلئے تو جلتے جھوپڑے کا بانس بھاگتے بھوت کی لنگوٹی
ہی بس غنیمت ہی۔ ید قدرت نے زوجہ کو زوج سے ویسا ہی گلوگیر کیا ہے
جیسا دست شکستہ گلے کا بند ہوا ہی۔ ایسے وقت مین جبکہ معمومہ کے لڑکے لڑکی
پاس ہون نہ آپکی آس ہو بلی پاس پاس ہوا ور سوت کا سانہ ہو تو پھر آپ
پاس دار بھی نہ ہون تو بتلائیے کہ آخر نتیجہ کیا ہو۔ اگر یہی لیل و نہار ہین تو
بس مستورہ کی عمر کے دن تمام ہین غالباً آپکی دانست مین گورنمنٹ حیدر آباد
مین بیوجود و بیکار ہے گورنمنٹ کا سایہ اور پولیٹکل قبا در کار ہے۔

ڈاکٹر محمد منیر الدین صاحب

شعر مریض عشق پر رحمت خدا کی ٭ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ٭ مبتلائے بلا کا
قعر معدہ دوا کھاتے کھاتے قرابہ۔ نسخون کا پولندہ نسخہ قرابادین بنگیا۔
مگر حیف درد بیدردی بیاضی چہرہ درمان پذیر نہین ہوتا۔ چونکہ پرانی دوائین
اور پارینہ نسخہ جات از روئے تحقیقات حالیہ نرے پھسڈے ہین مزید ش
ہیچمیرز کا مزاج بھی ایجاد پسند ہی لہذا مینے ایک انوکھہ نسخہ تجویز کیا ہے
جسکی تعریف مین اپنی زبان سے نہین کرتا آپ کے منھ سے توصیف سننا
چاہتا ہون۔ دیکھیئے بلا تعلی کہہ سکتا ہون ایسا مفرح و مقوی نسخے کا آج تک

کوئی موجد نہین ہوا جو ہر موسم مین معتدل اور امتزاج فصلین مین ممتزج ہو۔
مزہ یہ ہے جب چاہو کھاؤ۔ جو چاہو پیو۔ پرہیز۔ صرف پرہیز گاری سے
اجتناب۔ احتیاط ریاکاری و ریاکاراحباب سے ہے۔ کون و فساد مین آزاد
و آزادی کو ثبات ہے۔ اربعہ عناصر مع ہوائے نفس بند کوزہ شہوات ہے۔ مجموعہ
ہوا اس خمسہ شیرازہ بند لذات ہے۔ جب ہی تو عالم اسکا طالب۔ یہ سب کا
مطلوب ہے۔ عوام اسکا راغب۔ یہ خواص کا مرغوب ہے۔ ملخص یہ کہ۔ وہ نسخہ
مجوزہ آپکی تنقیح کیلئے بھیجتا ہون۔ اگر کوئی جزو چھوٹ گیا ہو تو اضافہ فرمایئے
بصورت پسند اجازت دیجئے تاکہ بلانوش اس معجون روح افزائے سریع العمل کو
باسرع آوان نوش کرے اور غم زندگانی جاودانی فراموش۔ زندگی وہی کام کی
جو زندہ دلی کا کام دے۔ ورنہ زندگی بیکار محض بیگار ہے۔

وہو ہذا

شکن جبین حسینان بیاض چشم سیاہ چشمان گل عارض یاسمن بدنان۔ سنبل الطیب
کاکل شامیان سمسم خال ہندیان پستۂ دہن کشمیریان شیرین زبان ملیحان
لب لعل بدخشانی در دندان رمانی شکر خند بنارسی ریحان سبز خطان خطائی
باندازہ نگاہ — حب دلخواہ
سیب زنخدان شفتالوئے غبغب ترکان فندق انگشت مہروشان ناز پستان
۲۰ عدد
پنجۂ مرجان۔ نافہ ناف آہو چشمان چکوترہ سرین مچہ انگبین دُرِ ناسفتہ

شاخ نبات ۔ مئے ناب پر نکالے ۔

باندازۂ شیانۂ عمر

نواب میر خورشید علیخان بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام کے نام

آپ کا رقعہ دیکہنے سے اس شکستہ خاطر کا جگر خستہ ہو گیا۔ یہ کس دو فصلی کا شگوفہ تہا جو یون گل کہلا ہے ۔ یہ کس سگ شکاری کا چہتیا ہر جس سے ہمارا ہوش ہرن ہوا جاتا ہر۔ یہ کون بد چلن ہے جو اپنی چلن کا سکہ ہم پر بٹہلانا چاہتا ہر۔ سچ جو پوچہو تو حق یون ہے سجادہ عوید ار مین ہون ۔ پہر یہ گپی مدعی ورشتی دعوی کیسا اور خلفشار کیسی خیر ہوئی کہ وہ منہ چہپائے ہوئے ہر ورنہ جبڑے چیر ڈالتا ۔ نگاہ بدکرتا تو انکہین نکال لیتا ۔ دیکہنا جاتا کہان ہے ۔ چین چین نہ بول جاتے ۔ اور بہاگتی راہ پاجی کو نہ ملتی تو سہی ۔ غالباً کسی عقل کے اندہے نے اسکو آنکہہ دیکر الٹی راہ سجہائی ہے ورنہ مجال تہی جو زخ کرتا ۔ کیا اندہیر ہے جو دن دہاڑے چراغ گل پگڑی غائب کرتا ۔ ان دل جلون لفنگون ہلقومنسے خدا محفوظ رکہے ۔ یقین ہے بردباری آپکی آتش افروختہ کو برافروختہ نہ کریگی بلکہ باحسن وجوہ خاموشی سے خاموش کردیگی ۔ اگرچہ میرا دل اس عالم سے بے تعلق ہے پر آپکی وجہ سے وہ دل متعلق ہے ۔ مثلہ ماتیعلق واقعات لکہو کہ فی الواقع کیا ہین ۔ تاکہ بقدر ممکن و ناممکن فکر کیجاے ۔

نواب صف افگن جنگ کے نام

یہ کس باغی نے آپکو شگوفہ دیا جو آپ قباے گلگون دربر ۔ تاج زرین بر سر

با تیغ و سپر باغ مین سیر کھانے گئے۔ آپ کی شمشیر و سپر مین جب پہل پہول ہین تو گلعذار جا کر کیا ثمر و گل لائے گا۔ پامالی زر کے سو کیا حاصل کر کے آئیگا۔ اگر تفریح منظور ہو تو او ہر کرم فرمائے گا۔ شعر آئے ہر ایک شیعہ و سُنّی برائے سیر یہ باغ داغ عشق ہے باغ فدک نہین ٭ آجتک نہ کھلا باغ جا کے کیا گل کھلائے گا۔ جب آپ خود ہی سراپا باغ و بہار و منظور نظر ہین۔ تو گلذار جا کر کیا تماشا کیجیے گا۔ بوٹہ سا قد۔ شمشاد سے کمتر نہین گلگون گال سے گل تر۔ بر تر نہین۔ نرگس بیمار سرمگین آنکہو نسے چشم بد دور بہتر نہین۔ افشان جبین سے گل بنفشہ خوشتر نہین۔ سبزہ رخسار سبزۂ گلعذار کو پامال کیئے دیتا۔ دہن تنگ کے رشک سے غنچہ تنگ ہوتا ہے۔ قامت سرو پر۔ قیامت ڈہاتا۔ قد بالا صنوبر پر آفت ڈالتا ہے۔ کاکل پیچان سے سنبل پیچ و تاب کھاتا۔ رخ انور سے سورج مکھی مُنھ کی کھاتا ہے۔ سیب ذقن سے سیب آسیب زدہ۔ آتش مزاجی سے چنار پھولا کھڑا ہے۔ لٹک دار روش سے کبک لٹکیان کھاتی رنگین انگلیو نسے گلاب کی قلمین بک قلم کٹجاتی ہین۔ منت کی بیڑیو نکی تمنا مین قمری بہ منت طوق بگردن ہے۔ او گورے گالون۔ کالے گیسوؤن والے۔ کبتک یہ لیت و لعل۔ لیمن رنگ محل سے نکل۔ عیش باغ چل۔ بغلین نہ جہانک۔ ہم سے ہو دربغل۔ اے گلرو جب ہمین خار کھلاتے ہو تو پہلو مین جا دینے مین عار کیون کرتے ہو۔ ہاے

رے ستم یہ کیسے سرو مہر آتشین رخسار سے پالا پڑا ہی کہ ٹھنڈی آہین بہرتے بہرتے
دم سرد ہوگیا۔ پر واہ رے مسیحا دم۔ تونے دم اخیر تک ایسی سون لیا کہ دم
نہ مارا۔ تمھاری سنگدلی سے وہ پتھرا دل ہوئی۔ آنکھین پتھرا گئین مشکل
سنگساری حل ہوئی۔ اے مہربان واسے برین نامہربانی اچھی دل لگی جو ہی
کیا مین ہنڈولا ہون۔ جو باتون مین جھلاتے ہو۔ بلا ہون جو سر سے ٹالتے ہو
واہ صاحب ہم باخلاص درود پڑھ کر پہونکین۔ اور آپ صلواتین سنائین۔
تمہارے مصحف رخ نے میرے دل کو سیپارہ کردیا۔ مگر الحمد اللہ تم اس سے الٰی
بے نقط سناتے ہو کہ جی بے اختیار آمین بول اُٹھتا ہے۔ تم نے لاکھ تلخ کہا
شکر کھایا۔ مین بے مزہ ہوا ہون نہ ہوتا۔ او شکرین لب تمہارا دہانہ تنگ
تنگ شکر ہے۔ جسکے وصف مین میرا قلم نیشکر ہے۔ لوگ گلوری چباتے ہین
تم حرف مطلب چباتے ہو۔ مُنھ کہان ہے جو باتین بناتے ہو۔ چھوٹا مُنھ بڑی
بول بولتے ہو۔ یا وحشت یہ آپکو دہشت کیون ہی۔ جب عشق مین موچہ تک تمہاری
تیغ آبدار کو کہا جاتا ہی۔ حیف ہے کہ مین عاشق ہوکے آپکی تلوار کا وار
نہ کھاؤن۔ للہ الحمد تمہارے میٹھی بارہ دار نیمچۂ ابرو کے وار نے میری
آبرو بڑھایا۔ یہ پھل دیا کہ ولایت ثمرقند کا ثمرہ ملا۔ تمہین واللہ سے
سچ کہنا کہین اس نیمچے کو آب حیات تو نہین پلایا تھا جو یون میرے زخم جگر

ہرے بھرے ہین - یہ آپکی طبیعت کس لئے بدلی - زمانے نے کیونکر رنگ بدلا
آپ کیون مجھپر برسے پڑتے ہین - اُف رے غضب ابرِ شمشیر سے پانی کے
بدلے خون اور شرارے نکلتے ہین - شاید آپنے تیغ خون آشام کو زہر مین
بجھایا ہے - تب تو بجائے پیاس بجھانے کے یون لہو پیتی زہر اُگلتی رنگ
لاتی ہے - جس سے آپکی خمیر کے جوہر کھلتے ہین - آپکی ملمع کاری سے
کہانتک کوفت کھاؤن - تاب اُٹھاؤن - تمنے تو میرے نام تک کو نہ نشان
کردیا ہے - خم ابرو کے بل مین ناوک مژگان سے آنکھون مین دم آگیا - تمہارا
ہالن ہون شمشیر دودم کا کام کرگیا ہے - فکر مرہم مین اگر مرہم جائین تو بھی
تم رحم نہین کرتے ٹانکے دینے کے عوض ٹکہ سا جواب دیتے - آسمان مین
او دہیڑپن سے تہگلے لگاتے ہمسے رفو چکر ہوتے ہو - تمہین واللہ ہے
کیا ہمارا خون ہدر ہے جو ہمین اُدہر رکھتے ہو - ہیہات تمنے نہ ادہر کا کیا
نہ اُودہر کا - جی ہان ضرور آپ خون بہا دینگے - اجی میان نام کو بھی تو
تم کوڑی کٹار مین نہین رکھتے - واہ رے کھلاڑی کبوتر کے ساتھ
میرے ہوش اُڑاتے ہو - کبوتر لڑا انکی آڑ مین اغیار سے آنکھین لڑائی ہین
لالہ رو تمہاری نافرمانی سے میری جان کے لالے پڑے ہین - او شعلہ رو
سرد مہری سے جلانا ہنسی ہنسی مین رولانا - آگ پانی مین لگانا - بازی نہین

آتش بازی ہے۔ آپ کالا و فلا سنے مجھے بلا مین پھانس رکھا ہی۔ زلف کا سودا
سر کے ساتھ ہے۔ وبال جان ہی دن پریشانی سے گذرتا ہی۔ شب پریشان خواب
مین گذرتی ہے واحسرتا جنکے یاد مین ہم سب کچھ بھولے۔ انکا بھولے سے بھی
ہمین یاد نہ کرنا۔ عیاری نہین جان آزاری ہے کیا تم اپنی ہی گائے جاؤ گے
میرا کہا ہراگ نہ سنو گے جسکی چال سے بھونچال آئے۔ ہل چل پڑے۔
جسکے کان پر جون تک نہ چلے۔ اُسکی آگے کسکی چلے۔ او غنچہ دہن اس
شگفتہ مزاجی پر اپنے دل بستہ سے یون دل تنگی۔ نری تنگ ظرفی ہے۔
واہ رے بدر۔ لیلتہ البدر۔ تونے در بدر ہو کر آخر مجھے شہر بدر کیا او
کنھیا یہ ماجرا کیا ہے۔ اولٹی گنگا بہانا کیا ہے۔ کیا مین نوح کا طوفان تھا
جو گیا گذرا۔ یہ دل نہ تھا کوئی تو وہ طوفان تھا جسپر سے تیرا جی اُترا۔ دیکھ
بیخودی مین آنکھین کرشنا۔ جمنا کی طرح بھوٹ بھوٹ کر بہ رہی ہین۔
للہ پاس آشنائی کرو۔ دوش بدوش آؤ۔ آشنان کرو تو دل ٹھنڈا
ہو۔ بتلاؤ تو میرا گناہ کیا ہی۔ تم رنگ بدلے۔ مین ڈھنگ بدلا۔ آپنے
صورت کو بدل دیا۔ ہم سنے روپ اور کیا۔ تم مصلّی بنے۔ ہم رند ہوئے
تم نے سبحہ لی۔ ہمنے زنار سنبھالی۔ تم کعبے جا کر بت پرست بنے۔
ہم گیا گئے خود پرست بنے دیکھیے جناب۔ حباب وحیات میں بھی نکتون ہی کا

فرق ہی- کہین ایسا نہ ہو کہ اس پہیر پہار مین اولٹ پہیر ڑجاے-

نواب سردار دلیرالملک کے سمدہیانے کے مرسلہ آمونکی رسید

آپ کا خط آتا ہی تو طبیعت کو حظ آتا ہی- مزید شش پیوند نخل مراد کے بہیجے ہوے

پیوندی آمون کا بہجوانا- محظوظ کے لئے بے عدد دل پسند ہوتا ہی- فلہذا

آمنی کی خواست بالبدگی پر آمین کہتا- ہرے بہرے کی سرسبزی بلاخواست

چہتا ہون- اے خالق دو عالم چارچمن عالم مین اس نونہال کے پیوند کو

رشتہ ربط سے مربوط کرکے شجر تمنا کو پہولنا پہلنا نصیب فرما- شکرین تحفہ کا شکر

قلم نئے سے دشوار خامہ مشکر درکار ہے- ناگزیر اوس تفصیل وا کا

گویا ہی اختصار ہے- جیسے شیرینی میرے لب بند کرکے زبان کو اظہار واداد

مین واکردی- ویسے عذب البیانی آپکی انکو شیرین کام کردے- انہہ

پیوندی کو ابنا روزگار کاٹ کر کہاتے ہین- مگر مینے بلحاظ رابطہ رشتہ

اس کا رشتہ بنواکے کہایا ہے- کیون صاحب بے ریشہ رمانی نواب پسند

ہو کے جانبین ریشہ خطی کیسے اغلب گلنار ہو گئے ہون- بارے تخمیون کے

ریشہ دوانیونکا کچہہ پتا نہ لگا- آیا مکہی چوس شکر گزار ہین کہ مگس انگبین

کیطرح کاٹے کہاتے ہین- فی الاصل یہ مرشد مرشد آبادی کہاتے مرشدی

سے نہین چوکتے- شیاطین الانس شری کہاتے- پرائی رہتے-

پرفن الفین الفن کھاتے پر بھی فن نہین چہوڑتے کنجوس کے کاسۂ چشم و قعر معدہ خاک گور کے سوا نہین بھرتے ہین۔

نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ رئیسۂ آرکاٹ کے نام

آپکا مرسلہ ٹیلگرام موصول ہوا۔ جب طرفین سے خط کے ارسال مین خطا ہو عذر تکلف معذرت تکلیف کیون نہ ہو۔ بس آپ قاصر تھے مین مقصر تھا۔ یکجہتی مین معذرت مستلزم دوئی ہے اور دوئی عین احولی سچ یون ہے نہ مین محق شکوہ ہون نہ آپ مستحق گلہ۔ جبسے حضرت رضی اللہ تعالے عنہ کا وصال ہوا۔ ہم سبہون کی زندگی کا انفصال ہوا۔ برخوردار محمود علیخان کو فوجی تعلیم کے لئے لندن بہیجتا ہون تاکہ مجھسے فتح الباب اہل ہند ہو کیونکہ از روئے (رول) انڈین بجدیکہ والی ملک کیون نہ ہو فوجی کالج (اوکیجہ) مین داخل ہو نہین سکتا اگر حق تعالے مجھے اس کار خیر مین کامیابی دے۔ تو اسکو حاصل زیست سمجھونگا۔ بایں وجہ کہ تمام کے لئے یہ بند بھاٹک کھل جائیگا۔ اور تالی ہات لگ جائیگی۔ بیٹے یورپ مین احباب کو خطوط لکھتے ہین اور وسنے بھی لکھوائے ہین۔ مگر سر گرانڈ ڈف۔ و لارڈ کانیرا گورنران سابق مدراس سے شناسائی نہین ہے۔ اگر نواب بیگم صاحبہ رئیسۂ ارکاٹ کے مکتوب آپ موصوفین کے نام بہیج سکتے ہون تو بہجوا دیجئے۔

حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر حضور نظام کے نام

حکیم مریض کی صحت چاہتا ہے۔ مگر آپکی حکمت بھلے چنگے کی علالت چاہتی ہے
تب ہی تو آپنے دو ہفتہ سے ایکبار ہی کرم نہ کیا۔ اگر یہی علت غائی ہی کہ کسلمند
ہون تو آئے بسم اللہ بیار محبت ابھی ابھی نگاہ بیمار کا بیمار بنتا ہے۔ اور
کیون نہ بنے جبکہ مسیحا کا دیدار اسی پر منحصر ہے۔ ایام فرقت کی صحت سے
مواصلت کی کسالت بہتر ہے۔ جس مریض کی آپ تیمارداری کرین اسپر
تندرستی اگر رشک کرے تو زیبا ہے۔

ایضاً

شعر لہر کسکے خط کی آئی بعدِ مرگ ؛ سبزہ تربت میرا لہرائے ہی ؛ آپ
میری حالت نہ پوچھیے مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ خود دل تنگ ہو جیے
نہ مجھے تنگ کیجئے۔ مجھکو عشرت۔ عسرت عسرت۔ عشرت۔ ہے۔ تو ایسے
خیالی کے خیال کا کیا ٹھکانا ہے۔ کور باطنون کی آنکھہ مین روشنی کب ہی۔
جو میری تحریر کو دیکھین۔ میرا قلم انکے لئے نیل کی سلائی۔ پنسل سرمہ گلو کاغذ
کا نونکی ڈاٹ ہی۔ جس جامہ زیب نے مجھکو جامے سے باہر۔ ہوش و ہواس
کو رفو چکر کیا ہی۔ اسکی زیبایش نے نہ چاک گریبان کی پروا۔ نہ دامن صحرا
کا ہوا خواہ رکہا ہی۔ گو جیب تمنا خالی ہے مگر دامن محشر میرے شور سے

پڑا رہے گا۔ ہرچند میری افتادگی کی یہ افتاد ہے کہ نقشِ قدم کی طرح سایہ تک اُٹھہ نہین سکتا ہے۔ بیقدری نا ہنجار نے پامال کر دیا ہے۔ مگر آپ دیکھیے گا آخر کار میری خاکِ مزار گِل حکمت ہوگی۔ کاسۂ سر سرِ عبرت ہوگا۔ گو نکیرین سے بچھتا ہون لیکن منکرین کے سوال لایعنی کا جواب عبث جانتا ہون خوف سے افشائے راز کے آنسو پیتا۔ ضبط سے غصہ کھاتا ہون۔ رقیب ہنسی مین بات پی جاتے۔ حبیب نبات جانکر چبا جاتے ہین۔ وزدِ حنا کو دل چراتے سنا۔ بارے انہین آنکھین چراتے دیکھا۔ ان غارتگر ایمان کا دل چرانا دیکھو۔ میرے زخمِ جگر کے چور کا گھاؤ کا پانی چرانا دیکھو۔ ان ستم ایجادونکی شیرین اداؤن پر قربان جائیے۔ جنکی کھاری چھری پر میٹھی باڑھ ہے۔ طاق ابرو کے ساجد کے وضو کا پانی۔ آبِ خنجر ہے ورنہ ادا و قضا برابر ہے ہیو جہ میری انکھین ڈبڈبائی ہین نہ آنسو بہے جاتے ہین۔ مردم دیدہ مصحفِ رخ کی تلاوت کیلیے غسل کرتے ہین۔ اس ستمگر کی سنگدلی تب کہین رقم ہو جب خونِ جگر و فولادی قلم بہم ہو۔ ہیہات انکی ہتکنڈون سے کفِ افسوس ملتا ہون نہ ملئے تو دل مسوستا ہی ناگزیر ملتا ہون۔ جسکے کوچے کی ہوا نسیم ہو اوسکا ہوا خواہ ندیم کیسے سہیم ہو۔ جس چشم علیل کا مسیح بیمار ہو۔ جس کا نقاب حسن پردہ دار ہو۔ اوسپر برملا مرنے سے پردۂ دل رقیب دریدہ کیون نہو

شیرین زبان کی کسیلی باتین ۔ رسیلی آنکھونسے کڑوی نگاہین حظ دیتی ہین شیرین لب کی ترشی ۔ وہی تلخ مزاجی نے مجھے کہٹائی مین ڈال رکھا ہے ۔ ان شعلہ رویونکے نقاب سے نور چھن چھن کر برستا ہے ۔ نگاہ قہر برساتی ۔ نظر بجلیان گراتی ہے ۔ قبلہ ان شعلہ رویون کی لو جیسے میرے دل مین لگی ہے ۔ نور ایمان شمع کلیسا بنا ہے ان کمخوابی کی باتین اور انکی چشم نیم خواب کے خیال نے مجھے بے خواب کر دیا ہے ۔ جن پریونکی جو کہٹا تک کے سلیمانی پتہر ہون ۔ وہ مسخر انسان کیونکر ہون ۔ ان پر تو نقوش سلیمانی تک موثر نہ ہون ۔ والسلام

بنام مولوی خواجہ محمد جان صاحب رئیس الہ آباد

مین آپکے شکرین امرود کے شکر مین رطب اللسان و عذب البیان ہون ۔ باغبان عالم آپکو شیرین کام کرے ۔ شجر امید پہولے ۔ ثمر مراد پہلے ۔ یہ جام مین کیا کوزہ نبات ہین ۔ حلاوت مین حلوائے بید و ہین ۔ یہ الہ آبادی ہین کہ سمرقندی شکر ہین ۔ نیچ نبات و شکر ریزہ قند ۔ بل قند مکرر ہین ۔ اس جام کی حسن و خوبی کو اگر جمشید دیکہتا ۔ کبھی پسند نہ کرتا ۔ اپنے پیالے کو موسوم بہ جام نہ کرتا ۔ اسکی رنگت سے جام جم کا رنگ پہیکا ہے ۔ رشک سبز پستان کا سینہ فگار ۔ خوشوضعی پر ثریا نثار ہے سڈولی پر نظر پہسلتی دل اٹکتا ہے ۔ گو نگاہ نہین ٹھیرتی ۔ پر بے دیکھے دل کب ٹھہرتا ہے مجھے ملا عبد الرحمن کے جامی تخلص کرنے کی نسبت جو تفتیش تہی وہ ان

جامون سے مشخص ہو گئی - غالباً اسی مناسبت سے اُنکی شیرینی سخن و حلاوت کلام - شہرۂ آفاق ہو گئی - اے واللہ الہ آباد کے جام لکھنؤ کے سفیدی آم خاص و عام کے دل پسند ہوتے ہین - مجھکو اسکے چند قلمین مطلوب ہین - ممکن ہو تو طلب کر کے بھیج دیجئے تا کہ فصل بہار مین بار ور ہون اور شاخ نبات و شکر لب خط جام مین جام کے نظارے سے مدام محظوظ ہون -

بنام مولوی احمد حسین خانصاحب رئیس کینتورہ

آپکا قاصد خط دیگر نامہ بر نہ ہوا - دل بردو نہان شد ہوا - جالئے کے انتظار مین مدت تک منتظر کا قالب مضطرب قلب مضطر رہا - بے پر و بالی سے جو یا کی نا بست و بال - احوال پر ا ہو ال ہو گیا ہیہات کہون گیا - سرو قامت - آزاد بر قیامت ہے - سیدھی بات کا ٹیڑا جواب کج کلاہ کی عادت ہے - منتین کر کے مناتا ہون منتا نہین - سماجتین کر کے سمجھاتا ہون سمجھتا نہین - الجھی طبیعت کا سلجھانا پریشان خاطر کے لئے گو الجھن ہے پر کیجئے کیا - گیسون والے کی الفت سودائی کو محن نہین - یمن ہے - برہمن بچے سے جو پالا پڑا ہی اسکے ہوا خواہی مین پپنا کبوتر تک بننے پالا ہے - اس خون آشام کے ہتکھنڈ و نہ صرف آپکے لالہ جی ہی کا خون ہوا ہے - لالہ خونابۂ دل پیتا - غم کھاتا - لہو اگلتا ہی - اسکے جگر پر داغ دلمین چھالے - لب پر تبخالہ ہے - دریغا

واثرون طالعی سے مخلص یکرنگ و محب یک روح و دو قالب کا قلب
انقلاب زمانہ سے منقلب ہو چلاہی صنم بت پرست کا جگر پتھر کا کلیجہ ہوگیاہی
مین ہجر مین ہجر اطفال کی چوٹین سہتا ہون۔ چشم بد دور آپ ہین کہ شکر لب
امرود لئے شیر و شکر ہین۔ خیر صاحب آپ رتجگی منائیے۔ گھی کے چراغ
جلوائیے۔ آتش افروز کے برافروختگی سے ہمین سر و چراغان کے روشن
جلائیے۔ نور العینین کو بعد دیدہ بوسی کہیئے۔ جانمن تم کیا پہچانو جیسا کہ
ہم تمہین جانتے ہین۔ تم دونونکی پیاری پیاری باتین اور بھولی بھولی صورتین
ہنوز میری آنکھونمین ہین والسلام۔

بنام مولوی منصور علی خان صاحب

خدارا غور تو کیجئے۔ درحقیقت یہ ذات شریف اگر حاجت روا ہوتے
آپکے کیون ملتجی ہوتے۔ التجا کرتے۔ جیسے ہنود اپنے ہاتھون بنائے ہوئے
بت کے پانون پڑتے ہین۔ ویسا ہی عوام بے سر و پا۔ بے پیر بے
پیر کے۔ پیر پکڑتے ہین۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے ہوا کرتے ہین
جو اپنی دال روٹی ہی کی پوری فکر نہ کر سکے۔ پوری کچوری کی تمنا مین مرے
وہ آپکے لئے کیسے پورن پوری مہیا کرے۔ مریدیکا حصول مراد ہے
نکہ نامرادی بیعت کا حاصل گرفتاری ہی نکہ آزادی۔ مجھکو اس بلا سے

نوش کے نافہ جامی حضرت جام کا شعر یاد دلاتی - بوتل سے قل قل کہتی ہر
پر کہون کیا - لحیہ شریف کو ریش قاضی کہتے شرم آتی ہے - بہیئے واہ
ان باصفاؤنکے صوفیانہ ملت وصافی مشرب کا کیا کہنا - آپکی سر کی قسم
انکے بے ساختہ پن پر بے خواستہ جی چاہتا ہے کہ بس انکے قدم لیجئے
الحق وہ علتی مشائخ یہ علت مشائخ ہین

محبت کے تقاضے سے محب کے نام

آپکے شگوفے دینے پر گلدستے چھپاکے ہاتھ گلدستہ یاسمن جو بھیجا غنچہ مراد
کھل گیا - کارپرداز حسب عادت انعام دینے لگا تو تنک کر کہنے لگے مصرع
برات عاشقان برشاخ آہو ؛ منعم نے انعام لینے کو نعم البدل سمجھا ہے جو نکہ
مجھکو بھی بعوض بھیجنے کے بھیجنا تھا - لہذا غنچہ دہن کی دلجوئی کے لئے بڑی جستجو سے
جوہی اور گوٹے کے ہار بہم و باہم کر کے پر تکلف گلدان نرگس کے ہاتھون بھجوایا ہے
میرے سر کی قسم آپ گلے کا ہار بن کر شاخ گل کے زیب گلو کیجئے - اگر رقیب خار
ہو کر خلش کرے - آپ حلقہ بگوش کے گلوگیر ہو کر زبان دراز کی جیبھ گُدّی سے
کھچوائے - دامن افشان کے دامنگیر کے گریبان گیر ہو کر دہن دریدہ کے
جبڑے چِروائے - مین رقابت سے نہین کہتا واقعی رقیب نحس کے
منحوس ہیئت دیکھنے کے لائق - سراپا سُننے کے قابل ہے - یہ بصورت

انکو بصیرت اعم یا عورت ہے - قد تاڑ کا پیڑ - سر تاڑ پھل - زرد رو کے رنگ
روغن کو سیاہ و تاب سے نسبت کیا ہی توے پر ارنڈ کا تیل ملا ہے گنجے
سر کے پلپلی چند - پیر چند بال ایسے ہین گویا گھوڑ کی اوگی ہوئی خشک گھاس
ہے - پوست قصب کی بھس بھری کھال ہے - کلف دار چہرے پر جھلی پتاپتی
او سپر سے یون ہے جیسے تودۂ غلاظت پر اونٹ کی مینگنی - احول کے
آنکھون پر اندھے کنوین کی چھپک رو کے تھیچ گالون پر کیٹر کھائے سیتا پھل
کی پھبتی ہے مستطیل پٹرے پر چوڑی ناک نہین ہے دریائی مینڈک
ہی - دہن دہانہ چاہ مصرع یک قطرہ بود پیش دہانش یم قلزم گندہ دہن
کی کوتاہ اندیشی و زبان درازی کا کیا کہنا گویا کاٹے کھاتا ہے - الحان
بھی شنیدنی ہے بس صوت الحمیر کا خطاب اسی منھ پھٹ گدہے کے حق
مین نازل ہوا ہے - رونی صورت گاتا بھی ہے تو گدھا ملھار گاتا ہے -
ٹھوڑی کو منڈھا کا گرز کھون یا ہلیلۂ کابلی - ریش کوسن کا ریشہ کھٹے کہ
بڑ کے درخت کی ڈاڑھی - کندۂ ناتراش کے جسم کی گولائی ایسی ہے
جیسے آبنوس کا لٹھا - انگشت مجذوم کے سر انگشت - جوع البقر کا شکم ہی
کہ ہوائی گاؤ تکیہ - غلیظ چیتھڑونکی پوٹ ہی کہ مرے بھینسے کا پھولا ہوا
ناف سانپ کی بانبی سُرین کوہ البرز ہے - واضع لفظ خرگس کا موضوع

اغلب یہی گورنمنٹ حرب ہے۔ المختصر فتنہ انگیز کے لحاظ سے عطر فتنہ ارسال ہے
عند الضرورت بجائے روغن قاز استعمال کیجئے۔

ایک سادہ پرکار کے نام نامہ

پھپھا والون نے خردہ گیر کو جو وسیلۂ خردہ گیری گردانا ہے۔ شاید آپنے
تجاہل عارفانہ کرکے اس سے مجھے انجان جانا ہے۔ نہین صاحب اہل شملہ
زے شملہ بمقدار علم جانا ہے مولویون کی کیفیت اور ہے۔ کیفیتون کے کیفیات
اور وہ انکا کلیجہ کلیجہ جان کر کھا جاتے۔ یہ آنسو پیکے رہ جاتے ہین۔
عزب عذاب مین کیسے عذب مین ہے۔ مجرد کے واسطے تجرد سہل ہے۔
متاہل کے لئے تجرید مشکل لاینحل ہے۔ آسودہ کمخاب کی گدی سے نہال
ہوتا ہے۔ کمخواب سایۂ مغیلان ہی کو فرش مشجر جانتا ہے۔ آنکو فکر اغیار رہتی ہے
افکار اخیار نہین رہتے۔ مرنیسے پہلے مرہم گئے پر حیف آپ بر سر بجا
آئے نہ بسر بیمار ناسور دل پر پھاہا مرہم کا رکھہ آئے۔ آنکو مژگان و آبرو
کے وصاف کو ولادی قلم۔ سر سخن کے لئے شنجرف مین آب خنجر چاہیے
اوصاف نگاہ فتان کیواسطے۔ قلم شاخ نرگس۔ دوات چشم غزالان
مداد دود جگر چاہیئے۔ کیا خوب ہمارے لئے کچھہ نہ چاہیئے۔ آپ کیلئے
سب کچھہ چاہیئے۔ سیمبر کے لئے زر۔ بلبل کیلئے زر گل تک نہ چاہیئے

اگر نامرضی ہی آپکا مرضی ہی تو پہر تراضی مین تراخی کیون ہے والسلام۔

قصۂ عجیب و دلچسپ حکایت ہی ؛ یعنی میری حالت کا بیان بطالت سے

شیتین منا کے ملتین کرکے اس سنگدل کو جو گداز کیا۔ خاطر مکدر صاف ہو کر
آئینہ بنا ہی تو اسے وا خود نما بنا۔ خود بین کا طرفہ تماشہ ہے بے وجہ میری
قبح دیکھتا۔ اپنا حسن ہر آئینہ دکھاتا ہی۔ سراپا حسن کے قدِ موزون کو سرو شمشاد
و صنوبر سے تشبیہ دینا ناموزون ہے۔ قدِ بالا طوبی۔ ساعد شاخ طوبی آسے
قامت شاخ گل۔ دہن غنچہ۔ عارض گل ہے۔ قدِ رعنا شاخ گل مراد نار پستان
ثمرِ مراد۔ چشم بادام۔ دہن پستہ۔ ذقن سیب۔ پور فندق۔ ہاتہ پنجۂ مرجان
سے۔ سر پر مانگ کیا ہی خطِ استوائے نور بر سرِ ظلمات ہی۔ یہ فرق ہے
کہ خطِ استوا فرضی ہے یہ عینی۔ سودائی سے وصفِ زلفِ گرہ گیر کیسے ہو
مضمون زلفین خیال ہے۔ سطرین زنجیر پائے قلم ہین۔ سر چڑھی کالی
بالون کو ناگنون کا جوڑا کہنا بیجوڑ ہے۔ اس بکۂ نور کے کاکل کو تار شعاعی
آفتاب کہنا زیبا ہے۔ شنیدہ گیسوؤن کو سنبل سے تشبیہ دیتے ہین نادیدہ
جبین کو لوح مرآت کہتے۔ مگر مین لکھتا ہون شعر ہے قدرت خدا کی یہ
ضدین دیکھو ؛ شب تار گیسو جبین صبح صادق ؛ مژگان و ابرو کو دشنہ و
خنجر و پیکان و کمان سے۔ نگہ کو خدنگ و سنان سے مشابہ کرتے کرتے طبیعت

کند ہو گئی ہے۔ بھوں کو ہلال کہوں تو ابرو کی آبرو گھٹتی ہے۔ دیکھیے کرتے
دیدے کو علیل کہنا غلط ہے۔ آنکھوں کو چشم آہو کہتے میرا جیتا ہرن ہوتا
ہوش رم کرتا ہے۔ چشم نیم باز شکار طایر دل کیلئے باز ہے۔ صید مرغ روح
شاہین نگہ کی عین آرزو ہے شعر گو کہتے ہیں وہ دیکھیں مگر دیکھنے تو دیں ؎ ہیں
شاد ہوں کہ ہوں تو کسیکے نگاہ میں ؎ چشم بد دور جسکے خدنگ نگاہ سے دل
بادام شک ہے۔ اسکے آنکھوں سے بادام کو تشبیہ دینے والوں کی چشم کو
ضرورت عینک ہے۔ ساغر مئے دوات۔ شاخ تاک قلم ہو تو چشم مخمور کی کیفیات
رقم ہوں آتش گل پر دل بلبل جلتا ہے۔ شعلہ رو کے آتشین لب سے سوز قلب
بیدل ٹھنڈا ہوتا ہے۔ شکرین لب کان نمک ہے ملاحت چہرہ شیرین ادا سے ملیح
کی تلخ زندگی ہے۔ لب لعل کے وصف میں گویا میری زبان لال ہے۔ سرخی
لب میں سفید دندان ایسے رخشان ہیں گویا شفق میں انجم نمایاں ہیں۔ گردن
صراحی بلور۔ لبالب از شراب طہور ہے۔ دوش نزاکت کا ہمدوش ہے
دست رنگین کے وصف کو قلم شاخ حنا درکار ہے۔ رشک سے پنجۂ مرجان کف
افسوس ملتا ہے۔ اُس خورشید لقا کو بدر الدجی کیسے کہوں جسکے ناخن سے ہلال
بدر ہوتے ہیں۔ شکم مصفا پر شکن ایسی خوشنما ہیں جیسے لہر میں۔ موج دریائے
نور ہے ناف گرداب محبت ہے۔ جو ہے اسی چاہ کا ڈوبا ہوا ہے۔ شعرا نے

کمر پر جتنے مضامین باندھا ہے باندھو ہے - بہتان بندھا ہی - ناسخ نے
سچ کہا ہی شعر دیوان مین سادی ہے جگہہ چھوڑدی ہے ٭ مضمون یہ
باندھا تیری نازک کمر کا ٭ جس منظور نظر کا تصور میرے مد نظر ہے ہان
اغیار کی حد بصر در خانہ - بصیرت ششدر ہے - گو رخنۂ دیوار باعث رخنہ ہے
پر کیجئے کیا وسیلہ تاک جھانک کا یہی مرآئینہ ہے - احباب کہتے ہین اے
خانہ بدوش اس خانہ برباد کے گہر کے پاس مکان لو - حق ہمسائگی کو شفیع
کرو - پر کرون کیا ہمسائے میرے سائے سے بہڑکتے سایۂ دیوار تک کو
سایہ جانتے ہین - حضرات دلدار کے لئے آئینہ خانہ خوشنما مرآئینہ ہے
جگردار کے لئے چارآئینہ ہی آئینہ خانہ ہے - وارستہ مزاج کے واسطے
خانہ کہان ہی خانہ ہے - میری حالت زار دیدنی ہے نہ شنیدنی - قیدیونکی
تشنیع بلائے ناگہانی ہے - تسپر جدائی جدا وبال جانی ہے - بیدرد سے
کہے کون کہ دردمند جان بلب ہی - دلبر تک پیغامبر کی رسائی کب ہی ہوتی ہی تو
مہروش بے مہر کب مخاطب سے مخاطب ہی - ہمارا راز نہان محتاج بیان ہے
خط شکستہ سے خاطر شکستہ کا حال عیان ہے - ہیہات جو نام لیتے کانون
پر ہاتھ دھرتا ہے وہ نامہ میرا کب ہاتھ مین لیتا ہے مصرع
قلم اینجا رسید و سر بشکست ٭

صبح و شام کے مکالمہ سے متکلم کا استفہام

(صبح) میرے سہانے وقت کا عالم - عالم نور - جلوہ - جلوۂ طور ہے -
میرے آگے ستاروں کی چمک دمک چراغ سحری کی طرح جھلملاتی ہے - ظلمت
شب کافور - سیارہ شمع کافوری کی طرح بے نور ہے - رشک سے انجم
کی آنکھوں مین تارے ٹوٹتے - نجم ثاقب کی چشم سے صورت اشک شہاب
گرتے ہین - شب تار گیسو کو اپنی نورافشان پیشانی پر سے جب سمیٹ لیتی ہون
عقد ثریا شرم ساری سے نچھاور ہوتا - بتیالی سے آفتاب ماتھا چوم لیتا ہے
نسیم سحری سر سے چلکر آتی - صبا شوق مین بہی جاتی ہے - عندلیب بصد ذوق
ہزار داستان ہوتی - بلبل چہکتی - نکہت گل مہکتی - میکش سے شکرانہ صبوحی کو
صراحی قل قل کہتی ہے - بیت اللہ کے در - بتخانہ کے کواڑ کھلتے ہین - مومن
قرآن بہ لحن پڑہتے - برہمن بھجن کرتے - ہوا خواہ ہوادار پر ہوا کھاتے ہین
(شام) آپ اپنے وصف کے وصفی نہین - بنا کرین - ہمین حسد نہین - لیکن
تعلّی تبارک و تعالی کے سوا ماسوا کو زیبا نہین - سچ تو یہ ہے - اس جھوٹ
مین سچ کیا ہے - لفظ کاذب کسپر صادق آتا ہے - ہوش سنبہالو - جامے
سے باہر نہ ہو - جسکے دامن عافیت مین پلو - اُسی کی گریبان گیر نہ بنو - ابہی
اس میری کالون والی لیلی دام اقبالہا ہی کے بدولت تو تمہارے بخت جاگے ہین

اوسیکی ہمدمی سے تمہارا دم ہے ورنہ تمہارا وجود فی نفسہ کالعدم ہے
اسی بڑھتے پر یہ خم ودم ہے۔ تمہاری اوقات کا کیا کہنا آپ کے وقت میں
جنگلی پپیہے۔ ٹائین ٹائین۔ پہاڑی کوے کائین کائین کرتے۔ مسجدی مرغے
بولتے۔ عاشق معشوق کے لئے پنگھٹ پر آہیں بھرتے ہیں۔ فجر کی ہوا خوری
خواری ہے۔ لوگ فراری کیطرح بھاگے جاتے ہیں جسکے دیکھے سی ہمیں ٹھنڈے
پسینے آتے ہیں۔ آمین بائین شائین نہ کرو دل لگا کے باخلاص سنو عشاق
کا وداعی ہیں۔ فراقی شمین قل اعوذیے کیا جانیں مصرع گوشش بر سینۂ من
نہ وشنوزاری دل ؛ (صبح) الحق ناحق تم بجھتی ہو۔ غافلونکی طرح خواب
غفلت میں پڑ کے اپنے کو ہنسواتی ہو۔ ورنہ اے کذا بہ میرے وقت
کا رویا باصدق وصفا ہوتا ہے۔ بتلاؤ تو سہی وہ کون ہے جو دل سے میرا
دلدادہ ومبتلا نہیں ہوا ہے صباح سے صبوح پر میکش جان دیتا خشکی
نہاری کو لقمۂ نگاہی بہ از مرغ و ماہی کہتا ہے۔ (شام) جی بجا یہ جو چلا
شرابی وافیونی کو بھاتا ہے۔ یہاں اوباش وفاقہ کش کی بھوک پیاس کا
تذکرہ نہیں ہے۔ سیر چشموں کی سیر کا مذاکرہ ہے۔ سر شام گلفام باد بہار کی
کی روش ہوا کھاتے ہیں۔ بانکے ترچھے گھوڑے کداتے پھنداتے
حسین مہ جبین سنوز نکھر کے بگیاں اڑاتے۔ دل دادہ و دل گرفتہ ہاتھوں

ہاتھ دیئے۔ اٹکھیلیان کرتے چمنون مین ٹہلتے۔ ساقیون کے دمونکی خبر
متوالونسے سر بازار آنکھین لڑا کے ہوش اوڑاتے ہین۔ انجان نہ بننا
بیزبکتہ جان رکھنا۔ مواصلت رحمت۔ ہجرت۔ زحمت ہے (صبح) تم بھی عجیب ہو
نہ ہارے مانتی ہو نہ جیتے۔ اپنی ہی کہتی۔ ہماری نہین سُنتی ہو ہم نے
مانا تم خوبیون سے ٹھسا ٹھس ہو۔ بارے کہو تو جنت مین ہمارے نظارۃ ہماری
نضارۃ رہیگی یا تمھاری جلوۃ۔ (شام) ماشاء اللہ آپ تو بہت دور کی کوڑی لائی
لگین۔ ابی یہان عالم محسوسات سی بحث ہی۔ غیر محسوسات مین گفتگو عبث ہی۔
(صبح) غنچہ گل میری ہوا سے کھلتے ہین۔ میری ہوا مین نسرین و نسترن
ہین۔ (شام) میری فضا سے شگوفہ دل کہلتے ہین جسکے رشک سے
صبا برباد و نسیم خاک بدامن ہے۔ (صبح) ہم مستجاب الدعوات ہین۔
(شام) ہوا کرو کیا ہم نہین ہین۔ (صبح) کیا تمنے صبح بنارس کے نظارے
نہین سنے۔ (شام) کیا آپ نے شام حیدرآباد کے تماشے نہین دیکھے
اسے جانے بھی دو۔ جیسی تمھاری تعلیان ہین۔ ویسی میرے لنترانیان۔
ورنہ فی الاصل لیل و نہار کے وصل کے دو نام ہین۔ صبح تم ہو اور ہم شام
ہین۔ اس بعد المشرقین پر جانبین کی ہم بزمی و ہمکلامی کو بخت و اتفاق سمجھو
آؤ مل بیٹھو۔ دو گھڑی ہنس بول لو۔ کہین ایسا نہ ہو لجر بحثی مین گجر بج جائے

بھور جائے۔ وقت ہاتھ سے چلا جائے۔ ارمان رہ جائے۔

روز و شب کی چھیڑ چھاڑ مین صبح بنارس و شام اودھ کی سما

(روز) قادرِ ذو الجلال نے مجھکو سراپا نور فرمایا۔ قدر افزائی کے نظر کرتے
میری قسم کھائی ہے۔ زمانہ مہر سے میرے پھولتا پھلتا۔ زمین سے اوگتا۔
آسمان سے برستا ہے۔ وجود با جود میرا انتظام عالم کا ناظم۔ انسان کا منعم
حیوان کا رزاق۔ سال و ماہ کا خلاق ہے۔ خالق نے میرے نور بصر
(مہر) کی حلف اوٹھایا ہے۔ تب ہی تو میرے حلف کے آفتاب پرست ستار
بت پرست نثار۔ ستارے خدمت گذار ہین۔ کفار سنجھا پوجا۔ دیندار
اشراق و چاشت ادا کرتے ہین۔ جہان اسکی روشنی سے روشن۔
جہانیان اوسکے درشن سے بہتمین ہین۔ موجودات اسکی طالب۔ یہ
کاروبار کا عین مطلوب۔ نجم اس سے مشرف۔ یہ انجم کا مولے۔ معدن کا
شرف بخشنے والا ہے۔ اسیکے فیض سے سحاب۔ سحاب مین آب۔
آب مین گوہر۔ گوہر مین آب ہے۔ اسیکی تاب سے حجر مین جواہر۔
جواہر مین رنگ۔ رنگ مین تاب ہے۔ حسین اپنے کو خورشید طلعتی
سے منسوب کرکے خورسند ہوتے ہین۔ پر جمال با جلال پہ اس کے
نظر ڈالنے کی مجال رکھتے نہ تاب لاسکتے ہین۔ (شب) احمق کو خوشنما

خوش آمد ہے - جو اپنا آپ مداح بنے وہ مدح نہین - مذمت سے
خموشی گنج شایگان - فضولی فضول و رائیگان ہے - فخر قسم کچھ تمہارے ہی مقسوم
مین نہین آیا ہی - قاسم ازل نے ہمین بھی اُس سے مفتخر فرمایا ہے - بارے
ہمنے براہ نیاز محض فضل جناب باری جانا - سرمایۂ ناز نہین گردانا ہے - اگر تم
معشیت کی مانی ہو تو مین راحت و استراحت کی مبانی ہون - اللہ جلشانہ نے
کمال عنایت سے میرے نور نظر (قمر) کی سوگند کھائی ہے - اسکی ضیا سے
ارض و سما کو مزین و منور - یوسف طلعت اپنے تئین مہ جبین - حاجبین کو ہلال
ابرو کہتے ہین حُسن پر انسان مرتے - جان جان دیتے - چشم بد دور غیرت حور
گھورتے ہین - تمہارے چہرہ مہر پر حربا کے سوا آدمی بھولے سے بھی آنکھ
اُٹھا کے نظر نہین ڈالتے ہین - طرفہ تماشا یہ ہے کوئی دیکھے کہ نہ دیکھے -
آپ ہین کہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے ہین - تمہاری تاب دونکی
آنکھین ماہتاب مین ٹھنڈی ہوتی ہین - خوبرو لیل النور مین چاندنی کے
جلسے کرتے - دفع نظر کے لحاظ سے نجم ثاقب شہاب کو صدقے کرتے ہین
تمہاری حدت و شدت سے خلق کی کھوپڑی پلپلی ہوتی - چیل انڈا چھوڑتی
عطش سے پیاس خار زبان پر لوٹتی ہے - شمسی سال نافرجامیون کا شگون ہے
قمری اسلامیونکا ماہ و سال ہے - مغز مین گرمی تو نہین چڑھ گئی جو یون ہذیان

بکے جاتے ہو۔ اس روزانہ زوال پہ دعوے لایزالی۔ گرگٹ کی پرستش پر ادعائے معبودی نری بیہودگی ہے۔ ذکر فوائد ستر شدا یہ معنی ندارد۔ چشم بصیرت اگر ہے تو دیکھو۔ گوش شنوا ہو تو سنو۔ تمہارے اور تمہارے ہمسر بداختر کے راج مین جیسے دیکھو روزگاری محنت واخروی صعوبت مین مبتلا ہے۔ ہر فرد بشر عرق مین غرق وغرقاب بلا ہے۔ روز فرد اعالمین کو تہ وبالا کرکے تم ہی تو نہال ہو گئے۔ ظالم کی عمر کوتاہ تم ہی تو پچاس ہزار سال کے ہو گئے۔ اُف رے ڈھٹائی۔ بجائے شرم وشرمناکی بیدھان چشمی۔ منفعل ہو عرق انفعال مین ڈوبو۔ دلدل مین ندامت کی دھنسو۔ بس انہی بیر خیونہ زرد رُو ہو کے مغرب مین مُنھ چھپاکے مشرق سے نکلتے ہو۔ مشفق شفق کی طرح پھولو نہین۔ آنکھون مین خون نہ اُتر آئے تو سہی۔ (روز۔ شب سے) یہ تو وہی مثل ہوئی۔ ہماری بلّی اور ہمہی سے میاؤن۔ تمہار انور ہمار اضیا پذیر ہو کے کیا ہمین یدِ بیضا بتلاتا ہے دعوائے ہمسری کرکے جو مُنھ کی کھاتا ہے۔ لیلۃ البدر وشب دیجور سے ہویدا ہے۔ نشائین مین نشاط میری ذات سے ہی۔ نوروز۔ بہرام تہوار۔ جنوری۔ عیدین۔ صوم۔ حج۔ جمعہ۔ تیرتھہ۔ زیارت۔ ہماری دینی دنیوی صفات تسے ہی۔ اسپر کیا منحصر ہے بارون ماہ سارا جہان

ہمارا اشتاق ہے۔ ہم نہ ہون تو مضطر ابتر سرما شاق ہے۔ ہمارے انعامات کا مشکور سارا آفاق ہے۔ ناشکرا آفاقی قر مساق ہے آپ ذری اپنی سیرت وصورت کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ اندھیری کیسی کالی بلا ہے۔ یہیانک بشرہ جیسے تماکو کا پنڈا ہے۔ آپ کے سایۂ عافیت مین پلنے والے شریر وشپرک۔ چور۔ نقب زن۔ ڈاکو۔ شب خونی۔ درندے۔ گزندے مین جو باعثِ مرگ ہین (شب۔ روز سے) ہرچند سعادت اُخریٰ وعشرت دنیا کا سرمایہ مین ہون۔ بارے بحث کر کے طول عمل کرنا نہین چاہتی بے کہے رہ بھی نہین سکتے ہون۔ شکر نعما پسند شکور ہے ناشکری مین کفران نعمت ضرور ہے۔ دیکھو دن کے تھکے ماندے کی خصوصاً درماندے کی عموماً۔ اگر ہم پرداخت نہ کرین تو کیسے لوگ سفر مین گذر۔ حضر مین بسر کر سکین معاذ اللہ تم بہر صورت صورتِ قہر شدید ہو۔ لاخیر تمہارا شدا ہے۔ حاصل کائنات راحت ہے۔ سو وہ تمہاری کائنات مین نہین ہے۔ حتے کہ نوم جو ستہ ضروریات سے ہے وہ بھی دنمین از روے حکمت علت ہے۔ منزلت میری شبکور۔ و بے بصر کیا جانین ماہیت کو اصحاب بصیرت و معنی جانین تو جانین۔ مصرع ہزار شکر کہ باطن میرا سیاہ نہین ٭ جو شئے میرے ہم رنگ ہوتی ہے۔ تبرک و متبرک

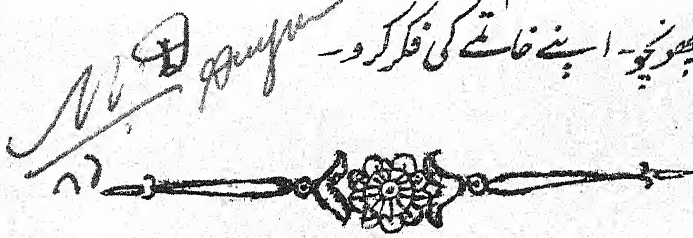
ہو جاتی ہے - شک ہو تو اسلامی سیاہ نشان - حجر اسود - پوشش کعبہ
غلاف مزارات مقدسہ - دربار بی لباس وغیرہ کو دیکھ لو - اہل نکبت کا
خوشی منانا دیکھیں - ذی دولت کا رات میں ہے - وہ بے تکلف و سادہ
یہ بہ تکلف آراستہ ہے - تم مصادر تکلیف ہو - ہم مصدر تکلف ہیں - گو
تفصیل تکلف تکلیف ہو - بس اتنا تو کہہ دیجئے - لوگ چاندنی کی رات کے
جلسے کرتے ہیں یا دُھپکالے کی دھوپ کے - اہل قدرت رات کی قدر
کرتے - لیلۃ القدر مجھے بولتے - بل مصرع ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی
کہتے ہیں - میری شان میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرمایا ہے
نااہل کیا جانے - اہل ہماری خیرات - برکات جانتے ہیں تب تو ہمیں شب
برات پکارتے ہیں - تنزیل قرآن معلی - معراج حضرت رسول اللہ مجھ میں
ہوئی ہے - نزول تقدس و تعالی - رحمت خداوند اعلی الاعلیٰ دائماً
مجھ میں نازل ہوتی ہے - تم زحمت - ہم رحمت - تم صائمین کے مانع آب و دانہ
میرا کام کھلانا - پلانا - تمہارے ہنگام کی خیرات بنیر رہا - میرے وقت کے
حسنات حسن و بے ریا - تم صفت اشرار پردہ در - میں صفت ستار پردہ در
اپنا اوڑ بچھو - ہمارے سانپ بچھو - ہم سے بدظن - اغماض نقب زن
آپ کی فضولی کی حجت میں ہے - شہر بے بال و بر ہے - لگھڑ کے سر میں

سرخاب کا پر ہے - موذی پروری مین تمہارا درجہ بدرجہا بڑھا ہوا ہے -
پرندگان شکاری کا دست تظلّم ستم بپا کر رہا ہے - بدعا سے ہمیشہ کا عروج
عین زوال ہے - احتراقی کی زندگی وبال ہے - (روز شب سے
احسن الخالقین نے تمہین سواد الوجہ فی الدارین بالوجہ کیا ہے - نا سزا کے
دن دہاڑے اندھیر مچانیکی سزا ہے - عالمین مین کسیکی بی محنت راحت -
بلا مشقت دولت پائی ہے (اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا)
کے کیا معنی - ہمارے اوقات مین کاہل تک شاغل ومشغول ہے - تمہارے
مشاغل فسق وفجور - تم فاسقون کے صدر الصدور - جیسے دیکھو اسی افعال کا
فاعل ومفعول ہے - تم وقف خرافات - میرا وجود موقوف فلاحت و
حرفت وتجارت ومعاملات وانتظامات ہے - با این ہمہ اگر تمہین میرے
وصف زاید الوصف نظر نہ آئین سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب
را چہ گناہ ؛ بتلاؤ تو دنیا کے جلوے نظارے چہلپل ساری ہماری
ریاضت کے نتیج ہین کہ تمہارے عیش وعیاشی کے نتائج - تمہارے
زشتئ اعمال وعمل سے لوگ جو تباہ کار وتغافل شعار ہوجاتے - دامن کاہلی
مین پیر پھیلائے سوتے ہین - انہین خواب غفلت سی بیدار کر دیتا ہون
اچھا کرتا ہون کہ برا - او شب دیجور رنجور پر تم بہاری ہو - انہین نے

بیزاری ہے - میرے منتظر و انتظاری ہین - یہی ہٹ دہرمی کی سند نہین
انصاف شرط ہے - فرمائیے تو مجروح کو چاندنی مارتی ہے کہ دہوپ -
او سفاک ہین سکھ ہون - تم دُکھ ہو - یہ سب کچھ درکنار - اجی میری آمدنی
نہین تو تمہاری وہ خرچی کہان - یہ نخرے تلّے کہان - سارے چوچلے
مابدولت کے ہین دولت نہین تو تمہارے لئے دولت ہین - (شب روز سے
لاخیر کے خیر کا کیا کہنا - اے نامہربان تمہاری بہیر سے در توبہ بند ہے کہ
واز - مجہے باب اجابت مسدود ہے کہ باز - قوت ممیزہ رکہتے ہو تو امتیاز
کرلو - تم مرجع سیئات ہو - مین منبع حسنات ہون - جاگو تو خدا ملے - سوؤ تو راحت ملے
دعا کرو تو مدعا ملے - جہوٹے دعوے - ناحق کے جہگڑے بکہیڑے -
کینہ بری - راہزنی - جدال و قتال بہرحال تمسے مل جلے ہین کہ مجہسے دن کے
کشت و خون کا عوض شب خون ہے نہ یہ کہ شب باعث خون ہے - میرے
عہد مین چوری - چوری چہپی سے - نکہ تمہاری طرح سرزوری سے - آپکے
علم و تحمل کیا ہین مروان ابن الحکم کے محاسن ہین - چراغ گل تو پگڑی غائب کی
مثل ہے دن دہاڑے ایک کی ٹوپی دوسرے کے ہاتہ آپکے بدولت نقد
وقت فی الاصل ہے تیر آپکا براہِ فضولی انتظامی جہگڑے پر لدے پہندے کہڑا
گویا کل مہمل ہے - عالمیان جانتے ہین نظم و نسق عالم کے چرخ کے محور ہم ہین

گردون دقار پارلیمنٹ مین مجھسے تعلق رکھتی ہین (روز) کلیمون نے کم طالعون کی کلیم بختی کو تمہاری سیاہ بختی سے منسوب کیا ہے۔ (شب) کیا تمکو متکلمین و منجمین یوم النحس نہین کہتے ہین (روز) مین سعد ہون مجھہ مین حضرت محمد صلعم کا نبوت پر بعث ہوا ہے (شب) مین اسعد ہون۔ آنحضرت کا مبعوث ہونا۔ حضرت موسیٰ کا بحث کرنا مجھہ مین ہوا ہے۔ تمہارا بحث کرنا عبث و بیجا ہے۔ (روز) جشن نوروزی۔ دربار شاہی ہم مین ہوتے ہین۔ (شب) لیوی و جلسہ شاہنشاہی کیا مجھہ مین نہین ہوتے ہین۔ (روز) ہم مین مردانہ کھیل سپاہیانہ و رزشین۔ امور منافع و نافع ہوتے ہین۔ تم مین سیاہ کاری عیاشی بدمعاشی ہوا کرتی ہے۔ (شب) تم مین بدمعاشی اور اوباشی کے علاوہ کیا کچھہ حرامی نہین ہوتی ہے۔ اکل و شرب آئین شریعت صواب ہی۔ ناصواب کا عذاب تمہاری گردن پر ہے۔ وجہ کیا دنکو نا مشروع اگر ہیا نہ ہو تو رات کو ہم کیسے ہو (روز) ہمارا نور۔ ضیاء السما والارض ہے۔ جب ہم نور افشان ہوتے ہین تمہین ستارے کشان کشان نبات النعش پہ لادکر لے جاتے ہین۔ (شب) جب ہم دامن کشان خرامان ہوتے ہین۔ تم بھی تو زرد رو ہوکر ولدل مین دھنسے جاتے ہو۔ اجی یہ دون کیسی یہ بڑائی کیا ہے۔ میرے آگے تمھاری ہستی کیا ہی ایک لکہ سحاب تم دونون کے ہست کو نیست کیے دیتا ہی

پرواہ رہے چلنی گھڑے کوئی برسات کی طرح کیون نہ برس پڑے ۔ مجال
کیا جو اپنے پہ آنچ آنے دے ۔ اِتنے تو بہہ نجائے ۔ زبان کو تھامیے ۔
مُنھ کو سنبھالئے ۔ بَرخی مین کج بحثی سے کہین روے سخن نہ بگڑ جائے ۔
بس اب بے غلام دستگیر خان شاد شبانہ روز کے ناشاد بکھیڑے کچھ کم ہین
جو لیل و نہار کے جھگڑے اپنے سر لئے بیٹھے ہو ۔ یہ دونو حربا کی طرح مُنھ کو کالا
اور چونہ لگائے ہوئے رات دن لڑا ہی کرین گے ۔ دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا پر انکا
مناظرہ ختم نہ ہوگا تمہین خاتم النبئین کا واسطہ ۔ بیواسطہ افکار سے درگذرو
اسرار تک پہونچو ۔ اپنے خاتمے کی فکر کرو ۔



تمہید

جب سے فارسی نوشت سرنوشت گورنمنٹ حیدرآباد سے
بوجہ اردو خوانون کے حک ہوئی تو بس اُردو دانی ہی ہمہ دانی
کی محک۔ مفقودی عربیت مقصود انگریزیت بلاشک۔
تحصیل علوم لاحاصل ہو کے اُردو مین خط و کتابت علی العموم
ہوئی۔ تب سے فارسیت میری معدوم ہو کر اُردو نگاری
طبیعت سے منظوم ہوئی۔ چونکہ ہیچمیرز نے پیشتر ہی التماس
کر دیا ہے کہ بوجہ ہمدست نہ ہونے مکتوب زمانِ گذشتہ
کے جو بیشتر بہ زبان فارسی تھے۔ اُنپہ صلواۃ پڑہ دیا ہے
من بعد اتفاقاً جو لکھنے کا اتفاق ہوا ان چند نامہ کا اندراج
ہرچند کسی شمار مین نہ سہی۔ بارے اُن نامیون کی نام
کا اس قرطاس مین شمار رہا تو سہی۔

وہو ہذا

بنام میرزا محمد حسین خان مصباح السلطنه کانسل دولت ایران مقیم بمبئی

فدایت شوم۔ والا نامہ انبساطے بخشید کہ شرحش راست نیاید۔ شگفت اینست کہ صد بار دیدم و بر دیدہ گذاشتم۔ وز بیتابی چون دگر نمیم انشراح دیگر می یابم۔ درحقیقت صدق و محبت جذبے دارد کہ قوت و کشش مقناطیس ازان نصیبے ندارد۔ کو یارا تا کیفیتِ دل بزبان و از زبان در بیان آید۔ من بندہ نہ صرف روحی فداک میگویم۔ بل بدل سرت گردم۔ قربانت شوم۔ للہ الحمد کہ این احقر العباد و آن خیر العباد فی کُل حال فی کُل حین خیریت استیم و عافیت خواہ یکدگر ہستیم۔ امّا تحیر داشتم و متحیر بودم از انکہ آخر باعث کیست موجب چیست کہ مستوجب چنین کم التفاتے جناب شما باشم۔ بارے مراحم جامہ مرہم زخم جگر بیدل آمد۔ چشم از لطف زیادہ بخشش عالی دارم تا این دافتاد از دل سروشش منزل دور نیفتد۔ شعر خراب یک نظر از چشم نیم خواب تو ایم ؛ بحال ما نظرے کن کہ ما خراب تو ایم ؛ نور العین نواب محمد عسکری خان در بمبئی است۔ ہمانا ایشان با یشان ملاقی خواہند شد۔ حساب بوے سپارند تا زر بسپارد۔ التفات شما بیش باد۔

ایضاً

دیر باز است نامه فرستم جوابش نیافتم - ساعت بدین ساعت رسید
ترسیل عکس بالعکس آمد - طالب به شکوها زبان کشایند و من مطلوب گویا
بشکل تصویر لب بند و خاموش - هیهات به نظر احباب شبیه من مرا بلا شبهه
مشتبه ساخته - گویند تنگ چشمی انگس باعث دل تنگی ما است نه منجانب
جناب شما - قرس در اسمک بند حایل گردنم است و اشتیاق عاشق و
معشوقش زنار بکرم -

ایضاً

سپاس خدائی را که این مبتلاے ولاء جناب والا را سور و سرور
داشته و بصارت و بصیرت ارزانی فرموده تا بیکدگر منظور و ناظر و
مشکور و شاکر باشیم - اگر بشکر موهبتش هر بن مویم زبان گردد یکے از
هزار و اندکے از بسیار ادا نتواند - چه مرا ملقت دوستی دوستے
ساخت - که ذاتش حسن است و صفاتش حسن - زہے روزگارم و
خہے خوش وقتی که زنار التفاتش زیب گلویم ساخته - خدا یار رشته الفت
گسسته مباد - شبیه همچیرزم نواب محمد عسکری خان هر گاه از بمبئی
رسیدند - رسانیدند و لیک بارسل شبیه توقف گذارد - الی یوم
وصول نشد - بیت بسکه پیمودیم راه انتظار * آبله افتاد در پای نظر

چون از شبیه هاے مرسله و موصوله بیکے پسندم بود باز پس خدمت عالیست
چشمداشت آنکه همچنیسان بقد و وضع و پیمایش باشد و بس - مگر مگس
نفس اینجائی علت بر داشتند که غایت ثبت شبیه بر صفحهٔ سوانح عمرم صورت
خودنمائی است حال آنکه مقصودم بیش ازین نیست تا حضرات بینش از
روے قیافه دانند و بینند که عکس من سوانح مرا بلسان حال گویا است
یا عکس از من بنده تمثال میمون و طوطی اشارات و قال پیدا نظر
بر آن مسئلت خواه هستم بفرمائید آنچه مناسب احوال بود - بهنگی میوهٔ خوب
بخوبی موصول آمد - چندا تین که بوصف حلاوتش لب بنداست و دهن
و زبانم پر ذائقه - لذتے داشت که هیچ لذت بوے نمی رسید - چون
تقدس و تعالی ناخورده قسمش منخورد من که باشم تا بخورم و به توصیفش
رطب اللسان نباشم - از شادابی سیب شیرین چنان آسیب بسیب ذقن
شیرین رسیده نه آبرویش مانده - نے امید بهی - هرچند انگور بصورت
آبله دل هیچ راست مگر بسیرت و لطافت همسر شراب طهور - آرے فخر بهی
از صاحبی ملیح بهتر - و بیضة الحمام همانا از خایهٔ غلامان برتر - و خایهٔ غلامان
از کشمش بابائے ماوراء النهران خوشتر است - هرگاه از اثر حلاوه
حلوائے بیدانه - کاغذ نباتی - نے قلم نیشکر مداد شیرهٔ شکر گشت بنگارش

وگزارش خط شکر۔ خطِ شکر باز گشت۔ خوان کرم پُر۔ خانۂ احسان آباد۔

موسومہ حضرت فخر الدین میاں صاحب چشتی

واحسرتا۔ وامصیبتا۔ این چہ سانحۂ جانکاہ وروح فرسا قبل از وقت پیشم آمد۔ اے کاش مادر گیتی نزادمے۔ تا این نادیدنی دیدمے نے شنیدمی۔ ہیہات چہ چارہ کنم۔ حالیہ بر حالت زار خویش زاری کنم یا بفراق آنحضرت رضی اللہ تعالے عنہ بگا۔ ہرچند علیہ الرحمۃ از چشم بصیرت دور نیستند فامّا من مہجور را آن دل ودیدہ کو وکجا یارائے ابصارت نا نہان وآشکار دریابم۔ خدایا چہ واقعۂ مرگ انداختی کہ ما را از زندگی براند اختی چون مقصود در نظر است ونہ مقصد مدّ نظر چشم کور است وگوش سراسر کر۔ بیت در ہیچ پردہ نیست ونباشد لقاءِ اُو۔ عالم پُر است از وے وخالیست جائے اُو۔ حیرانم انچہ میدیدم کنون کجا جویم۔ ہر آنچہ می شنودم بکہ گویم۔ الٰہی بسر وسامانی کہ خود را میر سامان می شمردم۔ باین بے سروسامانی گذاشتی۔ ندانم این زندگی زندہ در گور تا چند بہ عذاب بگور فرو برد۔ سبحان اللہ گل نماند خار بماند۔ جان جان نباشد تن بیجان باشد کیت تا بود بے بود خواہد۔ اگر بخواہد دلش نابود باد۔ دلم ازین حادثۂ دونیم ہست وجگر پارہ پارہ۔ وآمد وشد نفس بر رواں اَرّہ۔ چون از بین وبیان زبان

بنام حضرت میاں صاحب چشتی

خامه شق است و دستم لرزان۔ حیرانم بکدام حرف و عبارت تعزیت نامه
نگارم۔ اولی آنکه دل و زبان قطع کنم و در عریضه ملفوف۔ تا هر چه داند و بیند
آشکار گوید ہ بے او گزیسته ام زحمت این درد سنج ؛ بگذر از مرگ که
وابسته هنگامی هست ؛ اگر زندگی بسخت جانی همپائی کند به چهلم حاضر می شوم

بنام حاجی محمد علی سیاح محلاتی

سرت گردم۔ سلام علیکم و قلبی لدیکم۔ مدتی است نه نامه یافتم نے بنگارِ جامه
پرداختم حالتے دارم که نیمه آتش کافر بجهنم مبیناد۔ هی وائے چه سانحه جان گزا
سوهان روحم آمده که طاقت و تاب از قالب و قلم بر آمده۔ شعر
آه امروز از ورق گردانی رنگِ ظهور ؛ نسخه نایاب معنیٔ معنی نایاب شد
اعنی نه صرف انتقال مرشدنا و مولانا حضرت شیخ محمود میان چشتی رضی الله
عنه و رضوعنه شد بل از شداید الم فرقتش من بنده زنده بگور شد۔ چون
وصل حضرت بواصل واله والای ولا بود۔ بلائے هجر بر مهجور چها خواهد بود
چون نسبت عقیدتم از فدویت گذشته به عبدیت رسائی داشت۔ حال
بوصالِ آنحضرت مبتلاء فراقیکه باشم اندازه اش از زبان والا خفا نخواهد بود
الباقی عند الملاقی۔ اگر تصدیع گرامی اوقات نباشد مصدع شوم۔ بعالیجناب
مصباح السلطنة از من نارسا بس سلام پیام رسانند۔ قوطی تصاویر که لطف

که محلات ضلع است در ایران

داشتند از ان لبت دانه لسوانح عمری چسپ شد - باقی مردکے تا مردمی
گردد بدزد - افسوس کارم مختل شد وکرمت شما تطل - رحمت بگو بدر بخشش
تا چنین زحمتی بسر آورد - اگر چندان هرج شود بعد چندے چندتا شنبه
دگر مرحمت گردد - عنایتکم زاد - نیازم تزاد باد -



بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدینخان بهادر تعلقدار

بحمد الله صحت دارم وخیریت حضرت میخواهم - توقفیکه بگزارش نیایشنامه
آمد - باعث علاوه کحالت منتظره - انتظار گذشتن عرضداشت والا
به پیشگاه عالیجناب نواب مدار المهام بهادر داشتم - ولیکن الا یومنا هذا نویدے
نیافتم - ازانجاکه من بنده بجناب ممدوح گاه گاهے رود - همانا بروز های
عید تذکرهٔ طوی مناسبت تام داشت - للعجب مرزا مصطفی بیگ صاحب
باوصف منصرم معتمدی انصرام درخواست عالی هنوز ازچه نکردند - وجه
غیر پیدا است که چیست مستحسن آنکه بموصوف الیه اشارت رود - هرگاه
بسرکار عریضه گزارند وگزارش نمایند هم مرا ازان ایما دهند تا بنده نیز ازان
موقع همزبان شان باشد - دی شنیدم گرایش حضرت بخاطرش گران است
ازانکه خزانهٔ عامرهٔ سرکار عالی زیر بار قرض وخالی است وز واجب الایصال
بعید بعد باقی است -

ایضاً

مرحمت نامۂ عالی مرہون مرحمت ہا کرد ذرّۂ بے نام وبے جاہ کہ درویش ہیچو من
بے سر و سامانی را سر و سامان سربلندی می بخشید۔ ولیک از شکوۂ حضرت
درخصوص عدم عرض احوال خویشتم متردد هم چه زین پیش عریضۂ فرستاده ام
شاید نارسائیش از نارسائی بختم باشد۔ بہرحال حالیہ مقرون عافیت استم و دعاگو و
سلامت خواہ حضرت ہستم۔ درباره اسنادها که جناب تفحص نمودم چون منجانب
مرزا مصطفی بیگ صاحب برخی دیدم عند المذاکره بجناب مدار المہام بہادر در
روئے سخن بذکر خیر شما آوردم و التماس کردم به آن خیرات مآل تحریری
اینست عقد دختر بستند و عقده کشائی رسوم ازدواجے نمیتوانند۔ زر مدد
خرچ دوره از ضلع بدین عندیه حاصل نه کردند تا عند العروسی از تحصیل
وے تسہیل مصارف آید فی الوقت وقت برروئے کار است و وقت منتظر
مساعدت سرکار۔ عالیجناب به استجاب تمام شنودند و تاسف فرمودند
انشاء الله تعالے مکرر ملتمس خواہم شد فقط۔



تمت

صحت نامہ کتاب ثنات پریشان

نوٹ: ناظرین سے استدعا ہے کہ پہلے ان الفاظ کی تصحیح فرما کر بعدہ ملاحظہ فرمائین۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	لوح	حگیم	حکیم
"	"	الن	(ان)
۲	۱۱	باطن	کو رباطن
۲	۲	سنبجہ	[illegible]
۷	۲	گلگون تنشرہ	گلگون اشبرہ
"	۵	پہگلی	پگھلی
"	۶	شمع	شمع کی
"	۱۱	ھہندی	مہندی
"	"	لوسٹے	بوسے
۸	۲	(رہ تپ)	(رہیتی)
۹	۳	تاژگی	تازگی
"	۹	مانہ خانگی	یار جانکی
"	"	نامہ	نامہ کا
۱۲	۱۳	جسن	جس
"	۱۶	ہیات	ہیہات
"	"	چیپی	چھپی
۱۳	۱	آپکے تکبیرین	آپ سکے تکبیرین
۱۵	۱	آشنائی	اشنائی
"	۱۴	برگ دوسے بر	برگ و برے
"	"	مالالی	پامالی
۱۶	۲	تیاشے	تباہ سے
"	۳	غنتین	شتین
"	۵	بس	بسن
۱۷	۱۴	نا	یا
"	۶	ڈوڑ	دوڑ
"	۵	نگ	پک
۱۸	۷	لعین	لعین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۲	توبہ	توبہ
۲۰	۹	ہین	ہین
"	۱۰	اسلئے	اسیلئے
"	۱۳	ہنگ	خنگ
۲۱	۱۲	کیا	کیا
۲۲	۱	آنچیل	آنچل
"	۲	ہی	ہی
"	۱۱	اسلئے تا	اسلئے نا
۲۳	۱۱	دہونرہ شاد	دہوتر پرشاد
۲۵	۱	یزید بریزید	مزید برمزید
"	"	ہیہات	ہیہات
"	حاشیہ	تسمیزم	تسمیزم
"	۲	آتے	آتی
۲۷	۱	شکور ہنے	شکور ہنے
۲۸	۱	سد	سدا
"	"	اسکے	اسکے
"	۲	پچھار	پچنار
۲۹	۱۵	لاچاری	لاچاری ہین
"	حاشیہ	باطلہ کے مشائخ کا	باطلہ ہے اور مشائخ کا
۳۰	۵	اس انسان	انسان اس
"	۸	دکھلانے	دکھاتے
"	۱۲	عریضہ	عریضے
۳۱	۱	سید ہے	سید ہی
"	۱۲	مشرعی	شرعی
۳۲	۶	خیالون بیان	خیالون کے بیان
"	۰	طریقہ	طرفہ
"	۱۵	نارے	نارے رسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۱۱	کرتے	کرشتے	۵۰	۱۵	تبذل	بتبذل نہ
۳۴	۱۱	دی	دی تو	۵۱	۵	ایسکی	اسکی
۳۵	۱۱	دربانکی	دربانکی	〃	۴	بیٹھے	مین نے
۳۶	۷	سمرمہری	سرد مہری	۵۴	۵	مشہور	مشہود
۳۷	۲	ہارکو	ہارکوجو	〃	۱۰	یہ	یہ
〃	۱۲	کیسے جائین	کیا جائین	〃	۱۵	روشن	ترویش
〃	۱۵	دست اجابت	دست اجابت۔اجابت	۵	۳	تاکہ آنکھ	تا آنکھ
۳۹	۸	آناجا	آناجانا	۵۵	۱۳	بہتیرے	ایسے بہتیرے
〃	۱۵	فراشی	فراشی	۵۶	۴	بنی	بنے
۴۰	۱۲	فصول	فضول	〃	۹	بازیبی	بازیبی
۴۱	۳	مدحت	مذمت	〃	۱۱	جناب	جناب نواب
〃	۷	لکتی	لگتی	۵۷	۲	گرونڈ	گروند
۴۲	۱۵	سماتے	سماتے	〃	۲	کوا	کون
〃	〃	شجدہ	سجدہ	〃	۵	رحمت	زحمت
〃	حاشیہ	علیحضرت کو مار	اعلیحضرت کی بار	〃	۸	چنگا بوٹی	چنگا پوٹی
۴۳	۶	قرآن	قران	۵۸	۱	تو	شکر
〃	۸	شادمانی	شادمانی	〃	۵	دکھانہین	دکھانہین سکتا
۴۴	۶	اسمین	اسمین	〃	۱۲	اشغال وپیش	اشکال پیش
〃	۱۶	کہنا	کہتا	۵۹	۴	فی الوقت	اسوقت
۴۶	۶	گھپ	ہکھپ	۶۰	۱	جو بھائی کے ساتھ	جو بھائی بھائی کیساتھ
〃	۸	فقط سیتا	سیتا	〃	۳	کی	کا
〃	۱۳	بار	نار	〃	۶	تمہوا اپنے	تمہارے
〃	۱۱	لگے	لگی	〃	۱۳	نہین بچاہے	نہین بچا ہے
۴۷	۱۲	مہندی	مہیندی	۶۳	۱۴	رقیب کسی	رقیب کشی
۴۸	۱۶	چلے	چھلے	〃	۱۵	ہیات	ہیہات
۴۹	۱۵	بازازی	بازاری	۶۴	۳	کوتاہ	کوتہ
۵۰	۱	اسکیے	اسکے	۶۵	۸	بیت المقدس	بیت المقدس مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۹	جتنی	جنتی	۱۰۵	۳	صورت خیرہی	صورت خیرسے
۶۶	۴	جیسے	بیسے	۱۱۰	۷	شدہ	بندہ
״	۸	آوسے	آسے	۱۱۲	۹	میرے نبٹے	میرے نبسے
۷۰	۷	لاڈر	لارڈ	۱۱۳	۳	نکل	نکل
״	۱۴	صرفہ کوشٹ	صرفہ کورٹ	״	۶	نظام ہے	نظام کے نام
۷۱	۴	پیخ	بیخ	״	۱۳	ڈولچہ	دولچہ
۷۲	حاشیہ	زبان زدن	زبان زدگان	۱۱۵	۲	ایضاً	ایضاً
۷۵	۶	ازآن	ازان	״	۸	مہ جبینوں کی پیشانی	سہ جبینوں کی پیشانی
״	۷	روشن	روشش	۱۱۷	۴	قابل	قابیل
۷۹	۲	ہونگا	ہوگا	״	۱۵	تباتے ہین	بناتے ہین
״	۲	علمی	عملی	۱۱۹	۱۰	بیتا	بیا
״	۳	محاکہ عسر یسر	محاکمہ عسر یسر	۱۲۱	۱	قرآن	قران
״	۱۰	مال	تال	۱۳۰	۶	لقہ	لقمہ
۸۱	۵	یائے	پائے	۱۳۳	۱۰	غذ	عذر
״	۱۰	ہوگیا	ہوکیا	۱۴۴	۱۳	عرض ونیازیہ	عرض ونیاز
۸۳	۱۱	لعلقات	تعلقات	۱۴۸	۵	پرسبت	سست
۸۴	۲	اکرام	اکرم	۱۴۹	۲	شراب خوشراب	شراب وشارب
۸۵	۱	حال	چال	۱۵۲	۱۲	سرگرانی	سرگردانی
۸۶	۵	حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ	حق تو یون ہی کہ	۱۵۵	۲	شاہ	شاد
۹۰	۸	گو	کو	۱۵۹	۲	سو	سوا
״	۱۶	اگر	اگرچہ	۱۶۰	۱۳	تیع	تیغ
۹۳	۴	تبراب	شراب	۱۶۱	۸	دودم	دودم
۹۵	۲	آزادہ	آزردہ	۱۶۷	۱۶	نسیت	نسبت
۹۶	۵	تاتل	توتل	۱۶۸	۵	خنط	حظ
۹۸	״	بنوائی	بینوائی	۱۷۰	۱۱	گلدان	گلدان مین
۹۹	۸	سرنوشت	سہرنوشت	۱۸۰	۵	نانی	بانی
۱۰۲	۱۶	کارگزاری	کارگزاریے	۱۸۶	حاشیہ	رازفاش	وفاش



اطلاع

عالیجناب نواب غلام دستگیر خان صاحب بہادر دام اقبالہ

مصنف کتاب ہذا نے اس کتاب کا حق تصنیف راقم کو

مرحمت فرمایا اور بموجب ضابطہ رجسٹری کی گئی ہے۔ لہذا

کوئی صاحب بلا اجازت طبع نہ فرماویں اور جس قدر کتب

مطلوب ہوں بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل راقم سے

طلب فرماویں۔ قیمت فی جلد بلا محصول

راقم

میر قمر علی مدرس مدرسہ عالیہ

حیدرآباد دکن